اِسلام قبول کرنیوالے نومسلم بھائیوں کی کہانی خود انکی زبانی

نسیمِ ہدایت کے جھونکے

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

www.KitaboSunnat.com

افادات

داعی اسلام مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ

سرپرست ماہنامہ ارمغان وناظم جامعۃ الامام ولی اللہ اسلامیہ

پھلت یوپی مظفرنگر

مرتب

مفتی محمد روشن شاہ قاسمی

مہتمم دارالعلوم سونوری ضلع کولہ مہاراشٹر

دارالاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنے والے نومسلم بھائیوں کی کہانی خود ان کی زبانی

نسیمِ ہدایت کے جھونکے

جلد سوئم

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

افادات

داعی اسلام مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ

پھلت یوپی انڈیا

مرتبہ

مفتی محمد روشن شاہ قاسمی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 32213768

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نشان سلسلہ	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
☆	عرضِ مرتب	۵
☆	مقدمہ: حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی	۷
☆	تقریظ مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی مدظلہٗ	۱۱
☆	آیئے عہدِ وفا تازہ کریں	۱۴
۱	جناب عبداللہ صاحب ﴿گنگا رام چوپڑا جی﴾ سے ایک ملاقات	۱۷
۲	ڈاکٹر ارم صاحبہ ﴿ایک نو مسلمہ﴾ سے ایک ملاقات	۳۰
۳	محترمہ شہناز صاحبہ ﴿ایک نو مسلمہ﴾ سے ایک ملاقات	۴۰
۴	محترمہ سلمٰی انجم صاحبہ ﴿مدھو گویل﴾ سے ایک ملاقات	۵۲
۵	محترمہ حلیمہ سعدیہ صاحبہ ﴿نو مسلمہ﴾ سے ایک ملاقات	۶۲
۶	جناب محمد لیاقت صاحب ﴿چوبل سنگھ﴾ سے ایک ملاقات	۶۸
۷	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ﴿کمل سکسینہ﴾ سے ایک ملاقات	۷۹
۸	جناب محمد انس صاحب ﴿ورن کمار چکرورتی﴾ سے ایک ملاقات	۸۹
۹	جناب ڈاکٹر قاسم صاحب ﴿پرمود کیسوانی﴾ سے ایک ملاقات	۱۰۰
۱۰	محترمہ خیر النساء صاحبہ ﴿شالنی دیوی﴾ سے ایک ملاقات	۱۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱	جناب محسن صاحب ﴿رمیش سین﴾ سے ایک ملاقات	۱۱۹
۱۲	مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی ﴿سنیل کمار﴾ سے ایک ملاقات	۱۳۰
۱۳	جناب بلال صاحب ﴿ہیر العل﴾ سے ایک ملاقات	۱۳۷
۱۴	چودھری آر کے عادل صاحب ﴿رام کرشن لاکڑا﴾ سے ایک ملاقات	۱۴۵
۱۵	جناب ماسٹر محمد اسلم صاحب ﴿پرمود کمار﴾ سے ایک ملاقات	۱۶۰
۱۶	جناب عبدالرحمٰن صاحب ﴿رگھوبیر سنگھ﴾ سے ایک ملاقات	۱۶۹
۱۷	جناب محمد صادق ایڈووکیٹ ﴿ستیندر ملک﴾ سے ایک ملاقات	۱۷۹
۱۸	محترمہ عائشہ باجی صاحبہ ﴿ایک نومسلمہ﴾ سے ایک ملاقات	۱۹۲
۱۹	جناب قاضی محمد شریح صاحب ﴿سمیر﴾ سے ایک ملاقات	۲۰۱
۲۰	جناب محمد عمر صاحب ﴿آدیش﴾ سے ایک ملاقات	۲۰۹
۲۱	ڈاکٹر محمد اسعد صاحب ﴿راجکمار﴾ سے ایک ملاقات	۲۱۷
☆	ماہنامہ ارمغان کا مختصر تعارف	۲۲۸

ضروری اعلان

کتاب "نسیم ہدایت کے جھونکے" کی افادیت کے پیش نظر تمام کتب خانے والوں اور اہل خیر حضرات کو بغیر کسی حذف و اضافہ اور مرتب سے تحریری اجازت کے حصول کے بعد طباعت کی عام اجازت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مرتب

اسلام دین فطرت ہے اور یہ امت خیر امت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ انسانیت کو فائدہ پہنچانے والی چیزوں کو باقی رکھتے ہیں اور خس وخاشاک، کوڑا کرکٹ کو صاف کر دیتے ہیں۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ط (سورۃ رعد ۱۷)

انسانیت کی نفع رسانی اور خیر خواہی کے کام جب تک یہ امت کرتی رہی اللہ تعالیٰ نے بھی اسے مقام و مرتبہ عطا فرمایا، جب سے یہ سبق امت نے بھلا دیا ہر قسم کی ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن گئی۔

اس لئے ہمارے تمام مسائل کا حل دعوت کے کام پر کھڑا ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص بھوکا ہے اس کو ایک وقت کا کھانا آپ نے کھلا دیا دو چار گھنٹے بعد پھر اسے وہی ضرورت پیش آجائے گی، اگر کوئی ننگا ہے اس کو آپ نے کپڑے بنوا دیئے چھ مہینہ یا سال کے بعد اسے پھر کپڑے کی ضرورت ہوگی، اسی طرح دنیا کی وقتی ضرورتیں ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ پھر پیدا ہو جاتی ہیں لیکن ان کاموں کی بھی حدیث پاک میں بڑی فضیلت آئی ہے، حدیث قدسی ہے کل آخرت میں اللہ تعالیٰ بندہ سے پوچھیں گے میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی، میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں یہ کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں، ہر عیب سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا فلاں بندہ بیمار تھا، فلاں بھوکا تھا، فلاں پیاسا تھا ان کی ضرورتیں پوری کرتا تو مجھ کو بھی وہیں پاتا۔ (مسلم حدیث نمبر:۶۵۵۶)

ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو 'ایمان' جو ہر انسان کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت ہے، اس کی دعوت کا کیا مقام ہوگا، اندازہ لگایئے کہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اس سے کتنے خوش ہوں گے، حضرت مولانا الیاس صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ دعوت کے اندر وہ طاقت ہے کہ مخاطب کو شرک وکفر کی اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لا کھڑا کرتی ہے تو پھر خود داعی پر اس کا کیا کچھ اثر ہوتا ہوگا۔

الغرض دنیا کے سارے مسائل کا حل امت مسلمہ کا اس فرض منصبی پر کھڑا ہونا ہے، خاص کر ہندوستان کے موجودہ حالات میں جہاں پر نفرت وفرقہ داریت کا پرچار کیا جارہا ہے اور وقفہ وقفہ سے ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں فسادات کی آگ بھڑکادی جاتی ہے جو ہمارے جان و مال کے دشمن بنے ہوئے ہیں ان کا حق اور ان کی امانت ہم ان تک پہنچادیں گے تو وہی ہمارے دوست اور جانثار بن جائیں گے تاریخ اس بات کی گواہ ہے، اللہ پاک ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس عطا فرمائے۔

صاحب افادات داعیٔ اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہم کی دعاؤں اور توجہات کی برکت ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے تیسری جلد بھی اللہ تعالیٰ نے تیار کروادی، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھ کر ہم سب کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں، محترم مولانا عبدالمصور صاحب ندوی زید مجدہم ڈونگر گاؤنوی ضلع آکولہ اور برادرم محمد یعقوب علی ولد جناب میر واجد علی صاحب عادل آبادی نے اس کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی فرما کر مفید مشورے دیئے، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور کتاب کی اشاعت کو ہدایت عامہ کا سبب اور اُمت مسلمہ کے لئے دعوت کے کام پر کھڑا ہونے کا ذریعہ بنائے۔

محمد روشن شاہ قاسمی

مہتمم دارالعلوم سونوری

۱۱رشوال المکرم ۱۴۳۰ھ م یکم اکتوبر ۲۰۰۹ء، بروز جمعرات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

منبعِ اخلاق، مشفقِ انسانیت، داعیٔ اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی
خلیفۂ مجاز مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ و
عارف باللہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ

خالق کائنات فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ،عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر ،عليم وَخبير رب نے اپنے سچے کلام میں بانگ دہل یہ اعلان فرمایا۔ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورہ التوبہ)

''وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے، گو مشرکین کیسے ہی ناخوش ہوں'' حجاز مقدس کی حد تک جناب رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں دین حق دوسرے تمام باطل مذاہب پر غالب آ گیا تھا، مگر یہ عالمینی دین سارے عالم میں غالب ہونا ہے، اللہ کے سچے نبی ﷺ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ ہر کچے اور پکے گھر میں اسلام داخل ہو کر رہے گا، قرب قیامت کے اکثر آثار ظاہر ہو چکے ہیں، اسلام کا پیغام پوری انسانیت تک پہنچانے کی ذمہ داری ختم نبوت کے صدقے میں ہمیں عطا کی گئی تھی، اس فرض منصبی سے مجرمانہ غفلت کی وجہ سے دین حق اسلام (جو خیر محض ہے) کا تعارف لوگوں کو نہ ہو سکا اور پوری دنیا میں اس عدم واقفیت کی وجہ سے، یا غلط واقفیت کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ اپنے نقطہ عروج پر ہے، مگر اللہ کی شان ہادی اور اس کی ربوبیت کے قربان، کہ اسلام، قرآن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کے خلاف اس پروپیگنڈہ سے عام انسانوں میں اسلام کو جاننے کا تجسس بڑھ رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ لوگ اسلام کو، مسلمانوں کے کردار معاملات اور اخلاق سے جانتے تھے، مگر اب جدید ذرائع ابلاغ کی کثرت خصوصاً انٹرنیٹ کی ایجاد نے حقیقی اسلام لوگوں کے بستروں تک پہنچا دیا ہے، اس کی وجہ سے پورے عالم میں جوق در جوق لوگ اسلام قبول کرتے دکھائی دیتے ہیں اور حیرت ناک بات یہ ہے کہ قبول اسلام کے واقعات مغربی ملکوں میں زیادہ ہیں جہاں سے خاص طور پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے، روحانیت، اہل محبت اور مذہب سے جنون کی حد تک تعلق رکھنے اور مسلمانوں کے بعد مذہب پر سب سے زیادہ قربانی دینے والوں کے ہمارے پیارے ملک ہندوستان میں بھی اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ پوری دنیا میں بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے والوں کے حالات پر غور کیا جائے تو تین باتیں خاص طور پر حیرت ناک ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ ان خوش قسمت ہدایت یاب ہونے والے نومسلموں کے قبول اسلام میں مسلمانوں کی دعوتی کوشش کا دخل بہت کم ہے، اسلام کی کسی چیز میں کشش محسوس کر کے، اسلام مخالف کسی پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اسلام کو جاننے کا شوق پیدا ہوا، اسلام کا مطالعہ کیا اور مسلمان ہو گئے، یا اپنے مذہب کی کسی رسم سے انفعال کے نتیجہ میں مذاہب کا تقابلی مطالعہ ہدایت کا ذریعہ بنا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان خوش قسمت دستر خوان اسلام پر آئے ہوئے نومسلم مہمانوں کے ایمان، تعلق مع اللہ، دین کیلئے قربانی اور دعوت کے جذبہ کو دیکھ کر خیر القرون کے مسلمان یاد آجاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا حال اللہ کے اس فرمان کا کھلا مظہر ہے۔

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (سورہ محمد)

''اور اگر تم روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے'' اشاعت اسلام کے ان واقعات کی کثرت کے ساتھ جب ہم پوری دنیا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات کے تناظر میں غور کرتے ہیں تو انتہائی خطرناک فکر کی بات سامنے آتی ہے کہ جس تیزی کے ساتھ بلکہ جس طرح جوق در جوق نئے لوگ اسلام کے سایہ میں آتے دکھائی دیتے ہیں اسی کثرت سے مسلمانوں کے مرتد ہونے واقعات بھی دکھائی دیتے ہیں، بعض مرتبہ تو تعداد اور معیار کے لحاظ سے بالکل متوازی تبدیلی کا فیصلہ دکھائی دیتا ہے، کسی علاقہ میں جتنے نئے لوگ مسلمان ہوتے ہیں اتنے ہی مسلمان مرتد ہو جاتے ہیں یا جس معیار کا غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوا اسی معیار کا کوئی مسلمان مرتد ہو گیا۔

دستر خوان اسلام پر آنے والے ان نو وارد خوش قسمت نومسلموں کی داستانیں، ہم رسمی اور خاندانی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والی اور جھنجھوڑنے والی ہوتی ہیں اور ان سے جہاں ایک طرف یاس میں آس دکھائی دیتی ہے، وہیں اپنے دعوتی فریضہ سے غفلت کی وجہ سے تبدیلی کی وارننگ بھی سنائی دیتی ہے، کسی نہ کسی طرح اشاعت اسلام کے یہ واقعات ایمانی حرارت پیدا کرنے اور غفلت و جمود توڑنے کا ذریعہ بنتے ہیں، مسلمانوں میں ان خوش قسمت نومسلموں کے حالات پڑھ کر غیرت ایمانی پیدا ہو اور دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو حوصلہ ملے اور ان کی زندگی سے دعوتی تجربات سامنے آئیں، اس مقصد سے الحمدللہ ماہنامہ ارمغان نے چند سالوں سے ہر ماہ ایک نومسلم کی آپ بیتی کا سلسلہ بطور انٹرویو "نسیم ہدایت کے جھونکے" کے عنوان سے شروع کیا تھا، یہ اشاعت اپنے مقصد میں بہت کامیاب ہوئی، ملک کے مختلف رسائل، اخبارات نے ان کو شائع کیا، ان کے مجموعے شائع ہوئے اور اردو کے علاوہ ملک کی دوسری زبانوں میں ترجمے شائع ہونے لگے، اس سے الحمدللہ ملک بلکہ بیرون ملک میں مسلمانوں میں بڑا دعوتی جذبہ پیدا ہوا اور ایک طرح سے صدیوں کا جمود ٹوٹا۔

یہ انٹرویو اس حقیر کے فرزند میاں **احمد اواہ ندوی** اور ان کی بہنوں **اسماء ذات الفوزین امت اللہ اور مثنیٰ ذات الفیضین سدرہ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے لئے ہیں، ان آپ بیتیوں کے بعض مجموعے کتابی شکل میں پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں، مگر اب مکمل طور پر کام کرنے کے لئے ہمارے ایک بلند ہمت رفیق، داعی الی اللہ، خادم قرآن وسنت، محب ومکرم جناب مفتی روشن شاہ صاحب قاسمی زید لطفہٗ نے نئی ترتیب کے ساتھ شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے، مفتی صاحب کو اللہ تعالی نے بڑا حوصلہ اور بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے، انھوں نے لسان تبلیغ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری نور اللہ مرقدہٗ سے اپنے ذاتی اور طویل تعلق کی بنا پر خاص استفادہ کیا ہے اور ہمارے تبلیغی اکابرین کی تقریروں اور ملفوظات کی ترتیب واشاعت کا مبارک کام اللہ نے ان سے لیا ہے اور بہت کم وقت میں خود الحمدللہ علاقہ میں تعلیم ودعوت کے سلسلہ میں قابل رشک خدمات ان سے لی ہیں، اللہ تعالی نے ان کو دینی دعوتی خدمات کے لئے بھی بڑے جذبہ اور سلیقہ سے نوازا ہے، انھوں نے نومسلموں کی ان تمام آپ بیتیوں کو جو ارمغان میں شائع ہوئی ہیں ترتیب وار مرتب کر کے اشاعت کا پروگرام بنایا ہے، یقیناً ایک مبارک قدم ہے اور مفتی صاحب موصوف کی طرف سے ملت کے لئے ایک مبارک تحفہ ہے، جسے وہ ''نسیم ہدایت کے جھونکے'' کے نام سے ملت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

میں مفتی صاحب موصوف کو اس اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، بہ دل وجان دعا ہے کہ یہ مجموعہ خیر امت کے افراد کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر پھر ماضی کی عزت اور خیر امت کے منصب پر لانے کا ذریعہ بنے اور مفتی موصوف کے لئے ذخیرۂ آخرت اور سعادت دارین کے حصول کا وسیلہ ثابت ہو۔

خاک پائے خدام دین
محمد کلیم صدیقی

جمعیت شاہ ولی اللہ، پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

۲ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی زید مجد ہم

استاذ تفسیر وفقہ جامعہ الامام شاہ ولی اللہ اور

ایڈیٹر ماہنامہ ارمغان ، پھلت ، مظفر نگر یوپی

دعوت دین مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے، اسی عمل سے ان کی سربلندی اور سرفرازی رہی۔ اور اس کو ترک کرنے کی وجہ سے وہ خدا و خلق کی نگاہ میں بے اعتبار اور بے حیثیت ہوتے گئے ، مسلمانوں کو موجودہ زمانہ میں جتنے مسائل در پیش ہیں اور ان کی انفرادی اور اجتماعی حیثیت کے لئے جو چیلنج موجود ہیں ان سب کا حل اور مشترک علاج کارِ دعوت سے عملاً وابستگی ہے، اسپین کے مسلمان دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے کس چیز میں پیچھے تھے؟ مال و دولت کی ان کے پاس کمی نہیں تھی علم وفن فلسفہ و سائنس میں دنیا کی پیشوائی کر رہے تھے، لیکن داعیانہ صفت کے فقدان کے بعد کوئی دنیاوی اور علمی ترقی ان کے قومی اور مذہبی وجود کی ضامن نہیں بن سکی۔

اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ دنیا کے ہر خطہ میں اپنے مذہب وعقیدہ اور تہذیبی وثقافتی شناخت کے ساتھ باعزت زندگی گزاریں اور انہیں آبرومندانہ پھلنے پھولنے کے مواقع حاصل ہوں تو انہیں سب سے پہلے اس کارِ منصبی کی طرف پوری توجہ کرنی ہی پڑے گی ، قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیتوں کے سیاق وسباق اسکے ظاہر و باطن اور بین السطور پر غور کرنے سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوتی ہے یَـا اَیُّهَـا الرَّسُـوْلُ بَلِّغْ مَـا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ ۶۷)
اے رسول! جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو، اگر تم نے یہ نہ کیا تو تم نے کارِ رسالت کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تم کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا، ماہنامہ ارمغان (پھلت ضلع مظفر نگر یوپی) جو ایک خالص دینی دعوتی رسالہ ہے اس کے مقاصد میں ابتدا ہی سے یہ جذبہ شامل ہے کہ خدا کے بندوں کو خدا سے ملانے اور بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے کے لئے ملت اسلامیہ کو آمادہ کیا جائے اور انہیں ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے اس سلسلہ میں دینی دعوتی ذہن رکھنے والے اہل قلم خصوصاً داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کی مختلف موضوعات کی دعوتی تحریروں کے ساتھ ''نسیم ہدایت کے جھونکے'' کے عنوان سے ہر ماہ اسلام قبول کرنے والی ایک خوش نصیب شخصیت کے انٹرویوز کا سلسلہ شروع کیا گیا الحمد للہ یہ سلسلہ توقع سے بڑھ کر کارآمد اور مفید ثابت ہوا اور اس نے ملک کی جامد فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا، خصوصاً دعوت کی راہ کے مختلف مسائل کو سمجھنے اور اس سلسلہ کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی راہ ہموار ہوئی اور بڑے پیمانے پر دعوتی ذہن سازی کا کام انجام پایا، ایک ارب سے زائد آبادی کے اس ملک میں جہاں تقریباً ہر پانچواں فرد مسلمان ہے اور خیر امت ہونے کے سبب داعی الی اللہ کے منصب پر فائز ہے، اتنی بڑی تعداد تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر صوبہ اور ہر شہر سے یہ آواز بلند ہو اور چراغ سے چراغ جلتے رہیں، مقامِ شکر ہے کہ ملک کے ایک ممتاز عالم و مصنف اور داعی دین مفتی محمد روشن شاہ قاسمی نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا اور ان انٹرویوز کو نئی ترتیب و تزئین کے ساتھ پیش کر دیا موجودہ زمانہ میں دعوت کے لئے ماحول بہت سازگار ہے، پوری دنیا میں قبولِ اسلام کی لہر چل رہی ہے اور لوگ از خود اسلام کی خیر کی طرف لپک رہے ہیں اس لئے اگر تھوڑی سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دردمندی اور انسانیت کو دوزخ سے بچانے کی تڑپ اور فکر کے ساتھ دعوت پیش کی جائے تو توقع سے بڑھ کر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں، ان تمام انٹرویوز کا یہی مشترکہ پیغام ہے، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی اس دردمندانہ گفتگو پر یہ تحریر ختم کی جاتی ہے: کیا اسلام کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ وہ اقوام بھی دریوزہ گری چھوڑ کر اپنے روایتی استغناء اور غیرت مندی کی بنیادوں پر کھڑی ہوں اور اپنے اساسی مقصد (دعوت الی اللہ) کو سنبھالے جس سے اس کی حقیقی برتری کا جلوہ دنیا پھر ایک بار دیکھ لے جو صرف دعوت دین ہی کے راستہ سے نمایاں ہو سکتا ہے۔''

(دینی دعوت کے قرآنی اصول، مؤلفہ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ ص:۱۶)

وصی سلیمان ندوی

۸/ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغازِ سخن

آیئے عہدِ وفا تازہ کریں

زمین و آسمان کے مالک جس نے اس پوری کائنات کو اپنے حکم سے پیدا فرمایا اس کو خوبصورتی عطا کی اور اپنی انگنت مخلوقات سے اس کو آباد کیا، اس نے اس پوری کائنات کو اپنے تعارف، پہچان اور شناخت کا ذریعہ بنا دیا، اسی نے اس کی حکمرانی، پاسبانی اور نگرانی کے لئے بطور انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس عالم میں اپنا نائب بنایا، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (ترجمہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں) اور حضرت انسان کی رہنمائی اور رہبری اور رشد و ہدایت کی راہ پر لانے کے لئے نبیوں کا ایک طویل سلسلہ جاری فرمایا جو حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر آکر منتہی ہوا تاکہ یہ انسان وہ عہد الست بھول نہ جائے جو اس نے عالم بالا میں اپنے پروردگار سے کیا تھا، اللہ کے یہ برگزیدہ بندے اپنے اپنے دور میں قوموں قبیلوں اور خاندانوں میں بھیجے گئے اور دین کا، ایمان کا، اخلاق کا، انسانیت کا سبق بھٹکے ہوئے انسانوں کو دیتے رہے اور اخیر میں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کارزار عالم میں اس سلسلہ کی آخری کڑی بن کر تشریف لائے اور دنیا کے باطل ایوانوں میں توحید خداوندی کی ایک پراثر آواز سے لرزہ پیدا کر دیا اور انسان کو انسانیت کا وہ سبق جو اس نے بھلا دیا تھا پوری قوت، طاقت، ہمت اور قربانی کے ساتھ یاد دلایا آپ ﷺ کی یہ آواز کہ ’’اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے‘‘ مکہ کے ایک بنجر پہاڑ کی چوٹی سے بلند ہوئی اور پورے عالم میں پھیل گئی آپ ﷺ اپنے ساتھ خدا کی طرف سے ایسا دستور العمل اور قانون، شریعت لیکر آئے جو انسانی فطرت کا ہمراز اور ہمدم تھا، زمین و آسمان نے بھی اتنے موثر اور ہمہ گیر قانون کا تجربہ نہیں کیا تھا لہٰذا باطل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے ان کے نظام کے سامنے فیل ہو گئے اور قرآنی تعلیمات، اس کی آیات اور نشانات کے ذریعے انسان نے انسانیت کا ایسا سویرا دیکھا جس میں ساری تاریکیاں کافور ہو گئیں۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورہ الصف آیت ۹) ترجمہ "وہی ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دیکر اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تاکہ دین کے تمام بناوٹی شکلوں پر اس سچے دین کو غالب کر دے چاہے مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہ جائیں" یہ لازوال ابدی ہدایت کا سرچشمہ وہ قرآن مجید ہے جس کے بارے میں خود اس کے بھیجنے والے نے یہ کہا "یہ ایک پیغام ہے تمام انسانوں کے لئے اور یہ بھیجا گیا اس لئے کہ ان کو اس کے ذریعے خبردار کیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے۔"

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی نے صرف رہبر انسانیت ہی بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ان کو شرافت اور زندگی کے لئے صلاح وفلاح اور صفات حسنہ کا نمونہ بھی بنا کر بھیجا مزید یہ کہ انسانیت کو راہ راست اور معیار اعلیٰ پر لانے کے لئے ایسی کاوش کے ساتھ بھیجا جس سے انسانوں کو جانوروں جیسی بے مہار زندگی سے نکل کر خیر و کامیابی کی زندگی میں داخل ہونے کی راہ ملی، رب العالمین نے اسی بنیاد پر ان کو رحمت للعالمینی کی صفت عطا فرمائی، وہ امت جس کی طرف آپ بھیجے گئے اس کو بھی دعوت الی اللہ اور کلمہ توحید کو عام کرنے کے لئے ایسے مکلّف بنایا گیا کہ جس کے کرنے پر ہی اسکی خیر و فلاح اور کامیابی و کامرانی کو مقدر کیا گیا، كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ... الخ، لہٰذا تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ امت نے جب جب دعوت کی ذمہ داری کو پورا کیا وہ کامیاب رہی اور جب جب اس فریضہ سے غافل ہوئی امت ذلت و رسوائی سے دوچار ہوئی، انفرادی اعتبار سے ہو یا اجتماعی اعتبار سے جب جب پیاسی قوموں تک حق وصداقت کی بات اور کلمہ توحید کی دعوت پیش کی گئی، ایمان واسلام کی بارشیں برسیں، نسیم ہدایت کے جھونکے چلے اور اس کے دامن میں سلگتی، سسکتی، تڑپتی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراہتی انسانیت نے راحت وآرام چین وسکون اوراطمینان کی سانس لی آج کے اس پُر آشوب دور میں بھی الحمد للہ جولوگ اس فرض منصبی کوادا کرنے میں سرفروشانہ جدوجہد کر رہے ہیں، خداوند عالم اپنے فضل اوران کی محنتوں سے بھٹکتے انسانوں کو جادہ حق وصراط مستقیم سے ہم کنارکررہا ہےلہٰذاضروری ہے کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی تڑپ کڑھن سوز و اضطراب اورانکادرد لے کر پوری انسانیت کومخلوق پرستی کی لعنت سے نکال کر خالق سے جوڑ نے اور کفراورشرک کی بھول بھلیوں سے نکال کرتوحید کی شاہ راہ پر لانے کی کوشش کریں، اسی کے ساتھ یہ موازنہ بھی کریں کہ اس فرض منصبی کوادا کرنے میں ہم کہاں تک اپنی ذمہ داریوں کونبھارہے ہیں،اور جوواقعات آپ ﷺ کی زندگی میں پیش آئےہمیں ان سے کہاں تک مناسبت ہے،کہیں ایسا تونہیں کہ ہم نے اس ذمہ داری کو پس پشت ڈال دیا کہیں ایسا تونہیں کہ دھکے کھا کھا کرجس پیغام کورسول اللہ ﷺ نے ہم تک پہنچایا تھااسے ہم دھکے دے دے کراپنے گھروں سے نکال رہے ہیں کیا کسی کوکفروشرک کی حالت میں دیکھ کر ہمارا دل بے چین ہوتا ہے،کیا کسی کو کفر کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے دیکھ کر ہماری آنکھیں نم ہوتی ہیں،کیا طائف کے واقعہ کی کوئی جھلک ہماری زندگی میں پیش آئی کیا خواب میں بھی دعوت کے لئے کسی گھاٹی میں نظر بندی کی سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہے،پھرہم کیسےآپ کےامتی ہیں امت کے کندھوں پرڈالی گئی ان آفاقی ذمہ داریوں کا تقاضہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اسوہ پرعمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو سمجھیں اورایک لمحہ ضائع کئے بغیردعوت الی الایمان کے لئے متحرک ہو جائیں اور اللہ تعالٰی سے کئے گئے عہدکووفا کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہوجائیں اورامت کی زبوں حالی پستی وذلت کا علاج اسی نسخہ شفاء سے کریں جسے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہرفرد کے ہاتھوں میں دیا تھا،اللہ ہم سب کواپنا فرض منصبی ادا کرنے کی توفیق دے۔

محمد روشن شاہ قاسمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

جناب عبداللہ صاحب ﴿گنگارام چوپڑا جی﴾ سے ایک ملاقات

> میری آپ سے اور سبھی سے درخواست ہے کہ میرے لئے اس کی دعا کریں کہ اللہ میرا ایمان اور سجدہ کی حالت میں خاتمہ کرادیں۔ میں نے اپنی بیوی کو وہ سرٹیفیکٹ دیا ہے کہ میں مرجاؤں تو وہ میری قبر میں میرے کفن کے ساتھ سرٹیفیکٹ رکھ دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کا یہ جعلی سرٹیفیکٹ قبول کرلے بلکہ میرے لئے کیا ساری دنیا کے لئے بھی میری یہی دعا ہے اور سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان کے ساتھ موت عطا کرے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عبداللہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: عبداللہ صاحب، بہت زمانہ پہلے ابی اپنے ایک مضمون میں جو ہمارے یہاں کی اردو میگزین ارمغان میں چھپا تھا آپ کے قبول اسلام کے واقعہ کا ذکر کیا تھا، اسی وقت سے آپ سے ملاقات کا اشتیاق تھا اور دلی خواہش تھی کہ ارمغان میں جو اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت لوگوں کے انٹرویو شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، آپ سے بھی ایک ملاقات ہوجائے، تو خود آپ کی زبان سے باتیں معلوم ہوں، اللہ نے بڑا کرم کیا کہ آپ آگئے میں آپ کا کچھ وقت لینا چاہتا ہوں اور آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: بڑی اچھی بات ہے، آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی، حضرت نے تعارف کرایا کہ یہ احمد میرے بیٹے ہیں، بہت اچھا لگا آپ کی صورت دیکھی دل کو لگا کہ اللہ نے حضرت کو اولاد بھی بہت پیاری دی ہے، اصل میں میں اسکوٹ ہارٹ ہاسپٹل میں زیر علاج ہوں، میرا آج چیک اپ کا دن تھا، مجھے معلوم ہوا تھا کہ مولانا صاحب دہلی میں مل سکتے ہیں، میرا دل واقعی بہت چاہ رہا تھا کہ کسی طرح مولانا کے درشن ہو جائیں کئی سال ہو گئے کوشش کے باوجود مل بھی نہیں سکا، میرے رب کا احسان ہے کہ آج اچھی طرح ملاقات ہوگئی اور کئی سال کی ساری کہانی سنا کر دل بہت خوش ہوا، مولانا صاحب بھی بہت ہی خوش ہوئے، آپ میرے لائق جو خدمت ہو ضرور بتایئے۔

سوال: آپ پہلے اپنا تعارف کرایئے؟ اور اپنے خاندان کے بارے میں بتایئے؟

جواب: میرا پہلا نام گنگا رام چوپڑا تھا، میں روہتک کے ایک گاؤں میں ایک پڑھے لکھے زمیندار گھرانے میں ایک جنوری ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوا گاؤں کے اسکول سے پرائمری تعلیم حاصل کی پھر روہتک داخلہ لیا، ۱۹۶۷ء میں بی کام کرنے کے بعد ایک اسکول میں پڑھانے لگا پھر ایک تعلق سے میری سیل ٹیکس میں نوکری لگ گئی، میں روہتک ضلع کا سیل ٹیکس افسر تھا، چار سال پہلے میں نے اپنی بیماری کی وجہ سے رٹائرمنٹ لے لیا، میری شادی ایک بڑے گھرانے میں ہوئی، میری بیوی مجھ سے زیادہ پڑھی لکھی تھی اور شادی کے وقت وہ ضلع شکشا ادھیکاری (B.S.A) پر ملازم تھی، میری خواہش تھی کہ میری بیوی گھریلو عورت بن کر سکون سے رہے، میرے لئے عورتوں کی نوکری گائے کو ہل میں جوتنے کی طرح غلط تھا، میں نے شادی کے تین سال بعد زور دے کر ان سے نوکری چھڑوا دی، مگر ان کی مرضی کے خلاف یہ فیصلہ ہوا تھا اس لئے ہماری گھریلو زندگی ناخوش گوار ہوگئی، بات بڑھتی گئی، وہ اپنے گھر چلی گئی اور ان کے گھر والے میری جان کے دشمن ہو گئے اور بات عدالت تک پہنچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ بازی چلتی رہی اور گھریلو زندگی کی یہ ناخوشگواری میرے سسرال والوں کی مجھ سے دشمنی اور مقدمہ بازی میرے لئے مسیحا بن گئی اور میرے کفر سے نکلنے کا ذریعہ بنی۔

سوال: ماشاء اللہ عجیب بات ہے، آپ ذرا اس ہدایت ملنے اور قبول اسلام کے واقعہ کو ضرور بتائیے"

جواب: مقدمہ بازی زوروں پر تھی، عدالت کا رخ میری بیوی کی طرف لگ رہا تھا اور خیال تھا کہ مجھے سزا اور جرمانہ دونوں کا سامنا کرنا پڑے گا میرے وکیل نے مجھے مشورہ دیا کہ اگر آپ کہیں سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ حاصل کر لیں تو اسے عدالت میں پیش کر کے آپ کی بہت آسانی سے جان بچ سکتی ہے۔ مجھے کسی مسلمان نے بتایا کہ مالیر کوٹلہ میں ایک مفتی صاحب ہیں، ان کا سرٹیفکٹ سرکار مانتی ہے، میں وہاں گیا مفتی صاحب تو نہیں ملے مگر لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ تو ۱۵-۲۰ ہزار روپئے لیتے ہیں، میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر مفتی صاحب حیدر آباد کے سفر سے چار روز بعد لوٹنے والے تھے، اتنا انتظار کرنا میرے لئے مشکل تھا، میں واپس آرہا تھا، راستہ میں ایک مسجد دکھائی دی، میں نے اپنے ڈرائیور سے گاڑی روکنے کو کہا اور خیال ہوا کہ یہاں کے میاں جی سے معلوم کروں، کیا اور کہیں بھی یہ کام ہو سکتا ہے؟ امام صاحب سہارن پور کے رہنے والے تھے، انھوں نے بتایا کہ یوپی کے ضلع مظفر نگر میں ایک جگہ پھلت ہے، وہاں پر مولانا کلیم صاحب رہتے ہیں، آپ وہاں چلے جائیے اور کسی سے کچھ معلوم نہ کریں اور وہاں آپ کا ایک پیسہ بھی نہ لگے گا اور سارا کام قانونی طور پر وہ خود پکا کروا دیں گے اور انھوں نے مجھے پورا راستہ لکھ کر دیا۔

کچھ دفتری مصروفیت کی وجہ سے میں وہاں فوراً نہ جا سکا تقریباً ۲۵ دن کے بعد میں نے موقع نکالا، ۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء کو میں پھلت پہنچا، رمضان کا مہینہ چل رہا تھا، دن چھپنے کے ذرا بعد میں اپنے گارڈ اور ڈرائیور کے ساتھ پھلت پہنچا، مولانا صاحب مسجد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف میں تھے، ایک صاحب مجھے مسجد میں مولانا صاحب کے پاس لے گئے، مسجد کے چھوٹے کمرے میں مولانا صاحب سے میری ملاقات ہوگئی اور میں نے صاف صاف اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور مولانا صاحب سے کہا کہ مجھے اسلام قبول کرنے کا سرٹیفکٹ چاہئے، اپنی بیوی کے مقدمہ سے بچنے کے لئے عدالت میں جمع کرنا ہے، مجھے مسلمان ہونا نہیں ہے، نہ دھرم بدلنا ہے اور نہ میں دھرم بدل سکتا ہوں، صرف سرٹیفکٹ چاہئے مولانا صاحب نے مجھ سے کہا کیا آپ عدالت میں بھی یہی کہہ کر سرٹیفکٹ داخل کریں گے، کہ مسلمان نہیں ہوا ہوں بلکہ صرف جعلی سرٹیفکٹ بنوایا ہے، میں نے کہا: بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے: عدالت میں تو میں یہی کہوں گا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں اس لئے میری بیوی سے اب میرا کوئی تعلق نہیں، مولانا صاحب نے کہا: جہاں آپ بیٹھے ہیں یہ مسجد ہے، مالک کا گھر ہے، اس کی بڑی عدالت میں آپ کو ہم کو، سب کو، پیش ہونا ہے، وہاں سب سے پہلے اس ایمان اور اسلام کے سرٹیفکٹ کے بارے میں سوال ہوگا اور وہاں جعلی سرٹیفکٹ ہرگز نہیں ہوگا، اس پر وہاں ہمیشہ کی نرک (دوزخ) کی جیل میں سزا ہوگی، خیر یہ تو آپ کا آپ کے مالک کا معاملہ ہے؟ مگر میرا کہنا یہ ہے کہ آپ ہم سے کیوں کہتے ہیں، کہ مجھے مسلمان نہیں ہونا ہے، آپ ہم سے یہ کہئے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، مجھے مسلمان کر لیجئے اور ایک سرٹیفکیٹ بھی چاہئے، ہم آپ کو کلمہ پڑھواتے ہیں، دلوں کا بھید تو ہم نہیں جانتے، ہم تو یہ سمجھ کر آپ کو مسلمان کر لیں گے، کہ آپ سچے دل سے مسلمان ہورہے ہیں، اس میں ہمارا یہ فائدہ ہوگا کہ ہمارے مالک نے ایک آدمی کے ایمان کا ذریعہ بننے پر ہمارے لئے جنت کا وعدہ کیا ہے، ہمارا کام ہوجائے گا، جہاں تک دل کا معاملہ ہے وہ دلوں کے بھید جاننے والا مالک دلوں کو پھیرنے والا بھی ہے، کیا خبر آپ اس کے گھر میں اتنی دور سے سفر کر کے آئے ہیں آپ کو سچا ایمان والا بنا دیں پھر آپ کو ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرٹیفکیٹ بھی بنوادیں گے اور وہ ہمارے نزدیک سچا سرٹیفکیٹ ہوگا، ہم جعلی کوئی کام نہیں کرتے، میں نے کہا جی ٹھیک ہے میں سچے دل سے مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور مجھے سرٹیفکیٹ بھی چاہئے، مولانا صاحب نے مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بتایا اور یہ بھی کہا کہ موت کے بعد اس بڑے حاکم اور بڑی عدالت میں ہم سب کو پیش ہونا ہے، نہ جھوٹی گواہی چلے گی نہ سرٹیفکیٹ، اگر آپ اس مالک کے لئے سچے دل سے یہ کلمہ جو میں آپ کو پڑھوا رہا ہوں، پڑھ لو گے تو موت کے بعد کی ہمیشہ کی زندگی میں آپ کے لئے سورگ (جنت) ہوگی، چاہے آپ باہر سے کسی سے مسلمان ہونے کو بھی نہ کہیں، مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور اس کا ہندی ارتھ (ترجمہ) بھی کہلوایا اور مجھ سے ہمیشہ اکیلے اللہ کی پوجا کرنے اور اس کے سچے رسول کی تابعداری کا عہد بھی کرایا اور میرا اسلامی نام عبداللہ بتایا۔

مولانا نے بتایا کہ ہمارے مدرسے کا دفتر اب بند ہے آپ رات کو رکیں، صبح نو بجے انشاءاللہ میں آپ کو سرٹیفکیٹ بنوادوں گا، آپ چاہیں تو مسجد میں ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے ساتھ قیام کرلیں، یہاں آپ کو اچھے لوگوں کی سنگتی (صحبت) ملے گی اور چاہیں تو ہمارے گھر بیٹھک میں آرام کریں، میں نے مسجد میں قیام کے لئے کہا سیکڑوں لوگ مولانا کے ساتھ مسجد میں رہ رہے تھے، جن میں ہریانہ کے کافی لوگ تھے ان میں سونی پت کے سب سے زیادہ تھے، میں سونی پت میں کئی سال رہ چکا تھا، آدھی رات کے بعد سب لوگ اٹھ گئے اپنے مالک کے سامنے رونے اور اس کا بڑی لے میں ذکر کرنے والے یہ لوگ مجھے بہت اچھے لگے، میں بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتا رہا، دشمنی مقدمہ بازی اور گھریلو زندگی کی اس بے چینی میں میری یہ رات ایسی گذری جیسے تھکا بچہ اپنی ماں کی گود میں آ گیا ہو، مولانا نے مجھے سرٹیفکیٹ صبح کو بنوا کر دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا، میں نے فیس معلوم کی تو مولانا نے سختی سے منع کر دیا، شانتی اور سکون کے اس ماحول میں میرا دل چاہا کہ کچھ اور وقت گذاروں، میں نے مولانا صاحب سے اجازت چاہی کے ایک رات میں اور رکنا چاہتا ہوں، مولانا نے کہا: بڑی خوشی کی بات ہے، ایک رات نہیں جب تک آپ کا دل چاہے آپ ہمارے مہمان ہیں، یہاں گاؤں میں آپ کو جو تکلیف ہو اس کو معاف کر دیجئے، شام تک مولانا الگ الگ وقتوں میں اللہ والوں کے قصے، قرآن کی باتیں اور دین کی جو باتیں اپنے مریدوں کو بتاتے رہے، میں بھی سنتا رہا اور میرا گارڈ بھی ساتھ رہا، وہ بڑا دھارمک آدمی ہے، شام کو سونی پت کے ایک ساتھی کو میں لے کر کھتولی گیا اور وہاں سے ۲۵ کلو لڈو لایا، میرا دل چاہا کہ اللہ کے ان سچے بھکتوں کو اپنے ایمان کی خوشی میں مٹھائی کھلاؤں، رات کے کھانے کے بعد میں نے دو ساتھیوں سے وہ لڈو تقسیم کرائے، دل تو اگلے روز بھی ایسے ماحول سے جانے کو نہ چاہتا تھا، مگر دفتر کی مجبوری اور تیسرے روز میرے مقدمہ کی تاریخ ہونے کی وجہ سے میں واپس آ گیا، دو رات کی وہ شانتی بھرا ماحول میرے بے چین جیون کو سکھی اور شانت کر گیا، واپسی میں میرا گارڈ جس کا نام مہندر تھا مجھ سے کہنے لگا: سر! جینا تو یہاں آ کر سیکھنا چاہئے، آپ نے مولانا صاحب کے بھاشن (تقریر) ست سنگ سنی؟ مجھے ۱۵ سال ہو گئے، رادھا سوامی ست سنگ میں جاتے ہوئے، جو سچائی، پریم اور شانتی یہاں ملی، اس کی ہوا بھی وہاں نہیں، ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر بات گات (دل) میں گھس رہی ہو، سر چھوڑیئے سب سنسار! مولانا صاحب کے چرنوں میں آ کر رہیں، چین اور سکھ تو بس یہاں ہی ملے گا، سارے ساتھی بھی کیسے سیدھے سادے، ایسا لگ رہا تھا کہ بچوں کا سنسار ہے، میں نے اس سے کہا تو بھی کلمہ پڑھ لیتا، اس نے کہا کہ سر، جب آپ کو کلمہ پڑھوا رہے تھے تو میں بھی آہستہ آہستہ کلمہ پڑھ رہا تھا اور دل دل میں اپنے مالک سے کہہ رہا تھا، کہ مالک! جب آپ دلوں کے بھید جانتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اگر یہ دھرم سچا ہے تو ہمارے سر کے دل کو پھیر دے اور مجھے بھی ان ساتھ کر دے۔

مولانا صاحب نے مجھے اپنی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' پانچ عدد دی تھی، کہ آپ اس کو پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پڑھوائیں، میں نے گھر جا کر ایک کتاب اپنے گارڈ مہندر کو دی اور خود بھی پڑھی، اب مجھے اسلام کے بارے میں سو فیصد اطمینان ہو گیا تھا، اس لئے کہ میں دو روز میں ایمان والوں کو دیکھ چکا تھا، میرے وکیل نے مجھے فون کیا، مجھے سرٹیفیکٹ دکھا دیں، میں نے اگلے روز ملنے کو کہا، مگر صبح ہوئی تو میرے دل میں آیا کہ مجھے اس سرٹیفیکٹ کو اپنے مالک کی عدالت میں پیش کرنا ہے، اس لئے مجھے اس عدالت میں دھوکہ کے لئے نہیں پیش کرنا چاہئے، میں نے آپ کی امانت اٹھائی اور مالک کو حاضر ناظر جان کر ایک بار کلمہ کو اس میں دیکھ کر سچے دل سے دوہرایا، مقدمہ کی تاریخیں لگیں، فیصلہ میری بیوی کے حق میں ہوا، مجھ پر ایک لاکھ روپیہ جرمانہ اور ماہانہ خرچہ ہوا، عید کے بعد میں سونی پت مدرسہ گیا، وہاں کے پرنسپل صاحب سے ملا اور اپنے دین لینے کی خوشی میں بچوں اور اسٹاف کی دعوت کی اور مٹھائی بھی تقسیم کی، مجھے موت سے بہت ڈر لگتا تھا، ایک روز دفتر میں تھا کہ میرے سینہ میں درد شروع ہوا اور درد بڑھتے بڑھتے میں بے ہوش ہو گیا، مجھے ہسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے ہارٹ اٹیک بتایا، میں ۲۴ روز ایمرجنسی اور I.C.U میں رہا، کچھ طبیعت سنبھلی، چار پانچ مہینے آرام کے بعد دفتر جانے لگا، ان چار پانچ مہینوں میں، میں گھر پر رہا، مجھے موقع ملا کہ میں اسلام کو پڑھوں میں نے تلاش کیا تو مولانا صاحب کے بھیجے ہوئے ہمارے قریب میں دوجانہ میں ایک حافظ صاحب امام تھے ان کے پاس جانے لگا اور میں نے نماز سیکھی اور نماز پڑھنے لگا، دہلی سے اسلام کیا ہے؟ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ وغیرہ کتابیں منگا کر پڑھیں مولانا صاحب سے ملنے کو میرا دل بہت چاہتا تھا، ایک روز دوجانہ کے ایک صاحب نے بتایا کہ مولانا کا پروگرام آج باغپت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے اور مجھے ملنے جانا ہے، میں نے کہا میرے ساتھ چلیں، میرا دل بھی ملنے کو بہت چاہ رہا ہے، ہم لوگ باغپت پہنچے، مسجد میں پروگرام شروع ہو چکا تھا تقریر کے بعد میں مولانا صاحب سے ملا، مولانا بہت خوش بھی ہوئے کہ اتنے دنوں میں ملاقات ہوئی، مجھے اتنا کمزور دیکھ کر پریشان بھی ہوئے، میں نے بتایا کہ مجھے سخت ترین دل کا دورہ ہوا اور ۲۵ روز میں ایمرجنسی میں رہا، پروگرام کے بعد ایک صاحب کے یہاں دعوت تھی، میزبان ہمیں بھی زور دیکر ساتھ لے گئے، مولانا نے معلوم کیا کہ چوپڑا جی آپ کا تو پرہیز چل رہا ہوگا؟ میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ حضرت آپ تو اب چوپڑا نہ کہیں، آپ نے خود میرا نام عبداللہ رکھا تھا، مولانا صاحب نے کہا کہ اچھا عبداللہ صاحب آپ کے لئے پرہیز کا انتظام کریں؟ میں نے کہا: مولانا صاحب آپ کے ساتھ کھاؤں گا وہ مجھے بیمار کرنے کے بجائے اچھا ہی کرے گا، مولانا صاحب سے میں نے بتایا کہ میں نے آپ کی امانت پڑھی، اصل میں تو آپ کے ساتھ رہ کر ہی میں کافی حد تک مسلمان ہو گیا تھا، مگر آپ کی امانت پڑھنے کے بعد تو مجھے اندر سے اطمینان ہو گیا اور میں نے تنہائی میں مالک کو حاضر ناظر جان کر دوبارہ کلمہ پڑھا اور پھر عدالت میں سرٹیفیکیٹ بھی جمع نہیں کیا اور اللہ کے شکر سے یہ حافظ صاحب جانتے ہیں، پانچوں وقت نماز پڑھتا ہوں اور آپ میری نماز سن لیجئے، جب میں نے نماز اور جنازے کی دعا سنائی تو مولانا مجھے کھڑا کر کے چمٹ گئے اور میرے ہاتھ کو خوشی اور پیار سے چوما، بار بار مبارکباد دی اور بتایا کہ ہم اور ہمارے ساتھیوں نے بہت دل سے دعا کی تھی کہ میرے مالک زبان سے کہلوانے والے ہم ہیں آپ دل میں ڈالنے والے ہیں، ان کو سچا مسلمان بنا دیجئے اللہ کا شکر ہے میرے مالک نے ان گندے ہاتھوں کی لاج رکھ لی۔

سوال: آپ کے گارڈ جن کا آپ ذکر کر رہے تھے، مہندر، آپ نے پھر ان کے ایمان کی فکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی؟

: احمد صاحب، شاید اس کی ٹکر کہاں کرنے والا تھا، وہ تو بہت اونچا اڑ

: تو وہ آج کل کہاں ہیں؟

: وہ تو جنت میں ہے، جنت میں۔

: وہ کس طرح؟ ذرا سنائیے؟

: میں بتا رہا تھا کہ وہ بہت دھارمک (مذہبی) آدمی تھا، وہ جاٹ فیملی سے تعلق رکھتا تھا، پھلت سے آکر تو بس اس کے آگ سی لگ گئی، اس نے آپ کی امانت پڑھی تو پڑھ کر میرے پاس آیا، کہنے لگا سر! آپ نے وہ کتاب پڑھی؟ میں نے کہا کہ نہیں پڑھی، اس نے کہا کہ سر آپ نے بڑی ناقدری کی، دو روز سورگ میں رہ کر بھی آپ وہاں کا مزانہ لگا، سر آپ وہ کتاب ضرور پڑھیں، میں اب سچا مسلمان ہوں، میں نے اپنا نام محمد کلیم رکھا ہے، سر آپ تو اب مجھے محمد کلیم ہی کہا کریں، اس کے بعد اس کو دین سیکھنے کا شوق لگ گیا، روہتک میں چوراہے پر ایک مسجد ہے اس کو لال مسجد کہتے ہیں، کہتے ہیں، یہ بڑی اتہاسک (تاریخی) مسجد ہے، یہاں پر بہت بڑے پیر اور مولانا صاحب رہتے تھے، جنھوں نے پورے ہندستان میں دین پھیلایا، ان کا نام ہی ولی اللہ تھا، وہ اس مسجد کے امام کے پاس روز جاتا تھا اور پھر چار مہینے کی چھٹی لیکر جماعت میں چلا گیا، ڈاڑھی رکھ کر آیا، ایک دن میں کسی کام سے دہلی گیا تھا، وہ مجھ سے جمعہ کی نماز پڑھنے کی اجازت لے کر گیا، دفتر سے وضو کر کے گیا، سڑک پار کر رہا تھا کہ ایک موٹر سائیکل والے نے ٹکر ماردی، سر کے بل گرا اور سر میں چوٹ آئی، بے ہوش ہوگیا، ڈرائیور نے مجھے بتایا، ہم اسے اسپتال لے کر گئے، آٹھ روز تک پنتھ میں رہا، مگر ہوش نہیں آیا، گھر والے علاج کرتے رہے، ۱۵ روز کے بعد میں اس کو اسپتال میں دیکھنے گیا، وہ بے ہوش تھا اچانک اس کے پاؤں ہلے، میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز دی، اس نے آنکھ کھول دی، مجھے اشارہ سے قریب کیا اور آہستہ سے بولا، سر میرا سرٹیفکیٹ قبول ہو گیا، زور سے ایک بار کلمہ پڑھا اور چپ ہو گیا، (روتے ہوئے) وہ مجھ سے بہت آگے نکل گیا، واقعی بہت سچا آدمی تھا۔

سوال: اب وہ کہاں ہے؟

جواب: احمد بھائی میں یہی تو کہہ رہا ہوں، پھر وہ ہمیشہ کے لئے چپ ہو گیا، وہاں اس کی یہ زبان چپ ہو گئی، مگر وہ ہمیشہ میرے کان میں کہتا ہے، سر میرا سرٹیفکیٹ قبول ہو گیا، لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس دن سے میں روزانہ اپنے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! آپ نے ایک سچے کا سرٹیفکیٹ تو قبول کر لیا، اس سچے کے صدقہ میں بلکہ اپنے سچے رسول کے صدقہ میں مجھ فراڈ کا جعلی سرٹیفکیٹ بھی قبول کر لیجئے (روتے ہوئے)

سوال: آپ کی بیوی کہاں ہیں؟ آپ کے کوئی بچہ بھی ہے؟ اس بارے میں آپ نے نہیں بتایا۔

جواب: میں خود ہی آپ کو ان کے بارے میں بتانے والا تھا، ہوا یہ کہ پانچ وقت کی نماز کے ساتھ میں نے ایک زمانہ سے تہجد پڑھنی شروع کی تھی، پھلت میں اس آدھی رات کی عبادت میں، میں نے بڑا مزا دیکھا، ایک رات میں نے اپنی بیوی کو خواب میں دیکھا، ایک کٹہرے میں بند ہیں اور مجھ سے فریاد کر رہی ہیں، میں جیسی بھی ہوئی ہوں، آپ مجھے اس کٹہرے سے نکال دیں، میرے گھر والوں نے مجھے کتنا کہا، کہ میں دوسرے سے شادی کر لوں مگر میں نے کبھی گوارہ نہیں کیا، جب میں آپ کی ہوں تو آپ کے علاوہ مجھے کون اس کٹہرے سے نکالے گا اور بہت رو رہی ہے مجھے ترس آ گیا، میں نے دیکھا، بڑا تالہ لگا ہوا ہے، چابی میرے پاس نہیں ہے، میں بہت پریشان ہوا کہ اس تالہ کو کیسے کھولا جائے، اچانک میرا اگارڈ کلیم (مہندر) آ گیا اور جیب سے چابی نکال کر بولا، سر! یہ لا الٰہ الا اللّٰہ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چابی ہے آپ اپنی میڈم کو کیوں نہیں نکالتے؟ میری آنکھ کھل گئی، صبح کے تین بجے تھے، میں نے وضو کیا نماز پڑھی، مجھے خیال آیا کہ اس عورت نے ساری جوانی میرے لئے گنوادی، حتیٰ کے خرچ بھی مجھ سے لیا، میکے والوں کے یہاں رہنا بھی گوارہ نہ کیا مجھے بہت یاد آئی، اکیلے رہتے رہتے میں بھی تنگ آ گیا تھا، ٹوٹے ہوئے دل سے میں نے اپنے بے کس ہاتھ اللہ کے آگے پھیلا دیے، میرے مولا! میرے کریم! میرے رب میں نے اب سارے جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر آپ کی بندگی کا عہد کیا ہے اور کون سا در ہے، جو میرا سوال پورا کرے گا؟ میرے اللہ جب اس نے میری رہ کر ساری جوانی گنوادی، تو پھر آپ اس کو میرے پاس بھیج دیجئے، آپ کے لئے کچھ مشکل نہیں جب آپ ایک گنگا رام اور مہندر کا دل پھیر کر عبداللہ اور کلیم بنا سکتے ہیں، تو آپ ایک سریتا دیوی کو فاطمہ یا آمنہ بنا کر میری مسلمان بیوی کیوں نہیں بنا سکتے، میں نے بہت دعا کی اور میرا رواں رواں میرے ساتھ دعا میں شریک تھا، میرے خواب کی وجہ سے مجھ پر توحید کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔

سوال: پھر کیا ہوا؟

جواب: ایک گندے بھکاری بندہ نے کریم کا دروازہ کھٹ کھٹایا، یہ کیسے ممکن تھا کہ دروازہ نہ کھلتا، دو روز گذر رہے تھے، تیسرے روز میں اپنے گھر میں، دوپہر کو بیٹھا تھا، گھنٹی بجی، میں نے نوکر سے دروازہ کھولنے اور دیکھنے کے لئے کہا، میری آنکھ حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی، جب میں نے دیکھا کہ بجائے اس کے کہ نوکر آ کر مجھے بتاتا کہ فلاں صاحب آئے ہیں، دونوں بچوں کیساتھ سریتا میرے سامنے تھی، وہ آ کر مجھ سے چمٹ گئی دس سال بعد میں نے اس کو دیکھا تھا وہ جوانی کھو چکی تھی، بلک بلک کر دیر تک روتی رہی، بیٹا بیٹی جو اب بڑے ہو گئے تھے، وہ بھی رونے لگے، کہنے لگی جب آپ نے میرے ساتھ پھیرے پھرے ہیں، تو، میری عزت میرا دل آپ کے علاوہ کون رکھے گا، میں نے اس کو تسلی دی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل میں چونکہ یہ بات تھی، کہ میرے اللہ نے میرے گندے ہاتھوں کو یہ بھیک دی ہے، اس لئے یہ آئی ہے مگر میں نے چونکہ ... سے کہا کہ اب بات ہاتھوں سے نکل گئی ہے اس نے پوچھا، کیوں؟ میں نے کہا میں اب مسلمان ہوگیا ہوں اس نے کہا میں نرک میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گی، میں آپ کی ... ہوں آپ کے ساتھ رہوں گی، میں آپ کی ... آپ کی رہوں گی، میں نے اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا وہ فوراً تیار ہوگئی، میں نے اس کو پڑھوالیا اور اس کا نام آمنہ رکھا، بچوں کا نام حسن اور فاطمہ رکھا، اصل میں ہوا یہ کہ وہ اپنے میکہ میں الگ کمرہ میں رہتی تھی، بچوں کی لڑائی میں اس کی بھابھی کے ساتھ اس کی لڑائی ہوگئی، اس نے اس کو بہت برا بھلا کہا اور یہ بھی کہا کہ اگر تو کسی لائق ہوتی تو پتی کے در کو کیوں چھوڑتی، اگر اصل کی ہوتی تو پتی کے ساتھ ستی ہوجاتی، جسے پتی نے دھتکار دیا وہ عورت کیا ڈائن ہے، بس اس کے دل کو لگ گئی یہ تو بہانہ ہوگیا ورنہ میرے رب کو تو مجھے بھیک دینی تھی الحمدللہ ڈیڑھ سال سے وہ میرے ساتھ ہے، ہم خوشی خوشی اسلامی زندگی جی رہے ہیں۔

عبداللہ صاحب، واقعی یہ قبولیت دعا کا عجیب واقعہ ہے، آپ کو کیسا لگا؟

احمد بھائی اس واقعہ کے بعد میرا میرے اللہ کے ساتھ ایک دوسرا ہی تعلق پیدا ہوگیا، میرا اب یہ حال ہے کہ مجھے ایسا یقین ہے کہ اگر میں اپنے اللہ سے آج ضد کروں کہ آج سورج پچھم سے نکالے تو میرے اللہ ضرور پورا کریں گے۔

آپ بڑے خوش قسمت ہیں، قارئین ارمغان کے لئے کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

میری آپ سے اور سبھی سے درخواست ہے کہ میرے لئے اس کی دعا کریں کہ اللہ مجھے ایمان اور سجدہ کی حالت میں خاتمہ فرمائیں، میں نے اپنی بیوی کو وہ سرٹیفکیٹ دیا ہے، کہ اگر میں مرجاؤں، وہ میری قبر میں میرے کفن کے ساتھ سرٹیفکٹ رکھ دیں اور دعا کریں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کے جعلی سرٹیفکیٹ قبول کر لے ، بس میرے لئے کیا ساری دنیا کے لئے میری یہی دعا ہے اور سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان پر موت عطا کرے۔

[illegible]: آمین ، بہت بہت شکریہ عبداللہ صاحب آپ کو جلدی بھی ہے ، ابی بتا رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب سے وقت لیا ہوا ہے ، معاف کیجئے آپ کی باتیں ایسی دلچسپ تھیں دل چاہتا تھا کہ کچھ اور باتیں کروں ، باقی ، انشاء اللہ کسی اور ملاقات میں۔

[illegible]: بہت بہت شکریہ ، فی امان اللہ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان اپریل ۲۰۰۲ء

<u>دعائے مغفرت کی درخواست</u>

آپ کو یہ خبر سن کر یقیناً حیرت اور رشک دونوں ہوگا کہ جناب عبداللہ صاحب (گڑگاؤں چوپڑا جی) جمعہ کے روز ۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو [illegible] اپنے ہادیٔ وخالق اللہ کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، حیرت اس بات پر کہ عبداللہ صاحب کا اللہ کے ساتھ کیسا قوی تعلق تھا ، جو مانگا اللہ نے عطا فرمایا ، رشک اس پر کہ اے کاش کہ ایسی پیاری موت اللہ ہمیں بھی عطا فرمائے ، افسوس اس پر کہ اللہ کا ایک نیک بندہ اس دنیا سے چلا گیا ، قارئین "نسیم ہدایت کے جھونکے" سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

ڈاکٹر ارم صاحبہ «ایک نومسلمہ» سے ایک ملاقات

ارمغان کے واسطے سے میں قارئین بہنوں کی خدمت میں یہ درخواست پیش کروں گی کہ ایک مسلمان کی ذمہ داری پوری انسانیت تک اسلام کے پیغام کو پہنچانا ہے، اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی مکلّف بنایا گیا ہے، بلکہ اسلامی دعوت کی ترتیب تو تاریخ اسلام میں یہ ملتی ہے کہ اسلامی دعوت کی مدعو مردوں سے پہلے عورتیں ہیں، ہمارے نبی ﷺ نے سارے رفقاء محسنین اور محرم راز مردوں کے ہوتے ہوئے غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد، اپنی دعوت کا سب سے پہلا مدعو اپنی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ ؓ کو بنایا تھا، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورتوں کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہئے بلکہ مردوں سے زیادہ سمجھنا چاہئے۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء ذات الفوزین : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ڈاکٹر ارم صاحبہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : آپ بڑے وقت پر تشریف لائیں، ابی سے آپ کا تذکرہ سنتے رہتے تھے، وہ فرمارہے تھے کہ ارمغان کے لئے آپ سے انٹرویو لینا ہے شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ ہمارے یہاں پھلت سے ایک میگزین اردو میں ارمغان کے نام سے نکلتا ہے جسمیں اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ہاں میں نے کچھ پرچے دیکھے ہیں، مگر میں اب نومسلم کہاں ہوں میری پیاری تم سے کم از کم دس سال قبل سے میں ظاہری طور پر مسلمان ہوگئی تھی اور حقیقتاً اور مزاجاً تو پیدائشی طور پر میں مسلمان ہوں۔

سوال بات تو آپ کی صحیح ہے یوں تو ہر بچہ اسلامی فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے؟

جواب عام طور پر ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہ تو ہمارے نبی ﷺ کا مبارک ارشاد ہے اس میں کس کو شک ہوسکتا ہے، مگر ہمارے خاندان خاص طور پر ہمارے پاپا (والد) خود بھی مزاجاً مسلمان تھے یعنی ننانوے فیصد اسلامی معاشرت قبول اسلام سے پہلے پسند تھی۔

سوال برائے کرم پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں؟

جواب میرا نام ارم ہے میرے والد ڈاکٹر انل مودی بیجاپور کرناٹک کے رہنے والے تھے وہ آنجہانی پیلو مودی جو سوشلسٹ پارٹی کے صدر کے حقیقی بھتیجے تھے، انہوں نے امریکہ سے ایم ڈی کیا تھا اور بہت اچھے فزیشین تھے، بعض دوستوں اور جاننے والوں کے اصرار پر وہ میرٹھ آگئے تھے اور بینک اسٹریٹ پر ایک کوٹھی خرید کر اس کے ایک حصہ میں اپنا کلینک بنایا تھا، میرے دو بھائی مجھ سے چھوٹے ایک کا نام طارق اور دوسرے کا نام شارق ہے بارھویں کلاس تک میری تعلیم بیجاپور میں ہوئی، میرٹھ آنے کے بعد میں نے میرٹھ کالج میں بی ایس سی میں داخلہ لیا بی ایس سی کے بعد پی ایم ٹی مقابلہ میں بیٹھی اور مولانا آزاد میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کے تین سال مکمل کرنے کے بعد اپنی بوا کے اصرار پر لندن چلی گئی وہیں ایم بی بی ایس اور بعد ایم ایس کیا اور دلی کے ایک سید گھرانے میں ڈاکٹر سید عامر سے میری شادی ہوئی جو اچھے نیورولوجسٹ ہیں لکھنوء سنجے گاندھی پی جی آئی میں ہم دونوں کا تقرر ہوگیا الحمد للہ ہم دونوں پروفیسر ہوگئے، ہماری بوا جو لندن میں رہتی ہیں انکے کوئی اولاد نہیں ہے، ان کا بہت اصرار تھا کہ ہم دونوں لندن آجائیں ان کے حد درجہ اصرار پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۱ء میں تین سال پہلے ہم نے ملازمت چھوڑی اور لندن چل گئے ہماری نند کی شادی میرے چچازاد بھائی شارق سے ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارا ہندوستان آنا ہوا ہے۔

سوال: آپ قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: میں میرے والد صاحب کو اسلامی معاشرت بہت پسند تھی، بریانی، قورما اور کباب کے دلدادہ تھے، نہ یہ کہ وہ اردو جانتے تھے بلکہ فارسی بھی اچھی جانتے تھے پارسی مذہب سے ان کا خاندانی تعلق تھا، اس کے باوجود انہوں نے میرا نام ارم میرے چھوٹے بھائیوں کا شارق اور طارق نام رکھا، خود اپنا نام ڈاکٹر انل وارث مودی لکھنے لگے تھے، بیجاپور میں ہم رہتے تھے، جنوبی ہند کا ماحول بڑا صاف ستھرا ہے، ہم لوگ میرٹھ آئے تو یہاں کا ماحول عجیب تھا، خصوصاً میرٹھ کالج میں دیہات کے جاٹ اور چودھری طلبہ بڑی چھچھوری حرکتیں کرتے تھے، وہ اس قدر حرکتیں کرتے تھے کہ میرا خیال تھا کہ مجھے پڑھائی چھوڑنی پڑے گی اور کسی دوسرے کالج کو سلیکٹ کرنا پڑے گا، لیکن اللہ کو اسی گندے ماحول میں میری ہدایت کا فیصلہ کرنا تھا، انہیں گندے لڑکوں میں چند شریف لڑکے بھی پڑھتے تھے ان میں آپ کے اپنی بھی تھے جن کی شرافت سے ہمارے سب ساتھی یہاں تک کہ اساتذہ بھی مرعوب تھے، ان کو لوگ احتراماً کلیم بھائی کہتے تھے، میں نے بار ہا دیکھا کہ لوگ کسی ظلم کی بات کرتے ہوتے کلیم بھائی آجاتے لوگ فوراً خاموش ہو جاتے، اپنی کلاس میں وہ ذہین سمجھے جانے والے لوگوں میں تھے، آواز بھی بہت اچھی تھی، وہ شاعری بھی کرتے تھے اور اچھے مقرر بھی تھے ہمارے کالج میں ایک پورے صوبہ کا مقابلہ تھا اس میں انہوں نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا تھا، کلیم بھائی کو کلاس میں اس طرح کی گندی حرکتوں سے بہت اذیت ہوتی تھی، میں گھر میں والد صاحب سے ان کی شرافت کا ذکر کرتی، پاپا مجھ سے ان کو بھی گھر بلانے کو کہتے تھے، وہ روزانہ پھلت اپنے گاؤں سے کھتولی کے راستے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ ریل میرٹھ چھاونی اور پھر میرٹھ کالج سے اپ ڈاؤن کرتے، کبھی کبھی بیگم پل سے وہ کالج جاتے ہوئے پیدل ہمارے گھر کے سامنے سے گزرتے، ایک روز صبح میں نے ان کو آواز دے دی اور اپنے والد سے ملوایا، میرے والد ان سے مل کر اور خود میرے والد سے بہت متاثر ہوئے، ہماری کلاس کے زیادہ چھچھورے لڑکے اکثر میرٹھ کالج کے ہوسٹل میں رہتے تھے، رکشابندھن کا تیوہار آیا، کلیم بھائی ساڑھے آٹھ بجے ہمارے گھر آئے اور مجھ سے کہا ارم بہن کلاس کے گندے ماحول سے ہم لوگ عاجز ہیں چلو کچھ راکھیاں خرید لو اور ہوسٹل چلتے ہیں، میں نے پچیس راکھیاں خریدیں اور کلیم بھائی کے ساتھ ہوسٹل پہنچے اور ان تمام جاٹ اور چودھری اسٹوڈنٹ کو بھیا بھیا کہہ کر راکھیاں باندھ دیں، وہ لوگ بہت شرمندہ سے ہوئے اور ہماری کلاس کا ماحول بدل گیا، اس حکمت عملی نے مجھے بہت متاثر کیا میں نے پاپا ممی کو بھی بتایا، جس کی وجہ سے ہماری ممی پاپا ان کا بہت زیادہ احترام کرنے لگے، مجھے اردو زبان سیکھنے کا شوق تھا میرے پاپا کی بھی خواہش تھی کہ میں اردو پڑھوں، ان کا خیال تھا بلکہ وہ بہت زور دیکر کہتے تھے کہ اردو زبان سے اچھی اور شائستہ تہذیب آتی ہے، میں نے کلیم بھائی سے فرمائش کی وہ ہمیں اردو پڑھا دیں، انھوں نے وقت نہ ہونے کا عذر کیا، مگر انہوں نے اردو ڈپارٹمینٹ جا کر ایک صاحب مولوی مسرور کو تلاش کیا جو اردو میں ایم اے کر رہے تھے اور انکو تیار کیا کہ مجھے اردو پڑھائیں، وہ مجھے لائبریری میں آدھا گھنٹہ روز اردو پڑھانے لگے، مجھے اردو بہت جلد آ گئی، کلیم بھائی نے مجھے ''اسلام کیا ہے'' اور ''مرنے کے بعد کیا ہوگا'' پڑھنے کو دیں، مجھے ان کتابوں نے بہت متاثر کیا ''مرنے کے بعد کیا ہوگا'' نے میری نیند اڑا دی مجھ پر موت کے بعد کے عذاب کا سخت خوف تھا میں نے اپنا حال ان سے بتایا تو انہوں نے مجھے مرنے کے بعد کی عافیت کے لئے ایمان قبول کرنے کو کہا، میں نے پاپا سے مشورہ کیا انہوں نے مجھے سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنے کو کہا اور کہا کہ تم بڑی ہو گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، اپنی مرضی سے فیصلہ کر سکتی ہو، یکم جنوری ۱۹۷۷ء کو میں نے لائبریری میں ہی کلیم بھائی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا، الحمد للہ میرے والدین نے میرے اس فیصلہ پر کوئی اعتراض نہیں کیا، ۱۹۷۹ء میں بوا کے اصرار پر میں لندن چلی گئی اور ۱۹۸۴ء میں ایم ایس کر کے میرٹھ واپس آئی، کلیم بھائی کو میرے والد نے شادی کے سلسلہ میں اختیار دے دیا، الحمد للہ انہوں نے میرے لئے انتہائی موزوں رشتہ تلاش کیا اور دلی کے ایک سید گھرانے میں میری شادی ہوگئی، میرے شوہر ڈاکٹر عامر ڈی ایم ہیں اور اچھے نیورولوجسٹ ہیں وہ بہت دین دار خلیق انسان ہیں، جہاں رہے لوگ ان کی قدر کرتے ہیں ان کی شرافت سے مرعوب رہتے ہیں وہ اپنے فن میں بھی ماہرین میں شمار کئے جاتے ہیں۔

سوال اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے کیسا محسوس کیا؟

جواب اصل میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ میں اور ہمارا پورا گھرانہ خصوصاً ہمارے والد صاحب فطرتاً مسلمان تھے، مجھے اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا لگا جیسے صبح کا بھولا شام کو اپنے گھر آجاتا اور اس کو بڑی راحت محسوس ہوتی ہے۔

سوال لندن کے مغربی ماحول میں اپنے کو مسلمان سمجھ کر آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟

جواب لندن میں آنے کے بعد الحمد للہ ہم لوگ شریعت پر عمل کے سلسلہ میں زیادہ حساس ہوگئے ہیں، میرے شوہر نے یہاں آکر داڑھی رکھ لی ہے خود میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ مجھے بے پردگی سے کم از کم عریانیت سے سخت کراہت ہوگئی ہے، ہم دونوں الحمد للہ تہجد پابندی سے پڑھتے ہیں کم از کم شفاء کو اللہ کے ہاتھ ہونا اب ہمارے لئے حق الیقین ہوگیا، مسلمان مریض بھی خاصی تعداد میں ہمارے یہاں آتے ہیں مریض کو او۔ ٹی میں میز پر لٹا کر پہلے میں اسکو کلمہ پڑھواتی ہوں اسکو تسلی بھی دیتی ہوں اور یہ بھی سمجھاتی ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ موت واقع ہو جائے اسلئے اچھی طرح دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر لیجئے غیر مسلم مریض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں تو ہماری کلینک ایک روحانی شفاء خانہ بھی ہے، ہم دونوں کی میزوں پر بہت اچھا اسلامی لٹریچر رہتا ہے، جس میں سے اپنے اپنے حصہ کا ہر مریض لے کر جاتا ہے، اصل میں ہم نے مغرب کو بہت قریب سے دیکھا ہے، بے حیائی اور مادیت زدہ مغربی دنیا بے چین ہے اور ان میں اکثر لوگ زندگی کی لذت اور سکون سے محروم خودکشی کے کنارے کھڑے دکھائی دیتے ہیں، ان کی بے چینی اور اضطراب کا علاج صرف اسلام کی مقدس تعلیمات ہیں، کاش انکو اس نعمت سے آشنا کر دیا جائے۔

سوال: غیر مسلم مریضوں کو لٹریچر دینے سے کچھ دعوتی نتائج بھی سامنے آرہے ہیں؟

جواب: الحمد للہ ہم دونوں کی دعوت پر ان تیس سالوں میں دو سو بہتر لوگ مسلمان ہو چکے ہیں ہمارے سسر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے بیعت تھے اور وہ دلی سے امریکہ چلے گئے تھے میرے شوہر بھی ان کے ایک خلیفہ مولانا ولی آدم صاحب سے بیعت کا تعلق رکھتے ہیں، ہم لوگ اپنے لندن میں قیام کا مقصد اسلام کی دعوت سمجھتے ہیں، مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ میری بوا جو مجھے میرے ماں باپ سے زیادہ چاہتی تھیں انہوں نے ہمارے لندن آنے کے دو ماہ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور گزشتہ سال ان کا بہت اچھی ایمانی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے مصلّی پر انتقال ہوا۔

سوال: قبول اسلام کے بعد بھی آپ نے اسلام کے مطالعہ کا سلسلہ جاری رکھا؟

جواب: الحمد للہ کلیم بھائی نے مجھے اس پر زور دیا کہ میں روزانہ کا نصاب طے کر کے اسلام کا مطالعہ کروں، میں نے ارادہ کیا کہ اوسطاً ۵۰ صفحے روزانہ پڑھوں گی، مگر ۵۰ صفحوں کا نصاب تو مجھ سے نہیں ہو سکا البتہ اگر میں یہ کہوں کہ ان تیس سالوں میں میں نے ۲۵ صفحے روزانہ سے کم نہیں پڑھے ہوں گے تو ان شاء اللہ یہ بات بہت احتیاط کے ساتھ سچ ہوگی، میں نے ایک سو سے زائد سیرت کی کتابوں کو پڑھا ہے، حضرت مولانا علی میاں کی سب کتابیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا تھانویؒ کی ساری کتابیں تقریباً میں نے پڑھی ہیں، حضرت مولانا مودودی کو بھی میں نے پڑھا ہے، اس کے علاوہ لندن میں اسلام پر روز نئی کتابیں چھپتی ہیں، ہم لوگ عیسائیوں کے یہاں سے چھپنے والی کتابوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔

سوال: اس طرح تو آپ نے لاکھوں صفحات پڑھ ڈالے ہوں گے؟

جواب: الحمدللہ ۲۵ صفحات سے کم تو اوسط کسی بھی طرح نہیں رہتا، اس اوسط سے سال میں دس ہزار کے قریب صفحات ہو جاتے ہیں، شروع میں پڑھنے کا شوق نہیں تھا، کلیم بھائی نے مجھے زور دیا کہ زبردستی آپ کو نصاب پورا کرنا ہے، محسن کا حکم سمجھ کر میں نے چند ماہ زبردستی مطالعہ کیا اب یہ حال ہے کہ کھانا نہ کھا۔ نے سے ایسا نہیں لگتا جیسا مطالعہ نہ کرنے سے تشنگی محسوس ہوتی ہے، کئی بار نئی کتاب نہیں ملتی تو پرانی کتاب دوبارہ پڑھتی ہوں، اس طرح الحمدللہ ہمارے یہاں ایک اچھا کتب خانہ جمع ہوگیا ہے اور اس کا کچھ نہ کچھ حصہ ذہن میں بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

سوال: آپ کے کتنے بچے ہیں اور وہ کہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

جواب: میرے تین بچے ہیں بڑے بیٹے کا نام حسن عامر ہے اور چھوٹے کا حسین عامر ہے اور بچی کا نام فاطمہ زہراء ہے، دونوں بیٹے ڈیوز بری کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، حسن نے جس کی عمر دس سال سے زیادہ ہے حفظ مکمل کر لیا ہے اور عالمیت کا پہلا سال ہے، حسین کی عمر نو سال ہے اس کے سولہ پارے ہو چکے ہیں، فاطمہ ایک اسلامی اسکول میں دوسری کلاس میں پڑھ رہی ہے، ان کے والد نے اسکو قرآن حکیم گھر پر پڑھایا ہے، ہم دونوں نے پروگرام بنایا ہے کہ اپنے بچوں کو روزگار سے بے فکر کردیں گے اور اتنا نظم کردیں گے کہ ان کو کمانے کی فکر نہ رہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ زندگی کو دعوت کے لئے وقف کرسکیں۔

سوال: آپ نے اپنے والد اور والدہ کی فکر نہیں کی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: الحمدللہ میں نے اسی سال ایم ایس سی کیا، فارغ ہو کر میں ہندوستان آئی تو میں کلیم بھائی کو بلایا اور والد صاحب پر کام کرنے کی درخواست کی انہوں نے والد صاحب کو بہت سی کتابیں دیں حضرت مولانا علی میاں کی کتاب ''نبی رحمت'' نے ان کو بہت متاثر کیا۔

وہ اسلام سے تو پہلے سے ہی متاثر تھے مگر اتنی ہمت نہیں تھی کہ ایک مذہب میں رہنے اور خاندان کے لوگوں خصوصاً اپنے چچا جناب پیلو مودی صاحب اور انکے خاص دوست آر کے کرنجیا کی وجہ سے اکثر تنگ تھی، میری شادی ڈاکٹر عامر سے انہوں نے باقاعدہ اسلامی طریقہ بلکہ مسلمانوں کے طریقہ پر یعنی رواج کے مطابق کی اور خوب خرچ کیا، ظاہر ہے خوب خرچ کرنا خود اسلامی طریقہ نہیں ہمگر مسلمانوں نے اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے، ہم لوگوں کے پی جی، آئی ملازمت کے دوران ایک بار گومتی نگر میں ہمارے یہاں دو روز کے لئے آئے ہم دونوں نے چھٹی لے لی اور ان سے اسلام قبول کرنے پر اصرار کیا وہ شروع میں ٹلاتے رہے کہ رسم سے کیا ہوتا ہے؟ میں دل و دماغ سے تم لوگوں سے پہلے مسلمان ہوں، مگر میرے شوہر نے کہا: بلاشبہ اصل چیز تو دل و دماغ کا اسلام ہے اور ہم اسی کو اسلام کی روح مانتے ہیں مگر روح کے لئے جسم بھی ضروری ہے اگر جسم نہ ہو تو روح کس چیز میں پڑے گی آپ کلمہ پڑھ لیجئے وہ تیار ہو گئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا می بھی ان کے ساتھ تھیں پاپا کے مسلمان ہونے کے بعد ممی کو منانا ہمارے لئے آسان ہو گیا انہوں نے بھی کلمہ پڑھ لیا میرٹھ آ کر دو ماہ کے بعد انکو سخت ترین ہارٹ اٹیک ہوا ان کے دل کی دو والیں خراب ہو گئی تھیں ہم ان کو لکھنوء لے گئے مگر زندگی کا فیصلہ کرنے والا اپنا فیصلہ کر چکا تھا لکھنوء میں ہی ان کا انتقال ہو گیا اور وہیں تدفین ہوئی الحمدللہ آخری وقت ان کا ایمان کے لحاظ سے بہت اچھا تھا اور وہ اپنے اسلام پر حد درجہ اللہ کی تعریف اور شکر کرتے تھے۔

سوال: آپ کے بھائیوں کا کیا حال ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: مجھ سے چھوٹے بھائی طارق نے سی اے کیا اور ممبئی میں ایک بڑے کارخانہ میں منیجر ہیں ان کی شادی ممبئی کے ایک تبلیغی گھرانہ میں ہوئی ہے چھوٹے بھائی شارق نے ایم بی اے کیا ہے وہ لکھنوء میں ایک ہوٹل کے مینیجر ہیں، ان کی شادی میرے شوہر کی چھوٹی بہن راشدہ سے ہو رہی ہے، ابھی ۲۹ جون کو ان کا نکاح ہونا ہے انشاء اللہ۔

سوال: آپ کو خود اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور آپ خود دعوت کا کام کر رہی ہیں دعوتی زندگی میں آپ کا تاثر کیا ہے کہ کسی غیر مسلم کی ہدایت کے لئے کیا چیز سب سے زیادہ موثر ہوتی ہے؟

جواب: یوں تو یہ علم اور عقل کا زمانہ ہے بے چین اور بلکتی انسانیت کے لئے علم اور عقل کے پیمانے پر پورے اترنے والے مذہب کا تعارف ہی انسان کو حد درجہ متاثر کرتا ہے مگر میں اپنے قبول اسلام اور اپنے واسطے سے ہدایت پانے والے لوگوں کے حالات پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ آپ اپنی تقریری دعوت سے لوگوں کو قائل تو کر سکتے ہیں مگر اس درجہ متاثر کرنے کے لئے کہ ایک زندگی کے طریقہ پر رہنے والا آدمی مذہب تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جائے، اس کے لئے آپ کی دعوت کے ساتھ آپ کے کردار کی عظمت ضروری ہے، میں سمجھتی ہوں ہمارے گھرانہ کو مشرف باسلام کرنے بلکہ ہم دونوں کو دعوت پر کھڑا کرنے میں آپ کے ابی کی فطری شرافت اور مجسم دعوتی کردار سب سے اہم ذریعہ رہی، کتابوں کے ساتھ نبیوں کو بھیجنا خود میرے خیال میں بڑی دلیل ہے، انسان کو کتاب کے ساتھ افراد چاہئے یعنی قول کے ساتھ کردار کی ضرورت ہوتی ہے تب کہیں انقلاب برپا ہوتا ہے۔

سوال: شکریہ ارم پھوپھو! میں آپ کی بہت مشکور ہوں، آپ قارئین ارمغان کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟ خصوصاً ان قارئین میں مستورات بھی ہوتی ہیں، ان کے لئے کوئی خاص پیغام؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ارمغان کے واسطے سے میں قارئین بہنوں کی خدمت میں یہ درخواست پیش کروں گی کہ ایک مسلمان کی ذمہ داری پوری انسانیت تک اسلام کے پیغام کو پہنچانا ہے، اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی مکلّف بنایا گیا ہے، بلکہ اسلامی دعوت کی ترتیب تو تاریخ اسلام میں یہ ملتی ہے کہ اسلامی دعوت کی مدعو مردوں سے پہلے عورتیں ہیں، ہمارے نبی علیہ السلام ﷺ نے سارے رفقاء محسنین اور محرم راز مردوں کے ہوتے ہوئے غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد، اپنی دعوت کا سب سے پہلا مدعو اپنی رفیقہ حیات حضرت خدیجہؓ کو بنایا تھا، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورتوں کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہئے بلکہ مردوں سے زیادہ سمجھنا چاہئے، میدان دعوت میں غیر مسلم اقوام خصوصاً مغربی دنیا سے قریب ہو کران کو اس حقیقت سے بھی واقفیت ہوگی کہ جس مادیت اور عریانیت زدہ مغربی تہذیب کی چکا چوندھ سے ہم مرعوب ہو رہے ہیں اور اسکو ہم ترقی کی معراج سمجھ رہے ہیں، وہ کس درجہ پستی کا شکار ہے وہ بے چینی اور اضطراب میں خودخوشی کے دہانے پر کھڑی اسلامی تعلیمات کی کس قدر پیاسی ہے اور دین اسلام کی نعمت سے نواز کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کس قدر بڑا احسان کیا ہے۔

سوال: دل چاہتا تھا کہ آپ سے آپ کی تفصیلی دعوتی کارگذاری کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں مگر آپ کو جلدی جانا ہے، انشاء اللہ آئندہ ملاقات میں پھر استفادہ کیا جائے گا، بہت بہت شکریہ۔

جواب: ضرور، واقعی دعوتی زندگی میں بڑے تجربات اور ہدایت کے حیرت ناک واقعات ہم دونوں کی زندگی میں پیش آئے ہیں، انشاء اللہ اب کی ملاقات میں۔ فِیْ اَمَانِ اللّٰہ، اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اعمالکم۔

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان جولائی ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں مکین ایک خوش قسمت خاتون

محترمہ شہناز ﴿نومسلمہ﴾ سے ایک ملاقات

میری سب مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنا منصب پہچانیں اور غیر مسلموں سے رابطہ قائم کریں اور ساتھ ہی اپنے کردار کو اسلام سے آراستہ کریں اور اپنے آپ کو مجسم دعوت بنائیں اور اپنے عمل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرائیں۔ اگر ہمارے نبی ﷺ کا اسوہ لوگوں کے سامنے آ جائے تو لوگ ایکٹروں، لیڈروں، کھلاڑیوں کو آئیڈیل بنانے کے بجائے صرف اور صرف ہمارے نبی ﷺ کو آئیڈیل بنائیں گے، اس سے زیادہ پرکشش کوئی اور کردار ہو ہی نہیں سکتا دوسرے یہ کہ ریڈیو، ٹی وی اور میڈیا کے واسطے سے (حدود شریعت میں رہ کر) اسلام لوگوں تک پہنچایا جائے اور اس کے لئے تحریک چلائی جائے۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

شہناز : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اسماء : شہناز پھوپھو! الحمدللہ ہماری حاضری پیارے نبی ﷺ کے شہر میں ہوئی ہے، اس شہر مقدس کا حق ہے کہ یہاں نبوی ورد اور دعوت دین کا جذبہ حاصل کیا جائے، آپ ہمارے ارمغان سے واقف ہیں، کچھ زمانہ سے دعوتی جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش قسمت نومسلموں کے انٹرویو شائع کیے جارہے ہیں، ابی کی خواہش ہے کہ میں آپ سے کچھ باتیں کروں، تاکہ وہ باتیں آئندہ کسی شمارے میں شائع ہو جائیں مدینہ منورہ سے آپ کی باتیں ارمغان میں شائع ہونا بڑی برکت کی بات ہوگی۔

جواب: مجھ سے فون پر بھائی کہہ رہے تھے، ضرور میرے لئے بھی خوشی کی بات ہوگی، تاکہ اس عظیم اور مبارک کار دعوت میں میرا بھی حصہ ہو جائے۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیے؟

جواب: میں جموں شہر کے ایک پڑھے لکھے ملہوترا خاندان میں پیدا ہوئی میری پیدائش ۴ مئی ۱۹۷۵ء کو ہوئی میرے والد کل دیپ ملہوترا کامرس کے لیکچرر تھے، میری والدہ بہت شریف اور مصیبت زدہ خاتون تھیں کم عمری ہی سے وہ بیمار ہوگئی تھیں اور قسمت کی بات یہ ہے کہ شادی کے بعد بھی ان کو سکھ چین نہیں مل سکا میری عمر ۵ یا ۶ سال کی ہوگی کہ انکا انتقال ہوگیا میرے ایک بڑے بھائی تھے سندیپ ملہوترا انکی عمر ۱۰ سال تھی، ایک مرتبہ میری والدہ مجھے دریا میں ڈالنے کے لئے لے گئیں، ایک آدمی نے انکو دریا کے پل پر کھڑا دیکھا تو وجہ معلوم کی وہ بولیں میں اپنی اس بچی کو دریا میں ڈالنے آئی ہوں انہوں نے کہا کہ اگر میری طرح اس کا بھی مقدر خراب ہوا تو ساری زندگی مصیبت بھرے گی، اس سے تو اچھا ہے یہ بھی مرجائے اس آدمی نے انکی خوشامد کی اور سمجھایا کہ اس بچی کی تقدیر تو بہت اچھی ہوگی تم اس کی فکر نہ کرو اور اس کو دریا میں نہ ڈالو اس نے نہ جانے کس ہمدردی میں اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ میری والدہ نے مجھے دریا میں ڈالنے کا ارادہ ملتوی کر دیا، مجھے گھر لے آئی اور ایک سال بعد انکا انتقال ہوگیا میری والدہ کے انتقال کے ۶ ماہ بعد میرے والد نے دوسری شادی کرلی سوتیلی ماں (اللہ تعالیٰ ان کے احسان کا بدلہ عطا فرمائے) ان کا برتاؤ میرے ساتھ بڑا سخت تھا مجھ پر کام کا بہت بوجھ رہتا تھا، سخت حالات میں میں نے میٹرک پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، میرا گھر میرے لئے جیل بلکہ جہنم کی طرح تھا، میں گھر کے مظالم سے اس قدر تنگ آ گئی کہ کئی بار خودکشی کی ناکام کوشش کی ایک بار نیند کی بہت ساری گولیاں کھالیں، کئی بار پہاڑ پر چڑھ کر گرنے کی کوشش کی مگر میرے کریم اللہ کو مجھے نوازنا تھا اس لئے خودکشی کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی میری سوتیلی والدہ ہمارے والد صاحب کو میرے خلاف شکایت لگا کر بھڑکاتی رہتیں وہ مجھ پر ترس کھانے کے بجائے مجھے ڈانٹا کرتے، میں مندروں میں جاتی، مزاروں پر جاتی اور بجائے پوجا کے میں یہ سوال کرتی کہ مجھے بتاؤ میری اندھیری رات کی صبح کب ہوگی، ہوگی بھی یا نہیں؟ مگر وہ بے جان میرے سوال کا جواب کیا دیتے، کاش میں قرآن کی اس صدا کو جانتی تو ان بیجان چیزوں سے منہ نہ مارتی، میں آج قرآن حکیم پڑھتی ہوں تو خیال آتا ہے کہ قرآن کی یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ (سورة فاطر:۱۴)

اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر سنتے تو تم کو جواب نہیں دیتے اور قیامت کے دن منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھرانے کے اور کوئی خبر رکھنے والے کی طرح نہیں بتلائے گا۔

ایک روز میں نے ایک قبر میں مردے کو دفن ہوتے دیکھا تو میں اپنی سہیلی سے کہا کہ میری قبر ہی بنانا مجھے جلانا نہیں، میری سوتیلی ماں روز مجھے ڈانٹنے اور والد صاحب سے ڈنٹوانے کے لئے نئی نئی باتیں نکالتی تھیں، انہوں نے ایک روز مجھ پر پرس سے پانچ سو روپے نکالنے کا الزام لگایا، میری برداشت کی حد ہوگئی مجھے یہ بھی خیال آیا کہ انہوں نے آج مجھ پر چوری کا الزام لگایا ہے میرا وجود انکو گوارا نہیں نہ جانے کل کوئی اس سے بڑا الزام مجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لگا دیں، میرے پاس ۱۰۰ اروپئے تھے چند جوڑی کپڑے اور وہ روپئے لے کر میں نکل پڑی اور گھر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: میں نے اصل میں وہی بتانے کے لئے بات شروع کی ہے، میری سوتیلی ماں کا احسان ہے کہ ان کے مظالم ہی میری ہدایت کا سبب بنے، میرے کریم اور ہادی رب کے قربان، جس نے ظلم کے اندھیروں سے نکال کر مجھ پر رحمت اور ہدایت کی بارش فرمائی میں گھر سے نکلی تو ایک کپڑے بیگ میرے ہاتھ میں تھا، ہمارا گھر ایک تنگ گلی میں تھا میں گلی سے نکل رہی تھی میرے والد کالج سے آگئے وہ میرے برابر سے نکلے مگر انکی نگاہ مجھ پر نہیں پڑی ورنہ وہ مجھے اس طرح سامان کے ساتھ جاتا دیکھ کر واپس لے جاتے اور نہ جانے کیا کرتے، میں ریلوے اسٹیشن پہنچی گھر سے باہر کبھی نکلی نہیں تھی میں نے دہلی کا ٹکٹ لیا اور دہلی کی ٹرین میں بیٹھ گئی، مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کس ڈبہ میں بیٹھنا چاہئے، فوجیوں کے ایک ڈبہ میں چڑھ گئی ان بیچاروں نے لڑکی سمجھ کر جگہ دے دی گاڑی چلی ریزرویشن ٹی ٹی آیا فوجیوں کے ڈبے میں مجھے دیکھا تو ٹکٹ معلوم کرنے لگا برابر میں بیٹھے فوجی نے کہا یہ میری بہن ہے، یہ میرے اللہ کی مدد تھی اس فوجی نے بہن بنانے کے بعد سارے راستہ میرا بہن کی طرح خیال رکھا اوپر کی برتھ خالی کر کے اس پر سونے کو کہا اور بار بار تسلی دیتا رہا بہن تم فکر نہ کرو۔

میں آرام کے ساتھ دہلی پہنچی اسٹیشن سے باہر نکلی تو سامنے سی ٹی بس آتی دکھائی دی میں اس پر چڑھ گئی میری سیٹ کے آگے دو نوجوان لڑکے بیٹھے تھے، جو آپس میں باتیں کر رہے تھے، ان کی باتوں سے مجھے شرافت کا احساس ہوا میں نے ان سے کہا بھیا مجھے یہاں دہلی میں کوئی گرلس ہوسٹل بتا دو انہوں نے مجھ سے میرا پتہ معلوم کیا میں نے اپنا پتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتادیا وہ میری مشکل کو بھانپ گئے انہوں نے کہا گرلس ہوسٹل دور ہے آپ ایسا کریں کہ ہماری بہن سے مل لیں تھوڑی دیر وہاں آرام کریں وہ پڑھی لکھی ہیں، آپ کو گرلس ہوسٹل خود پہنچادیں گی، ان کے گھر میں کوئی مرد بھی نہیں ہے مجھے ان کی شرافت کی وجہ سے اطمینان ہوگیا وہ مجھے ساوتھ ایکسٹینشن اپنی بہن کے یہاں لے گئے ان کی بہن نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ناشتہ وغیرہ کرایا ایک دوروز اطمینان سے رہنے کو کہا اور اطمینان دلایا کہ میں خود آپکو اچھے ہوسٹل میں لے چلوں گی، ان کی بہن نے مجھے اپنے ایک عزیز عشرت صاحب سے ملنے کو کہا کہ ان سے ملنے کے بعد ہی میں ہوسٹل وغیرہ کا فیصلہ کروں، میں عشرت صاحب کے آفس گئی انہوں نے کچھ دیر بات کر کے اپنے آفس کی ایک عورت کو بلا کر انکے ساتھ اپنی بیوہ بہن کے پاس بھیج دیا، ان کے ایک عزیز عارف صاحب تھے جو ان کے یہاں آتے تھے، انہوں نے مجھے مورتی پوجا کے بارے میں سمجھایا، ان کی باتیں میری عقل کو بہت بھائیں اور مجھے مورتی پوجا بڑی حماقت لگنے لگی، ایک کے بعد ایک کئی مسلمانوں کے معاملات ان کی شرافت اور ایک جوان لڑکی کے ساتھ محتاط شرافت اور کچھ کچھ اسلامی تعلیمات کے تعارف نے مجھے اسلام کی طرف راغب کیا اور ایک روز میں نے عارف صاحب سے مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کی انہوں نے مجھے سمجھایا کہ ایمان ہر انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے مگر تم پریشان حال ہو ہمارے یہاں رہ رہی ہو کسی مجبوری یا ہماری تھوڑی سی ہمدردی کا بدلہ دینے کے لئے اسلام قبول کرنا ٹھیک نہیں لیکن سوچ سمجھ کر اپنی سب سے بڑی ضرورت جان کر اسلام قبول کرنا چاہتی ہو تو اس سے زیادہ ہمارے لئے خوشی کی بات اور کیا ہوگی کہ ہماری ایک بہن ہمیشہ ہمیشہ کی دوزخ کی آگ سے بچ جائے، میں نے بہت اطمینان اور خوشی سے اسلام قبول کرنے کو کہا انہوں نے مجھے کلمہ پڑھوایا میں نے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے میوات بھیج دیا۔

سوال میوات کے دیہاتی ماحول میں تو آپ کو بڑا عجیب سا لگا ہوگا؟

جواب ابتداء میں ذرا پریشانی ہوئی مگر بعد میں مانوس ہوگئی اسلامی تعلیم کے سلسلہ میں میرا وہاں رہنا بہت مفید ثابت ہوا، نماز وغیرہ الحمدللہ اچھی طرح یاد ہوگئی نو دس مہینہ میں کچھ قرآن شریف اور اردو پڑھنا بھی آ گئی۔

سوال مولانا جاوید اشرف ندوی سے آپ کی شادی کس طرح ہوئی؟

جواب میوات سے دہلی آئی تو عارف صاحب نے بارہ بنکی کے ایک لڑکے سے میرا رشتہ کر دیا وہ لڑکا دیندار نہیں تھا، میرے لئے اب دین ہی سب کچھ تھا میں نے ڈرتے ڈرتے عارف صاحب سے کہا کہ میرے لئے کسی دیندار لڑکے کو تلاش کریں، چاہے بالکل فقیر ہی کیوں نہ ہو، میری خواہش پر انہوں نے وہ رشتہ رد کر دیا، عارف صاحب نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے قومی آواز میں اشتہار دیا تھا وہ اشتہار مولانا (جاوید اشرف ندوی صاحب) نے دیکھا انکی شادی ہوگئی تھی مگر بد قسمتی سے بلکہ میری خوش قسمتی سے وہ شادی نبھ نہیں سکی اور طلاق ہوگئی ان کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا، اشتہار دیکھا تو بھائیوں کی مرضی کے بغیر عارف صاحب کے یہاں رشتہ کے لئے پہنچے شاید عارف صاحب نے انکی دوسری شادی کی وجہ سے یا میری محبت میں، یا اپنی بیٹی سے جوڑ نہ بیٹھنے کی وجہ سے میرے بارے میں بتایا اور مجھ سے شادی کرنے کو کہا اس دوران میں نے اپنی آپ بیتی اور قبول اسلام کی کہانی ''کڑوا سچ'' کتاب کے طور پر لکھ لی تھی عارف صاحب نے مولانا کو وہ کتاب دکھائی، مولانا کتاب دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی ملاقات ہوئی اور نسبت طے ہوگئی چند روز کے بعد ایک دن ظہر کی نماز میں میرا نکاح ہو گیا، مولانا مجھے اپنے گھر نہیں لے جا سکتے تھے، خاندان اور برادری کی مخالفت کا خوف تھا، اس لئے لکھنو لے گئے پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ایک اور ساتھی مفتی عبدالحمید صاحب کے پاس بمبئی لے گئے ان کے یہاں ایک سال رکھا، مفتی صاحب اور انکی والدہ نے میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا کہ حقیقی ماں اور بھائی بھی نہیں کر سکتے۔

سوال: آپ مدینہ منورہ کس طرح آئیں؟

جواب: میرے اللہ کے کرم کی ہوا چلی تھی کہ کرم پہ کرم ہوتا گیا مولانا صاحب (مولانا جاوید اشرف ندوی) کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوگیا مولانا نے کسی طرح مجھے عمرہ کے ویزے پر یہاں بلالیا اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ کی محبت عطا کی تھی میرا دل واپسی کو نہ چاہا اور سالوں تک غیر قانونی طور پر یہاں رہی میرے تین بچے اللہ نے مجھے مدینہ منورہ میں عطا کیے، مدینہ کی گلیوں میں کھو جانے کا مزہ میرے کریم اللہ نے مجھے چکھایا مولانا کی شکل میں مجھے اللہ تعالیٰ نے انتہائی نرم خو، حلیم، سلیم الطبع اور کریم النفس شوہر عطا کیا اس پر مدینہ منورہ کی رہائش عطا کر کے میرے سارے غم بھلا دیئے۔

سوال: حضرت مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ کے گھرانے سے آپ کا تعلق کیسے ہوا؟

جواب: ہمارے شوہر مولانا صاحب میں شرم بہت ہے کسی بڑے آدمی یا عالم سے ملتے ہوئے جھجکتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے یہاں کے بڑے عالم حضرت مفتی صاحب یہاں رہتے ہیں میں ان کے گھر گئی اور حضرت مفتی صاحت کی بیوی (امّی جان) سے ملی پہلی ملاقات میں میرے تعارف نے ان کو مجھ پر شفیق بنادیا انہوں نے حضرت مفتی صاحب سے میرا ذکر کیا مفتی صاحب پر غیر مسلموں میں دعوت کا بہت غلبہ ہوگیا تھا جس کی وجہ سے وہ آپ کے ابی مولانا کلیم صاحب سے بہت تعلق رکھتے تھے انہوں نے ہمارے شوہر کو بلوایا اور دونوں نے مجھے اپنی بہن بنالیا اور واقعی ماں باپ کی طرح میری سرپرستی فرمائی امی جان اب بھی ضعف کے باوجود میرے بچوں کے کپڑے اپنے ہاتھ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی کر پہناتی ہیں میں کسی کی دعوت کردوں تو کوئی چیز خود بنا کر لے آتی ہیں، وہ مجھ سے میرے بچوں سے کس قدر محبت کرتی ہیں میں بیان نہیں کرسکتی حضرت مفتی صاحب میرے پورے خاندان سے حد درجہ محبت فرماتے تھے، الحمدللہ حضرت کے گھر والے بیٹے بیٹیاں بھی مجھ سے بالکل بہنوں جیسا سلوک کرتے ہیں بلکہ سب بہنوں سے زیادہ میرا خیال کرتے ہیں۔

سوال: ہماری امی جان (دادی) بھی تو آپ کو بیٹی کہتی ہیں اور آپ کو بہت یاد کرتی ہیں ان سے آپ کا تعلق کس طرح ہوا؟

جواب: آپ کے ابی مولانا کلیم صاحب سے میرے شوہر مولانا جاوید صاحب کے کچھ تعلقات تھے ایک بار وہ والدہ کو لیکر عمرہ کے لئے آئے میں ان سے ملنے گئی اور مدینہ کا مکین ہونے کی وجہ سے کچھ ضیافت کی کوشش کی ان کو مجھ سے محبت ہوگئی، میں تم کو تجربے کی بات بتاتی ہوں، خدمت میں اللہ نے بڑی تاثیر رکھی ہے، آدمی اگر خدمت کا عادی ہو تو پتھر جیسے دل میں بھی جگہ بنا لیتا ہے، مجھے اپنے بڑوں کی خدمت کا پیدائشی شوق ہے، کسی بڑے کے کپڑے دھونے، اس کے سر پر مالش کرنے، یا پاؤں وغیرہ دبانے میں بہت مزہ آتا ہے، بوڑھی عورتوں کو تو خدمت کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور بڑوں کا کیا ذرا سی دیر میں کلیجہ سے دعائیں دینے لگتے ہیں اگر ذرا سا آرام قربان کر کے آدمی کسی خدمت کرلے تو پھر ان دعاؤں سے دنیا اور آخرت بنتی ہے، میں نے بڑوں کی دعاؤں میں بڑی تاثیر دیکھی ہے۔

سوال: مدینہ منورہ میں پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں میں نے سنا ہے آپ کا کوئی دور کا جاننے والا یا ملنے والا آجائے ایک پاؤں پر آپ اس کے لئے کھڑی ہوجاتی ہیں پانچ چھوٹے چھوٹے بچے اور آپ ٹیوشن بھی پڑھاتی ہیں کیا آپ تھکتی نہیں ہیں؟

جواب: میرے اللہ نے مجھے مدینہ منورہ کی سکونت کا شرف بخشا ہے، یہاں کے پانی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضاء میں اکرام ضیف اور مہمانوں کی خاطر داری رکھی ہے، ہم غیر اختیاری طور پر مجبور ہوتے ہیں کہ مدینہ کے مہمانوں کی خدمت اور ضیافت کا مزہ لیں میرے دل میں آتا ہے کہ ہمارے رسول ﷺ کے مہمان ہیں اور آپ ﷺ تک ہمارے حالات پہنچتے ہیں اپنے مہمانوں کی ضیافت سے آپ کس قدر خوش ہوتے ہوں گے جب یہ بات ہو تو تھکن کا کیا مطلب، میری پیاری اس خیال سے بھی خوشی اور مزہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے مہمانوں کی ضیافت اور خدمت کا شرف مل رہا ہے، میں تو بچوں کی خدمت بھی اللہ کا حکم سمجھ کر کرتی ہوں اور ٹیوشن اپنے شریف اور مسائل کے بوجھ تلے دبے ہوئے شوہر کا بوجھ کم کرنے کے لئے پڑھاتی ہوں، مجھے الحمدللہ اس نیت کی وجہ سے ہر کام میں مزہ آتا ہے، کرنے کے بعد فرحت ہوتی ہے، واقعی ہمارے دین نے ہمیں نیت کو خالص کرنے کا حکم دے کر احسان کیا ہے، نیت ٹھیک ہو تو ہر چیز میں مزہ ہے۔

سوال: سنا ہے آپ مدینہ منورہ سے جانا پسند نہیں کرتیں یہاں پر روزگار وغیرہ کے مسائل بھی بہت ہوئے اور دوسری جگہوں سے بلاوے بھی بہت آئے؟

جواب: اصل میں مدینہ جس نے دیکھ لیا وہ جنت کے علاوہ کہیں جانا چاہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میری خواہش اور آخری تمنا ہے کہ بقیع پاک کی خاک مجھے مل جائے، تم بھی دعاء کرنا (روتے ہوئے) میں یہاں کے کبوتروں کو دیکھتی ہوں تو دعاء کرتی ہوں کہ یا اللہ آپ نے بقیع پاک کے دانے ان کو مقدر کر دیئے میرے لئے اپنے نبی ﷺ کے قدموں کی یہ خاک مقدر فرما دیجئے۔

سوال: آپ نے اپنے گھر والوں کی کچھ خیر خبر نہیں لی، انہوں نے آپ کو تلاش بھی نہیں کیا؟

جواب: شاید انہوں نے تو مجھے تلاش نہیں کیا، اصل میں انہوں نے تو یقین کر لیا تھا کہ میں نے خودکشی کر لی ہے، گذشتہ سال سے میرے والد اور بھائی سے میرا رابطہ ہوا ہے، یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں جموں کے ایک طالب علم پڑھتے تھے انہوں نے میرے والد کو میرا پتہ بتا دیا وہ بے چین ہوگئے میں ویزا لگوانے ہندوستان گئی تھی جب ہی جھجک کر بار بار ہاں اور نہ نہ کر کے ایک جگہ میری ان سے پرانی دہلی میں ملاقات ہوگئی، وہ بہت روئے اور جب میں نے سارے حالات بتائے تو وہ بہت نادم ہوئے، اب وہ مجھے دوسرے تیسرے روز فون کرتے ہیں، مولانا جاوید اشرف اور میں نے ان کو اسلام کی دعوت بھی دی ہے انہوں نے بت پرستی چھوڑ دی ہے، ہم لوگوں نے آپ کے ابی مولانا کلیم صاحب سے درخواست کی ہے بلکہ انھوں نے خود ہی ان کا پتہ لیا ہے، انہوں نے اپنے ساتھیوں کو لگایا ہے اور امید دلائی ہے کہ وہ انشاء اللہ ضرور اسلام قبول کرلیں گے۔

سوال: آپ کی سوتیلی والدہ حیات ہیں؟ ان سے بھی کوئی رابطہ کیا؟

جواب: ہاں وہ بھی زندہ ہیں ان سے بھی میں نے فون پر ایک بار بات کی وہ بہت معافی مانگ رہی تھیں، مگر میں اپنی قسمت کے بننے اور غم کے اندھیرے کی صبح ہونے میں سب سے بڑا احسان ان ہی کا مانتی ہوں کہ ان کے مظالم ہی میری ہدایت کا ذریعہ بنے، میں نے ملتزم پر اور ہر خاص موقع پر اپنے ایک بڑے محسن کی طرح ان کے لئے دعائیں کی ہیں، میرے اللہ کی عجیب شان کہ ان کے سارے مظالم مجھے آخری درجہ کے احسان لگتے ہیں، ان کے لئے میں بلک بلک کر ہدایت کی دعائیں کرتی ہوں، گذشتہ حج کے موقع پر عرفات میں میں نے سب سے زیادہ ان کے لئے ہدایت کی دعاء مانگی۔

سوال: بچوں کی تعلیم کے لئے آپ کا کیا ارادہ ہے؟

جواب: یہاں سعودی عرب کے اسکولوں میں تربیت کا نظم بہت عجیب ہے، ہمارا ارادہ ہے کہ ہمارا ایک ایک بچہ داعی بنے اور دین کی خدمت کرے، الحمد للہ میں نے بھی حضرت مفتی عاشق الٰہی کی تفسیر ''انوار البیان'' کا ہندی ترجمہ حضرت کی حیات میں شروع کیا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کی یہ خدمت مجھ سے لے لے، اس لئے ہم لوگ مدرسہ سے زیادہ گھر پر انکی تعلیم وتربیت کی فکر میں ہیں

سوال ارمغان کے واسطے سے آپ مسلمانوں کے لئے کچھ پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب میں درخواست ہی کر سکتی ہوں کہ وہ اپنا منصب پہچانیں اور غیر مسلموں سے رابطہ قائم کریں اور ساتھ ہی اپنے کردار کو اسلام سے آراستہ کریں اور اپنے آپ کو مجسم دعوت بنائیں اور اپنے عمل سے حضور اقدس ﷺ کا تعارف کرائیں، اگر ہمارے نبی ﷺ کا اسوہ لوگوں کے سامنے آجائے تو لوگ ایکٹروں، لیڈروں، کھلاڑیوں کو آئیڈیل بنانے کے بجائے صرف صرف ہمارے نبی کو آئیڈیل بنائیں گے، اس سے زیادہ پر کشش کوئی اور کردار ہو ہی نہیں سکتا دوسرے یہ کہ ریڈیو، ٹی، وی اور میڈیا کے واسطے سے (حدود شریعت میں رہکر) اسلام لوگوں تک پہنچایا جائے اور اس کے لئے تحریک چلائی جائے۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے دین کی دعوت کے لئے قبول کرلیں اور مجھ سے کچھ کام لے لیں بس میری یہی حسرت ہے کہ میں اور میری نسلیں دین کی خدمت خصوصاً دین کی دعوت کے لئے قبول ہو جائیں، ہمارے بعض متعلقین کہتے ہیں کہ تم لوگ اتنے دنوں سے مدینہ میں رہتے ہو گھر بھی نہیں بنایا؟ میں اکثر ان سے کہتی ہوں کہ ہم مدینہ میں بقیع پاک کا پیوند بننے کے لئے پڑے ہیں، دنیا بسانے کے لئے تو ہم پیرس جاتے یا نیویارک جاتے یہ ان کے جواب کے لئے کہتی ہوں، ورنہ میرا خیال ہے کہ دنیا کی زندگی کا مزہ اور راحت بھی مدینہ منورہ کی زندگی میں ہے، پیرس کے لوگوں کو اس کی خاک بھی نصیب نہ ہوگی۔

سوال بہت بہت شکریہ شہناز پھوپھو! آپ ہمارے لئے بھی دعاء کیجئے، آپ پر تو بڑا رشک آرہا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: پیاری اسماء تمہارا نام کب سے سنتے اور امغان میں پڑھتے تھے تم کو دیکھنے کو آنکھیں ترستی تھیں، ہم تم پر رشک کرتے ہیں، ہم مدینہ منورہ میں رہ رہے ہیں، ہمیں نبی اکرم ﷺ کے شہر میں رہنا نصیب ہو گیا ہے مگر تم تو نبی اکرم ﷺ کا کام بلکہ محبوب ترین کام کر رہی ہو، اللہ تعالیٰ آمیں اور برکت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ تم کو مدینہ منورہ بلکہ حرمین شریفین کی بار بار زیارت خاص قبولیت اور برکت کے ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان ڈسمبر ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

محترمہ سلمٰی انجم صاحبہ ﴿مدھوگویل﴾ سے ایک ملاقات

ہماری زندگی اسلامی کردار کا نمونہ ہونی چاہئے اسلام کی ہر ادا میں کشش ہے، دیکھئے پچاس سے زائد افراد پر مشتمل خاندان کی ہدایت کا ذریعہ صرف عبدالرحمٰن صاحب کے وعدے پر چٹکی جمع کرنے کا عمل ہوا بلکہ ہمارے واسطے سے مسلمان ہونے والے سبھی لوگوں کا ذریعہ ان کا ایک اسلامی عمل ہوا۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء ذات الفوزین : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سلمٰی انجم . وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال آپ کی خدمت میں قارئین ارمغان کے لئے کچھ ضروری باتیں کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔

جواب میرے لائق جو خدمت ہو میرے لئے لائق سعادت ہے۔

سوال برائے کرم اپنا مختصر تعارف کرائیں۔

جواب میرا نام اب الحمدللہ سلمٰی انجم ہے میرا پہلا نام مدھوگویل تھا، میں غازی آباد کے ایک بہت مذہبی ہندو گویل خاندان میں پیدا ہوئی میرے والد لالہ سنگل سین گویل ایک معمولی سبزی کے تاجر تھے اور میرے بچپن میں انتقال کر گئے تھے میری پرورش میری والدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلاش وتی اور بڑے بھائی بابو جگدیش گویل کے زیر سایہ ہوئی ہم لوگ غازی آباد کے قریب گلدھر گاؤں میں رہتے تھے میری والدہ ماجدہ جن کا اسلامی نام ام نسیم ہے اور میرے سب سے بڑے بھائی بابو جگدیش جن کا اسلامی نام کلیم غازی ہیں اور دوسرے بھائی ہیم کمار جو الحمدللہ اب مولانا نسیم غازی ہیں میری چھوٹی بہن بھی جس کا نام اب اسماء ہے اپنے پورے خاندان کے ساتھ الحمدللہ مسلمان ہیں، میری تین بڑی بہنیں مسلمان نہیں ہوئیں جن میں ایک حیات ہے اُن کا نام لجا ہے اور دو راجیشوری اور لیلیٰ وتی کا انتقال ہو گیا ہے۔

سوال اپنے خاندان کے اسلام لانے کے سلسلہ میں ذرا بتائیے؟

جواب میرے بڑے بھائی بابو جگدیش بڑے مذہبی ہندو تھے اور انہیں ہندو مذہب کی بڑی گہری معلومات تھیں، اسلام اور مسلمانوں سے ان کو بڑی نفرت سی تھی، مسلمان کے یہاں سے سبزی لینا بھی وہ پسند نہیں کرتے تھے اور اگر خریدتے تو بہت دھو کر پکواتے تھے، وہ غازی آباد نگر پالیکا میں چنگی انسپکٹر تھے وہ ہندو مذہب کو اپنے مالک کو خوش کرنے اور اس تک پہنچنے کا سہارا سمجھتے تھے وہ مذہب سے بہت عقیدت کا تعلق رکھتے، ایک روز وہ ایک چنگی پر جانچ کے لئے گئے، دوپہر کا وقت تھا، غازی آباد بھٹے کے ایک مسلمان جناب عبدالرحمن صاحب جو چوڑیوں کا کاروبار کرتے تھے کسی ہفتہ واری بازار میں دوکان لگانے کے لئے چوڑیاں لے کر آئے مگر ان کے پاس چنگی کے پیسے نہیں تھے، انہوں نے چنگی پر آ کر درخواست کی کہ میں شام کو واپسی میں چنگی کے پیسے دے دوں گا مجھے شام پانچ بجے تک کی مہلت دیدی جائے، بابو جی نے کہا کہ واپسی پر بھی کوئی چنگی دیتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بابو جی مسلمان دیتے ہیں، بابو جی کو یہ بات لگ سی گئی اور وہ باوجود دوسری جگہ کے تقاضوں کے شام تک وہیں بیٹھ گئے کہ دیکھتا ہوں مسلمان کس طرح چنگی دیتا ہے، عبدالرحمن صاحب وقت سے قبل گاہکوں کی بھیڑ سے دوکان سمیٹ کر پانچ بجے سے ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منت قبل چنگی پر آئے اور چنگی جمع کرادی، بابو جی ان کے اس ایفائے وعدہ سے متاثر ہوئے اور پھر ان سے دوستی کرلی، حقیقت یہ ہے کہ ایفائے وعدہ کا یہ اسلامی انداز ہی ہمارے خاندان کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا بابو جی نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا گھر آئے ایک سنجیدہ مسلمان جناب قاضی جمیل صاحب بابو جی کو مل گئے، انہوں نے بابو جی کو اسلامی لٹریچر مہیا کیا اور ساتھ میں چھوٹے بھائی نسیم غازی کو بھی قریب کیا، بابو جی اسلام کے مطالعہ سے بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے دوستوں اور عزیزوں سے اسلام کی تعریف شروع کی اور اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، انہوں نے ان کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر چھوٹے بھائی (ہیم کمار) مولانا نسیم غازی نے اسلام قبول کرلیا، اس دوران لوگوں نے دباؤ دینے اور اسلام سے باز رکھنے کے لئے ایک جھوٹے قتل کے مقدمہ میں پھنسادیا، مقدمہ شروع ہوا غازی آباد کا ایک بڑا بدمعاش صادق تھا اس کو معلوم ہوا کہ مقدمہ کی تاریخ ہے اور لوگ جھوٹی گواہی دینے آئیں گے، وہ عدالت کے باہر چاقو وغیرہ لے کر بیٹھ گیا کہ جو جھوٹی گواہی دینے آئیگا آج اپنا انجام دیکھے گا اس کے ڈر کی سے لوگ گواہی دینے نہیں آئے، مقدمہ میں بابو جی بری ہوگئے صادق کی اس ہمدردی سے بابو جی اور بھی متاثر ہوئے اور انہوں نے بھابھی اور بچوں سے مشورہ کیا اور پورا خاندان مشرف با اسلام ہوگیا پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں جس میں تین بلریا گنج سے عالم ہیں سب مسلمان ہوگئے، مولانا نسیم غازی جس وقت مدرسۃ الفلاح بلریا گنج میں پڑھتے تھے انہوں نے گھر والوں پر بہت کام کیا انکی کوشش سے میری چھوٹی بہن اسماء مسلمان ہوئیں اور انکی شادی اعظم گڑھ کے ایک معزز خاندان میں ہوئی ان کے شوہر جامعہ میں ایک بڑے عہدے پر ہیں، اس کے بعد نسیم بھائی والدہ اور مجھ پر بہت محنت کرتے رہے وہ بڑے درد بھرے خطوط ہمیں لکھتے تھے انکا ایک درد بھرا خط ''نومسلم بیٹے کا اپنی ماں کے نام خط'' کے عنوان سے شائع بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا چند سالوں کی فکر اور کوشش سے میری والدہ بھی مسلمان ہو گئیں۔

سوال: آپ اپنے اسلام کے سلسلہ میں کچھ بتایئے؟

جواب: میں اپنے بارے میں بتانے جارہی ہوں مجھے بچپن سے اسلام سے بڑی چڑ تھی اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہمارے علاقہ اور غازی آباد کے اکثر علاقے میں مسلمانوں کو دیکھتی تھی کہ وہ بہت گندے رہتے ہیں اور انکے گھر بھی بہت گندے ہوتے ہیں نسیم بھائی جب بھی غازی آباد آتے ایک گھنٹہ مجھے سمجھاتے مجھے انکا سمجھانا بہت برا لگتا کبھی کبھی میں کانوں میں انگلیاں دے لیتی کبھی روئی لگا لیتی ان کی طرف پیٹھ پھیر کر دیوار کی طرف منھ کر کے لیٹ جاتی مگر وہ کہتے رہتے، ایک بار وہ مجھے اعظم گڑھ لے گئے وہاں میں نے بہت سلیقہ اور صفائی کا خیال رکھنے والے خاندانی مسلمانوں کو دیکھا غازی آباد کے ابراہیم خاں کے گھر مجھے لے گئے ان کے گھر کی عورتوں سے میں متاثر ہوئی وہ دس سال تک مجھے سمجھاتے رہے کبھی وہ رونے لگتے مجھے اسلام کی باتیں تو سمجھ میں آتی تھیں مگر میں گندے مسلمانوں میں شامل ہونا نہیں چاہتی تھی، مجھے ڈر رہتا کہ ان مسلمانوں میں خاص طور پر عبدالرحمٰن صاحب کے بیٹے سے میری شادی کردی جائے گی اسلئے میں مسلمان ہوتے ہوئے ڈرتی تھی ایک بار میں اعظم گڑھ گئی ہوئی تھی نسیم بھائی میری خوشامد کرتے تھے ایک روز انکی ڈبڈبائی آنکھیں دیکھ کر میرا دل بھر آیا میں نے کہا بھیا تم کیا چاہتے ہو، انہوں نے کہا مدھو بہن اسلام کا کلمہ پڑھ کر ہمیشہ کی آگ سے بچ جاؤ میں نے کہا اچھا پڑھاؤ اور میں نے کلمہ پڑھا اور اسلام قبول کرلیا نسیم بھائی کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی وہ خوشی میں مجھے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اس لئے کہ تقریباً دس سال کی متواتر کڑھن، لگن اور مسلسل دعوتی کوشش کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھولا یہ تقریباً اٹھائیس سال پرانی بات ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آپ کی شادی کس طرح ہوئی؟

جواب شادی کے سلسلہ میں میری کچھ شرائط تھیں ایک زمانہ تک سخت ترین مذہبی ہندو رہنے کی وجہ سے فوراً ذہن سازی نہیں ہوسکی تھی، اس لئے میری پہلی شرط تھی کہ میں کسی ڈاڑھی والے شخص سے شادی نہیں کروں گی، لڑکا الگ رہتا ہو، زیادہ بھائی بہن وغیرہ نہ ہوں یعنی بڑا خاندان نہ ہو مجھے ابھی اسلام قبول کئے ہوئے تقریباً ایک سال ہوا تھا حکیم علیم الدین سنبھلی نے ہمارے شوہر محمود صاحب سے شادی کے لئے کہا وہ اس وقت روزگار کے لئے کھتولی سے پھلت آکر رہنے لگے تھے، انہوں نے اپنی والدہ سے مشورہ کیا اور پھر کھتولی بھائیوں سے مشورہ کرنے کے لئے گئے وہاں آپ کے دادا حاجی محمد امین صاحب انکے خاندان کے بزرگ تھے انہوں نے تائید کی غازی آباد آگئے کہ رشتہ پکا کریں گے اور اشارے سے آپ کے ابی (مولانا کلیم صاحب) کو دعوت دیتے آئے، رشتہ پر آمادگی دیکھ کر لوگوں کا مشورہ ہوا کہ نکاح کر دیا جائے اصل میں انکو میری طرف سے اطمینان نہیں تھا بہر حال سادگی سے نکاح ہوگیا عزیزوں اور گھر والوں میں سے صرف آپ کے والد (کلیم بھائی) شادی میں شریک ہوئے دو ماہ بعد ہمارے بھائی اور والدہ نے مجھے سادگی سے میرے شوہر کے ساتھ اس طرح رخصت کر دیا جیسے کئے سال کی شادی شدہ لڑکی کو رخصت کر دیتے ہیں۔

سوال آپ کو اب کیسا محسوس ہوتا ہے، محمود چچا جان نے تو اتنی اچھی داڑھی بھی رکھ لی ہے؟

جواب مجھے بہت اچھا محسوس ہوتا ہے، میرے شوہر محمود صاحب ایک اچھے شوہر ہیں ایک مثالی مسلمان ہیں، مجھے ان کے ساتھ شادی پر فخر ہے، میں اس پر اللہ کا شکر کرتی ہوں، ان کی ڈاڑھی مجھے بہت اچھی لگتی ہے بلکہ اب مجھے اسلام کی ہر چیز بہت اچھی لگتی ہے، میرے خاندان کے اکثر لوگوں کے ڈاڑھیاں ہیں، بڑے بھائی، بابو جی مرحوم تو بہت بہادر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان تھے، ہندو کے کے محلہ میں رہتے تھے بابری مسجد کے قضیہ اور اس سے قبل غازی آباد میں بارہا فسادات ہوئے مسلمان دوستوں کے فون آتے تھے کہ ہم آپ کو لینے آرہے ہیں، ان حالات میں آپ کا ہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے، بابو جی بڑے اعتماد سے جواب دیتے اگر آپ اطمینان دلادیں کہ مسلمانوں کے محلہ میں ملک الموت نہیں آسکتے اور ہندوؤں کے محلہ میں موت وقت سے پہلے آجائے گی تو میں آنے کو تیار ہوں اور موڑھا بچھا کر سڑک پر بیٹھ کر مشروع حلیہ میں اخبار پڑھنے بیٹھ جاتے ان کا ایمان بڑا قوی تھا۔

قبول اسلام کے بعد ہمارے خاندان کو ہندوؤں نے بڑی دھمکیاں بھی دیں اور بڑے لالچ بھی دیئے، رام گوپال شال والا وغیرہ بارہا ملنے آئے اور کروڑوں روپے کی پیش کش کی کہ آپ کسی بھی شرط پر اسلام سے باز آجایئے، مگر انہوں نے حق کے مقابلہ پر لالچ اور خوف کو ٹھکرادیا اور زندگی بھر نہ صرف خود مضبوط مسلمان رہے بلکہ ان کی وجہ سے اللہ نے خاصے لوگوں کو ہدایت دی، میرے دوسرے بھائی مولانا نسیم غازی بھی جو الحمد اللہ ملک کے مشہور داعی ہیں انسانی رشتہ کے بھائیوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے بغیر کسی سیاسی فکر اور لالچ کے مخلصانہ دعوت پر زور دیتے ہیں الحمد اللہ اس کا فائدہ جماعت اسلامی کے لوگوں کو بھی ہوا ہے، خاصے لوگ ان کی دعوت سے مشرف با اسلام ہوئے ہیں۔ الحمد اللہ

سوال ۔ اگر خدانخواستہ آپ کو ہدایت نہ ملتی تو؟

جواب ۔ اگر خدانخواستہ مجھ کو ہدایت نہ ملتی اس تصور سے بھی کانپ جاتی ہوں، میرا رواں رواں کانپ جاتا ہے، دیکھیئے ابھی میرا حال خراب ہو رہا ہے میری دو بہنیں اسلام کے بغیر دنیا سے چلی گئیں وہ اسلام کے قریب ہوگئی تھیں، مگر انکے مقدر میں ہدایت نہیں تھیں، میرے والد بھی اسلام سے محروم دنیا سے رخصت ہوئے، جب میں سوچتی ہوں تو نیند اڑ جاتی ہے اور کبھی کبھی مسلمانوں پر مجھے بہت غصہ آتا ہے، دس سال تک میں صرف اسلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان نہیں ہوئی کہ میں جن اکثر مسلمانوں کو دیکھتی تھی وہ بہت گندے رہتے تھے ان کا رہن سہن اور ماحول جن میں چوری چکاری جوا اور جہالت ہے، میرے لئے حجاب بنا رہا، اگر مسلمان اسلام پر حقیقت میں عمل کرتے تو میری بہنیں اور والد ایمان سے محروم نہ جاتے۔

سوال: چچی جان اچھا یہ بتائیے آپ گوشت نہیں کھاتی مگر آپ مرغ اور گوشت اس قدر لذیذ بناتی ہیں آپ کو کیسا لگتا ہے؟

جواب: میرے شوہر محمود صاحب ایک اچھے مسلمان شوہر ہیں، میں کچھ نماز ذکر وغیرہ تو زیادہ نہیں کر پاتی اپنی عبادت یہی سمجھتی ہوں، کہ میں ایک اچھی مسلمان بیوی بنوں، میں نے اپنے آپ کو اپنے شوہر کے لئے بالکل وقف کر دیا ہے، وہ گوشت کے بہت شوقین ہیں ،اس لئے مجھے گوشت بنانے کا شوق ہو گیا ہے میں گوشت کھانے کے حکم کو اللہ کی نعمت سمجھتی ہوں میں نے اپنے بچوں کو ترغیب دے کر گوشت کا شوقین بنایا ہے، میں کوشش کے باوجود نہیں کھا پاتی تو اسے اپنی معذوری بلکہ محرومی سمجھتی ہوں۔

سوال: ماشاء اللہ آپ نے اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی ہے عائشہ بھابھی صفیہ بھابھی اور سلمان بھائی آپ کے تینوں بچے بہت سعادت منداور نیک مسلمان ہیں آپ نے ان کی کس طرح تربیت کی۔

جواب: بچوں کی تربیت میں مجھ سے زیادہ ان کے والد کا ہاتھ ہے وہ بہت اچھے اور سچے مسلمان ہیں، اکثر غیر مسلم کے محلہ میں رہے مگر پڑوسیوں کے محبوب رہے اور جب محلہ چھوڑ کر آئے تو ہندوؤں نے روتے ہوئے رخصت کیا پکی مہری محلہ میں ایک چھوٹے مکان میں ہم ایک زمانے تک رہے مالک مکان ایک انتہائی مذہبی ہندو تھا، رام کشور نام تھا دو مضامین میں ایم، اے تھا مگر وہ ہمارے شوہر کے اخلاق و ہمدردی سے حد درجہ متاثر تھا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی طرف مائل ہوگیا تھا کہتا تھا محمود صاحب جس قدر دیوتاؤں کی پوجا کرتا ہوں حال خراب ہوتا جاتا ہے سوچتا ہوں یہ جھوٹے بھگوان چھوڑ دوں اور آپ کی طرح ایک سچے مالک کا ہو جاؤں اس کے مقدر میں ہدایت نہیں تھی بے چارہ محروم دنیا سے چلا گیا میں نے بچوں کو مسلمان بنانے کی فکر کی اور بچپن سے نماز پڑھنے کے وقت ان کے سر رہتی تھی غیر مسلمانہ عادتوں سے بچنے کو کہتی تھی مجھے اسلام قبول کرنے کے بعد جس طرح پہلے مسلمان برے لگتے تھے غیر مسلم برے لگنے لگے اس لئے میں باوجود غیر مسلموں کے محلّہ میں رہنے کے، بچوں کے لئے یہ پسند نہیں کرتی تھی کہ وہ غیر مسلم بچوں سے دوستی کریں بلکہ ان کے ساتھ کھیلیں۔

سوال آپ کے ہندو عزیزوں سے اب کیسے تعلقات ہیں؟

جواب اسلام قبول کرنے سے پہلے ہم لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی نہیں تھی ہم لوگ غریبی کی زندگی گزارتے تھے مگر اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ نے ہم کو سب کچھ دیا ہمارے بھائیوں اور بھانجوں نے اپنے ہندو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اب وہ لوگ ملتے جلتے ہیں اور شادی غمی میں شریک ہوتے ہیں ہم سے تعلقات بنائے رکھنا ان کی ضرورت بن گئی ہے، نسیم بھائی فائدہ اٹھا کر ان پر کام کر رہے ہیں۔

سوال ارمغان کے واسطے سے آپ مسلمانوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ مسلمان گندے نہ رہیں اس کی وجہ سے لوگ اسلام میں آنے سے رکتے ہیں، اسلام نے پاکی اور صفائی کو کس قدر اہمیت دی ہے، ہمیں تو دنیا کو صفائی اور پاکی کا سلیقہ سکھانا چاہیے، ہماری زندگی اسلامی کردار کا نمونہ ہونی چاہئے اسلام کی ہر ادا میں کشش ہے، دیکھئے پچاس سے زائد افراد پر مشتمل خاندان کی ہدایت کا ذریعہ صرف عبدالرحمٰن صاحب کے وعدے پر چنگی جمع کرنے کا عمل ہوا بلکہ ہمارے واسطے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے والے سبھی لوگوں کا ذریعہ ان کا ایک اسلامی عمل ہوا افسوس ہم خود گندے رہتے ہیں اور کم از کم ہندوستان میں گندگی مسلمانوں کی شناخت سمجھی جانے لگی ہے، ہمیں اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سوال: بہت بہت شکریہ سلمیٰ چچی جان آپ ہمارے لئے دعاء کیجئے۔

جواب: ضرور، آپ بھی میرے لئے دعاء کریں آپ اللہ کی نیک بندی ہیں۔

اللہ حافظ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان فروری ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

محترمہ حلیمہ سعدیہ صاحبہ ﴿نومسلمہ﴾ سے ایک ملاقات

میرا خیال یہ ہے کہ مسلمان بہنیں اسلام کی نعمت کی قدر نہیں پہچانتیں وہ بھی اس ننگی تہذیب کے زہر میں اپنا ذائقہ کھو بیٹھی ہیں بعض مسلم محلوں میں جا کر پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا محلہ ہے بے پردگی بلکہ بے حیائی اور عریانیت حد درجہ فیشن ہوتی جارہی ہے اسلام سے پہلے کی عورتوں کے حالات اور تاریخ ضرور پڑھنی چاہئے میں سمجھتی ہوں اس سے اسلام کے عورتوں پر احسانات کا احساس ہوگا اور دینِ فطرت کی کچھ قدر معلوم ہوگی۔

اسماء امت اللہ

اسماء امت اللہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حلیمہ سعدیہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : امی نے کہا تھا کہ آپ آئیں گی تو میں آپ کے حالات کے سلسلہ میں آپ سے کچھ معلومات کرلوں؟

جواب : کس لئے ان کو تو سب معلوم ہے۔

سوال : اصل میں پھلت میں ہماری جمعیت شاہ ولی اللہ سے ایک اردو ماہانہ میگزین نکلتا ہے، اس میں اسلام کے سائے میں آنے والے خوش قسمت بھائی اور بہنوں کے حالات معلوم کر کے شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے تاکہ پرانے مسلمانوں کو عبرت ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: میرے حالات سے کیا عبرت ہوگی میں تو خود اپنے حال شرمندہ ہوں مگر خیر کچھ معلوم کرنا ہوتو معلوم کرلو۔

سوال: آپ اپنا مختصر تعارف کرائیں؟

جواب: میں جنوبی دہلی کے ایک ہندو سینی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں، میرے والد ڈی، ڈی اے میں چیف اکاؤنٹنٹ ہے، میرے تین بھائی ہیں تینوں اعلیٰ پوسٹوں پر الگ الگ منسٹریوں میں افسر ہیں میں نے انگریزی میں ایم اے اور ماس کمیونیکیشن میں ڈپلوما کیا ہے میں بھی ملک کی ایک اہم وزارت میں سکریٹری کی پوسٹ پر کام کرتی ہوں میں نے اپنے لئے اپنا اسلامی نام حلیمہ سعدیہ تجویز کیا ہے اگر چہ مجھے اس نام سے بہت کم لوگ یاد کرتے ہیں، میری عمر ۳۳ سال سے کچھ زیادہ ہے۔

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتائیے؟

جواب: حکومت ہند نے اپنے ملازمین کو غیر ملکی زبان سکھانے کے لیئے ایک انسٹیٹیوٹ قائم کیا تھا جس میں دفتر کی طرف سے مجھے عربی زبان سیکھنے کے لئے بھیجا گیا عربی سکھانے والے اکثر مسلمان اساتذہ تھے انہوں نے عربی کیساتھ اردو بھی سکھانی شروع کی، ہمارے والد صاحب اچھی اردو جانتے ہیں اور بہت اچھی اردو بولتے ہیں اسلئے مجھے اردو سیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی ہمارے اساتذہ میں ایک استاد ڈاکٹر محسن عثمانی صاحب تھے انہوں نے تمام ہی اسٹوڈینٹس کو عربی پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسلام کا تعارف بھی کرایا اور تھوڑی سی عربی کی شدھ بدھ ہوجانے کے بعد ہمیں قرآن حکیم سے عربی پڑھوانے لگے ڈاکٹر محسن عثمانی صاحب جو اس وقت دہلی یونیورسٹی میں پروفیسر تھے انہوں نے ہم سبھی عربی پڑھنے والوں کو ہندی اور انگریزی میں اسلام پر لٹریچر فراہم کیا آپ کے والد کی کتاب '' آپ کی امانت '' بھی انکی دی، واقعی وہ درد کی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے پڑھنے بعد میری قرآن شریف سے دلچسپی بڑھ گئی اور بالآخر اللہ نے مجھے ہدایت دی اور میں نے ڈاکٹر صاحب کو خوشخبری دی کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں ،انہوں نے مجھے کلمہ پڑھوایا اس کے بعد میں اسلام کی معلومات اور نماز وغیرہ سیکھنے کے لئے مرکز نظام الدین جانے لگی ،جہاں پر جنوبی ہندوستان کے ایک مولانا صاحب کے گھر جا کر میں نماز وغیرہ یاد کرتی اور چند مسلمانوں سے میرے تعلقات ہو گئے تھے میں ان کے گھر پر میرا آنا جانا ہو گیا۔

سوال: آپ کے گھر والوں کو آپ کے قبول اسلام کا علم ہو گیا ہے؟

جواب: نہیں ابھی تک ان کو میرے مسلمان ہونے کا علم نہیں ہے۔

سوال: تو آپ کے لئے بڑی مشکل رہتی ہوں گی؟

جواب: بلاشبہ مشکل تو ہے مگر اس سے زیادہ میرے سامنے اور مشکلیں ہیں۔

سوال: آپ بہت مایوس سی محسوس ہو رہی ہیں آپ کے سامنے کیا مشکلات ہیں؟

جواب: میری بہن، میری زندگی کا سب سے بڑا دردناک پہلو یہ ہے کہ میں نے قرآن حکیم عربی سیکھنے کے لئے ایک کتاب سمجھ کر پڑھا یہ تو قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس سے مجھے اللہ اور مالک کی پہچان ہو گئی اور ظاہری طور پر مجھے کلمہ پڑھکر مسلمان ہونے کی بھی توفیق ہو گئی مگر قرآن پاک کی باتوں پر جو یقین ہونا چاہئے تھا اور مرنے کے بعد دوزخ کی آگ اور گناہوں کی سزا پر جو ڈر پیدا ہونا چاہئے تھا وہ بالکل نہیں ہوا، میں کلمہ پڑھتی ہوں اور اس خیال سے کلمہ طیبہ بہت پڑھتی ہوں کہ شاید پڑھتے پڑھتے اندر اتر جائے مگر مجھے صاف محسوس ہوتا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرے گلے سے نیچے نہیں اترتا جیسے صرف زبان سے ہی مسلمان ہوں دل سے مسلمان نہ ہوں مجھے دیوتاؤں اور بتوں کی پوجا تو بڑی حیرت کی بات لگتی ہے مگر لا الہ الا اللہ کہہ کر جس طرح ہر چیز کی نفی کی کیفیت اندر اترنی چاہئے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ادنیٰ حصہ بھی میں اپنے اندر نہیں پاتی، نہ دوزخ کا خوف نہ مرنے کے بعد کے حساب وکتاب کا ڈر جیسا اس کا حق ہیں، میں اپنے اندر نہیں پاتی مثال کے طور پر میں مسلمان ہوں تو نماز میرے اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے اور نماز نہ پڑھنے یا کم از کم قضا کرنے پر مرنے بعد کی سزا کی خبر پر مجھے ظاہری طور پر یقین ہے، تو مجھے ہر حال میں نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا چاہئے مگر میرا حال یہ ہے کہ میں دیکھتی رہتی ہوں کہ موقع ملے، ماں، باپ، بہن، بھائی سے چھپ کر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے تو پڑھتی ہوں اگر موقع نہ ملے تو کبھی کبھی قضاء بھی ہو جاتی ہے، گویا گھر والوں کا خوف اللہ کے خوف اور دوزخ کی آگ کے سے زیادہ ہے یہ بھی کوئی ایمان ہے میں نماز پڑھتی ہوں آدمی نماز پڑھتا ہے سجدے میں جاتا ہے مجھے سجدے میں جانا بہت اچھا لگتا ہے اور شاید میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ سکون اور لذت میں سجدے میں محسوس کرتی ہوں بلکہ میں سجدے کی حالت میں اپنے کو سب سے زیادہ اچھی بھی لگتی ہوں میری خواہش ہوتی ہے کہ جس طرح سجدے کی حالت میں ہر انسان اس دنیا میں آیا ہے اسی حالت میں میری موت آئے، مگر جس طرح انسان کو اپنی تمام تر کمزوریوں کے اعتراف کے ساتھ اپنے پورے وجود کو اپنے عظمت والے رب کے حضور بچھا دینا چاہئے اس طرح کا سجدہ مجھے آج تک ایک بھی نصیب نہیں ہوا، میں کبھی ساری ساری رات بے چین رہتی ہوں کہ اس حال میں اگر موت آگئی تو یہ تو منافق کی موت ہوگی، یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ شاید یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سوال: یہ تو آپ کے ایمان کی دلیل ہے، آپ نے شادی نہیں کی؟

جواب: میرے گھریلو حالات ایسے نہیں کہ میری شادی کسی مسلمان سے ہو اس لئے میں نے گھر والوں سے ابتداء ہی میں شادی کے لئے معذرت کر لی تھی، مگر اب مجھے حقیقی ایمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنے کے لئے اس طرف توجہ ہوگئی ہے میں سوچتی ہوں کسی سچے مسلمان سے شادی کرلوں کہ اس کے ساتھ رہ کر مجھے حقیقی ایمان نصیب ہوجائے مرکز نظام الدین کے ایک مولانا صاحب سے میں نے کہا تھا انہوں نے مجھے ایک صاحب سے ملوایا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں آپ سے شادی کرنے کو تیار ہوں اور آپ پر کسی طرح کی ظاہری پابندی بھی نہ ہوگی اگر آپ گھر والوں کو دکھانے کے لئے مندر جانا چاہیں گی تو جاسکتی ہیں، بلکہ آپ کہیں گی تو میں آپ کو مندر چھوڑ آیا کرونگا، مجھے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ شخص جب خود آدھا ہندو بننے کو تیار ہے تو مجھے ایمان کہاں سے آجائے گا، میں نے معذرت کردی، میں صرف ایسے آدمی سے شادی کرنے کو سوچ سکتی ہوں جو مجھے اسلام کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر زبردستی عمل کرائے۔

سوال: آپ تو سرکاری ملازم ہیں ملازمت کا کیا ہوگا پھر تو آپ کو پردے میں گھریلو زندگی گزارنی پڑے گی؟

جواب: میں نوکری چھوڑ دوں گی میں عورتوں کے لئے نوکری، روزگار کرنا بلکہ گھر سے باہر رہنا بوجھ سمجھتی ہوں عورت بچے بھی پالے گھر کا کام بھی کرے اور نوکری بھی کرے؟ اللہ نے اس کا جسم کمزور بنایا ہے اسکے۔ لئے ملازمت بالکل غیر فطری ہے میں پردے کو عورت کی بنیادی ضرورت سمجھتی ہوں، میں دفتر میں رہ کر تو غیر مسلم عورتوں کے لئے بھی پردے کو بڑی نعمت سمجھتی ہوں عورت اگر بے پردہ رہے گی تو اسکو مردوں کی ہوس بھری نگاہوں کو سہنا پڑے گا، یہ عورت کے لئے بڑی ذلت اور شرمندگی کی بات ہے ایک گائے گاڑی میں جڑنا پسند نہیں کرتی نہ جانے عورتوں کو کیا ہوگیا ہے جانوروں سے گئی گزری ہوگئیں۔

سوال: آپ قرآن شریف پڑھتی ہیں؟

جواب: یوں تو اللہ کا کرم ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں بلکہ میں نے ظاہری طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ پڑھا ہے اس روز سے مجھ سے قرآن شریف پڑھنے کے سلسلے میں ناغہ نہیں ہوئی، اللہ کا شکر ہے عم کا پارہ مکمل سورہ ملک، سورہ مزمل، سورہ رحمٰن، سورہ یسین اور سورہ الم سجدہ مجھے حفظ یاد ہے، سوتے وقت سورہ ملک اور الم سجدہ اور صبح سویرے یٰسین شریف تو روزانہ پڑھتی ہوں آدھی سورہ کہف بھی مجھے یاد ہوگئی ہے انشاء اللہ، جلدی پوری یاد ہو جائیگی جمعہ کے روز سورہ کہف اور صلوۃ التسبیح بھی پڑھتی ہوں، کبھی کبھی میں جمعرات کے روزے بھی رکھتی ہوں مگر بغیر ایمان کے اعمال کس کام کے؟ میں قرآن حکیم میں اعرابیوں کا حال پڑھتی ہوں

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاقُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا (سورۃ حجرات:۱۴)

ترجمہ: اعرابی لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے (اے نبی) آپ کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے ہو اسلئے کہو کہ ہم (ظاہری ایمان) اسلام لائے، اسلئے کہ ایمان تمہارے دلوں میں اب تک داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا، سچی بات یہ ہے کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ آیت صرف میرے بارے میں نازل ہوئی ہے ورنہ ایمان کے ساتھ مکمل اطاعت ضروری ہے۔

سوال آپ کی حس بہت بڑھی ہوئی ہے آپ پر بڑا رشک آرہا ہے، حال تو ہمارا بھی اس سے بہت گرا ہوا ہے مگر ہمیں اس کا احساس تک نہیں؟

جواب میری بہن آپ تو بچپن سے مسلمان ہیں آپ ایک بڑے صاحب ایمان کی بیٹی ہیں آپ میرے حال کو کہاں سمجھ سکتی ہیں۔

سوال آپ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ کا تعلق اللہ کے ساتھ بہت قوی ہے؟

جواب کاش آپ کی بات سچی ہوتی تو میری زندگی ایک اچھی زندگی ہوتی۔

سوال آپ کی زندگی بہت اچھی اور قابل رشک زندگی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اللہ آپ کی زبان مبارک کرے۔

سوال: بہت بہت شکریہ جزاکم اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: آپ کا بہت بہت شکریہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال: آپ مسلمان بہنوں سے کچھ کہنا چاہیں گی۔

جواب: میرا خیال یہ ہے کہ مسلمان بہنیں اسلام کی نعمت کی قدر نہیں پہچانتیں وہ بھی اس تنگی تہذیب کے زہر میں اپنا ذائقہ کھو بیٹھی ہیں بعض مسلم محلوں میں جا کر پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا محلّہ ہے، بے پردگی بلکہ بے حیائی اور عریانیت حد درجہ فیشن ہوتی جا رہی ہے اسلام سے پہلے کے عورتوں کے حالات اور تاریخ ضرور پڑھنی چاہئے میں سمجھتی ہوں اس سے اسلام کے عورتوں پر احسانات کا احساس ہوگا اور دین فطرت کی کچھ قدر معلوم ہوگی۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان اپریل ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥

جناب محمد لیاقت صاحب ﴿چوبل سنگھ﴾ سے ایک ملاقات

ہماری زندگی کا ہر پل اللہ کی رحمت کا نمونہ ہے، ہر دن رحمت کا کوئی نہ کوئی کرشمہ سامنے آتا ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہماری زندگی کیا دنیا کے ہر انسان کی زندگی کے ہر پل میں اُسے اللہ کی خاص رحمت دکھائی دے گی اگر انسان کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہوں، بس انسان اس ایک سے لو لگا لے اور اسی کا بن جائے اور زندگی کی ہر ضرورت اور اپنی ہر پریشانی اللہ سے کہے اور اپنی ہمت بھر اس کے دین پر چلنے کی کوشش کرے پھر دیکھئے کہ وہاں سے ہر سوال پورا ہوتا ہے کہ نہیں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد لیاقت : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: لیاقت صاحب اچھا ہوا کہ آپ آگئے مجھے آپ سے ارمغان کے لئے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔

جواب: پھلت میں تو آتا ہی رہتا ہوں مگر آپ کے ابا کا ملنا تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے جب آؤ معلوم ہوتا ہے سفر میں ہیں میں نے ایک روز افتخار بھیا سے فون پر معلوم کیا کہ مولانا صاحب کہاں ملیں گے وہ کہاں رہتے ہیں انھوں نے کہا (۶۳۰۱) میں رہتے ہیں یعنی کار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہتے ہیں خیر بھیا احمد آپ سناؤ آپ کو کیا باتیں کرنی ہیں۔

سوال: برائے کرم اپنا مختصر تعارف کرائیں؟

جواب: بھیا میں اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں مجھ سے دیسی بھاشا میں بات کرو۔

سوال: میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے بارے میں بتائیں، اپنے خاندان اور گھر والوں کے بارے میں سنائیں۔

جواب: میرا نام اب اللہ کا شکر ہے محمد لیاقت ہے کچھ سال پہلے میرا نام چوبل سنگھ تھا، ہم مظفر نگر ضلع کی تحصیل جانسٹھ کے ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں ہم لوگ گوجر برادری سے تعلق رکھتے ہیں اچھے کسان ہیں ہم پانچ بھائی ہیں اللہ کا شکر ہے کہ چار بھائی پورے خاندان کے ساتھ اسلام قبول کر چکے ہیں میرے بڑے بھائی گاؤں کے بڑے چودھری کانگریس کے علاقے کے اچھے لیڈر ہیں وہ ابھی ہندو ہیں میرا نمبر دوسرا ہے مجھ سے چھوٹے بھائی جن کا پہلا نام رام سنگھ تھا ان کا نام محمد ریاست ہے ان سے چھوٹے جن کا پہلا نام پرکاش چند تھا اب ان کا نام محمد فراست ہے میرے چھوٹے بھائی جن کا پہلا نام راجیندر سنگھ تھا محمد بشارت ہے میرے دولڑکے اور دولڑکیاں ہیں اور ریاست کے دولڑکے اور ایک لڑکی ہے، فراست کے تین لڑکے ہیں اور بشارت کے دولڑکے اور چار لڑکیاں ہیں اس طرح ابھی تک اللہ کے کرم سے ہمارے خاندان کے ۲۴ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں اللہ کا شکر ہے سب بچے پڑھ رہے ہیں چاروں بھائیوں کے پانچ بچے اور تین بچیاں حفظ کر رہی ہیں۔

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ سنایئے، آپ کے مسلمان ہونے کا کیا سبب ہوا؟

جواب: بھیا مالک کی مہربانی ہوئی مجھے شیو جی کی مورتی نے مسلمان ہونے کو کہا۔

سوال: شیو جی کی مورتی نے وہ کیسے؟

جواب: اب سے شاید نو سال پہلے کی بات ہے کہ ہمارے یہاں گنے کا بھاؤ اچھا رہا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہم نے اپنا پرانا مکان گرا کر نیا مکان بنایا، نئے مکان میں ایک چھوٹا کمرہ پوجا کے لئے بنایا، خوب ٹائل وغیرہ لگائے، گھر میں ایک چھوٹا سا مندر بنالیا، اس میں لگانے کے لئے شیو جی کی مورتی خریدنے کے لئے مظفر نگر گیا، ایک قیمتی مورتی پانچ ہزار روپے کی خریدی، دوکاندار نے اس کو ایک اخبار میں پیک کر کے دے دیا، میں مظفر نگر میں شیو چوک سے پہلے ایک مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا اچانک میرے دل میں خیال آیا بلکہ میرے اللہ کی طرف سے ہدایت کی ہوا چلی، میں نے سوچا اگر یہ مورتی میرے ہاتھ سے چھوٹ جائے تو یہ گرے گی اور گر کر ٹوٹ جائے گی، جو گر کر خود ٹوٹ جائے وہ بھگوان میرے کس کام آسکتا ہے؟ یہ خیال آہی رہا تھا کہ مورتی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گری اور اسطرح گری جیسے کسی نے میرے ہاتھ سے چھین کر دے ماری ہو، گر کر دو چار ٹکڑے ہو کر چور چور ہو گئی جیسے کسی نے ارادتاً اُسے چور چور کیا ہو، میرے دل و دماغ میں انقلاب آ گیا اور میں نے اپنے آپ سے کہا کہ مسلمانوں کا دھرم ہی اچھا ہے ان کا خدا نہ ٹوٹے نہ پھوٹے ہر جگہ موجود، بس ایک کی پوجا کرو اور آرام سے رہو اس خیال میں جذباتی ہو کر میں سامنے مسجد کی طرف چڑھ گیا اور اونچی مسجد میں زینہ چڑھ کر داخل ہونا پڑتا ہے وہاں ایک صاحب رہتے ہیں وہ حضرت جی کاندھلہ والوں کے مرید بھی ہیں کالے کپڑے پہنتے ہیں ان سے میں نے کہا میاں جی مجھے مسلمان کرلو، وہ ہچکچائے میں نے ان سے زور دیکر کہا شک نہ کرو گھبراؤ نہیں میں خوب سمجھ کر آیا ہوں مسلمانوں کا دھرم ہی سچا ہے، ان کا خدا نہ ٹوٹے نہ پھوٹے ہر جگہ موجود ہر ایک کو دیکھتا ہے، مجھے مسلمان کرلو وہ بھی میرے جذبہ سے متاثر ہو گئے انہوں نے کلمہ پڑھایا اور میرا نام محمد لیاقت رکھ دیا، کلمہ پڑھنے اور اسلام میں آجانے کے بعد میں نے اپنے من میں ایک عجیب سکون و شانتی محسوس کی، میں خوشی خوشی گھر گیا گھر والے معلوم کرنے لگے کہ مورتی کیوں نہیں لائے میں نے کہا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتادوں گا، رات میں سب سے پہلے میں نے اپنی بیوی کو بتایا بیوی ... [illegible]
ہوئی اور کہنے لگی میں تو خود بہت دنوں سے مسلمان ہونے کو سوچتی تھی مسلمان ... [illegible]
جب جاتی تھی تو مجھے مسلمان عورتیں نماز پڑھتی بہت اچھی لگتی تھیں ایک لڑکی ... [illegible]
مجھے تبلیغ کی کتاب بھی سناتی تھی میں نے اس سال تین دنوں کے روزے ... [illegible]
میں جمعہ کو اسکو اپنے گاؤں کے امام صاحب کے پاس لے گیا اور مع بچوں کے ... [illegible]
میری بیوی کا نام امام صاحب نے فاطمہ رکھ دیا بچیوں کا نام عائشہ اور زینب اور لڑکوں کا نام
حامد اور محمود احمد رکھا۔

سوال: اسکے بعد باقی بھائیوں نے کس طرح اسلام قبول کیا؟

جواب: میرے تینوں بھائیوں اور ان کے پریوار نے آپ کے والد صاحب کے یہاں اسلام قبول کیا، میری بیوی اور بچوں کے کلمہ پڑھنے کے بعد میں نے سب سے چھوٹے بھائی راجندر کے سامنے بہت محبت اور درد سے بات رکھی اس نے اپنی گھر والی سے مشورہ کیا وہ راضی ہوگئی مگر ہمارے یہاں جو امام تھے وہ گاؤں سے چلے گئے دوسرے امام صاحب جو آئے انہوں نے مجھے کلمہ پڑھوانے کے لئے منع کر دیا، وہ ڈر گئے میں نے گاؤں کے کچھ مسلمانوں سے ذکر کیا انہوں نے مجھے پھلت جانے کا مشورہ دیا دو پہر کو پھلت پہنچے مولانا کلیم صاحب سفر پر جانے کے لئے گاڑی میں بیٹھ چکے تھے میں نے گاڑی میں ان سے ملاقات کی اور اپنے بھائی اور بھابھی کو ملوایا، وہ گاڑی سے اترے ہمیں کلمہ پڑھوایا اور قانونی کاروائی کا طریقہ بتایا، اپنے سامنے کھانا کھلایا چائے پلائی اور ڈیڑھ گھنٹے بعد سفر پر گئے، ہمیں ہندی کی کتابیں بھی دیں اور باقی بھائیوں اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کے لئے ان کو اسلام کی دعوت دینے کا وعدہ مجھ سے لیا، گھر جانے کے بعد میں نے وہ کتابیں پڑھیں اور پھر گھر کے لوگوں کو سنائیں، خاص طور پر آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی امانت مولانا صاحب نے بڑے درد کے ساتھ لکھی ہے، وہ دل کے اندر گھسنے والی کتاب ہے اس کو پڑھنے کے بعد اسلام کی قدر ہم نے اور پہچانی، دو سال میں کوشش کرتا رہا اور اللہ کا کرم ہے کہ میرے اور دو بھائی اور انکے بچے مسلمان ہونے کو تیار ہو گئے اور میں نے انہیں پھلت لاکر کلمہ پڑھوایا۔

سوال: گھر کے لوگوں نے بات مان لی؟ خصوصاً عورتوں کا ماننا تو بہت مشکل ہے۔

جواب: اصل میں اللہ کی طرف سے ہدایت کی ہوا چل رہی تھی جبھی تو شیو کی مورتی نے مجھ سے کہا میں پوجا کے لائق نہیں ہوں اور اسلام ہی سچا مذہب ہے، مورتی ٹوٹ گئی تو میں عیسائی بن جاتا، بودھ مذہب کو پڑھتا یا جاننے کی کوشش کرتا، مگر مسجد کے سامنے میرے دل میں کوئی خیال ہی نہیں آیا، یہ صرف اللہ کی طرف سے ہدایت کا فیصلہ اور اس کی رحمت تھی، پرکاش کی بیوی مایا نے تو شروع میں بہت مخالفت کی اور پورے علاقہ میں شور مچانے کی دھمکی دی، مگر ہم لوگ اس کے پیر پکڑ لیتے اور راتوں کو اللہ سے دعا کرتے، اللہ نے اس کا دل پھیر دیا۔

سوال: اسلام قبول کرنے کی خبر سے ہندوؤں نے مخالفت نہیں کی اور خاندان کے لوگوں کی طرف سے آپ لوگوں پر دباؤ نہیں پڑا؟

جواب: میں اب یہ بتانے جا رہا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی راجندر نے اسلام قبول کیا تو ہمارے بڑے بھائی نیتا جی کو اس کا پتہ لگ گیا وہ آپے سے باہر ہو گئے، لاٹھی لیکر ہم دونوں کو بہت مارا، ہم دونوں مار کھاتے رہے اور انکی خوشامد کرتے رہے کہ آپ اسلام کے بارے میں جان تو لیں مگر وہ سننے کو تیار نہ تھے، انہوں نے دباؤ دینے کے لیے علاقے کے تھانے دار کو دو ہزار روپے دیئے، میں تو بھاگ کر پھلت چلا گیا، چھوٹے بھائی کو پولس لے گئی اور تھانے میں بہت پٹائی کی چھوٹا بھائی بشارت کسی طرح تیار نہ ہوا تو انہوں نے اس کو طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح سے اذیت دی اور شکنجہ لگایا جس سے اس کی ایک پاؤں کی ہڈی بھی دو جگہ سے ٹوٹ گئی، مجھے دو روز بعد کسی طرح پتہ لگا، رات کو اندھیرے میں اسے تانگے میں ڈال کر گھر سے اٹھا کر لایا اور مظفر نگر ڈاکٹر خان کے یہاں پلاسٹر کرایا مولانا کلیم صاحب کے پرچہ کی وجہ سے ڈاکٹر خان صاحب نے کوئی پیسہ نہیں لیا بلکہ ہمارے کھانے کا انتظام بھی اپنے آپ کیا، اسکے بعد ہم نے قانونی کاروائی پوری کی اور مشورہ سے ایس پی اور کلکٹر کے یہاں درخواستیں لگائیں، مظفر نگر میں ایک اے ایس پی جین صاحب تھے وہ بڑے اچھے آدمی تھے انہوں نے مظفر نگر سے ایک داروغہ کو ہمارے تھانے بھیجا اور ہمارے بڑے بھائی اور گاؤں والوں کو بھی خبر دار کیا، اس طرح ہمارے اللہ نے ہمارے لئے مصیبت سے بچنے کا انتظام کر دیا۔

سوال: اب آپ کے بڑے بھائی نیتاجی کا کیا حال ہے؟

جواب: اصل میں انکے کوئی اولاد نہیں ہے، انہوں نے ریاست عرف رام سنگھ کے چھوٹے بچے کو گود لے رکھا تھا، اس مسئلہ کے بعد ہم لوگوں نے مشورہ کیا کہ اپنے لڑکے کو واپس لے لیں اور اسکو ان کے گھر جانے سے روک دیا اس کو پیار سے گڈو کہتے تھے اس کا پہلا نام رام پال تھا اب محمد بلال ہے، اسکو مدرسہ میں پڑھنے بھیج دیا ایک دن بڑے بھائی نیتاجی کے پیٹ میں درد ہوا کئی انجکشن لگے درد ٹھیک نہیں ہوا، میں مظفر نگر جماعت میں گیا ہوا تھا گڈو کو معلوم ہوا تو وہ انکے پاس گیا وہ درد سے رو رہے تھے گڈو کو چمٹا کر خوب روئے اس نے ان سے کہا کہ ڈیڈی لیاقت تاؤ سے دعا کرا لو۔ وہ ان کو ڈیڈی کہتا تھا وہ ا، پر ناراض ہوئے ایک ہفتہ تک مظفر نگر اور مختلف ڈاکٹروں کے علاج کے با وجود بھی درد ٹھیک نہیں ہوا، تھوڑی بہت ذرا دوا کے اثر سے آرام ہو جاتا تھا اور پھر وہ تڑپنے لگتے تھے، گڈو نے بار بار ان سے مجھ سے دعا کرانے کے لئے کہا ایک دن ریاست سے معافی مانگنے کے لئے بھی کہا، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس دن جماعت میں لگا کر کر آیا تو معلوم ہوا کہ بھائی صاحب دوبار میرے گھر آئے، میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ان کی طبیعت پوچھنے جانا چاہئے یہ میرا اسلامی فریضہ ہے، کہ وہ خود کراہتے کو لتے آگئے، مجھ سے چمٹ گئے، خوب روئے، ریاست بھی آگیا اس سے بھی لپٹ گئے اور معافی مانگنے لگے ہم سبھی رونے لگے میں نے موقع غنیمت جانا اور کہا بھیا آپ ذرا سا درد نہیں سہ سکے ہمیشہ کی نرک کی آگ کو کیسے برداشت کروگے اور مسلمان ہونے کے لئے کہا، انہیں یہ بات اچھی تو نہ لگی مگر درد کی وجہ سے وہ پریشان تھے، کہنے لگے میں ٹھیک ہو جاؤں گا تو سوچوں گا تم اپنے اللہ سے پرارتھنا (دعا) کرو، وہ چلے گئے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور خوب دل سے دعا کی اللہ کا کرم ہے میرے اللہ نے میری باتوں کی لاج رکھ لی اور شام تک انکو آرام ہو گیا اور ابھی تک ٹھیک ہیں۔

سوال: پھر آپ نے ان کو دعوت نہیں دی؟

جواب: میں نے ان کو دعوت دی اور وعدہ یاد دلایا اور ڈرایا کہ جس اللہ نے آپ کو اچھا کیا وہ پھر بیمار کرسکتا ہے، مگر ابھی ان کے لئے ہدایت نہیں آئی اصل بات ہدایت کے اوپر سے آنے کی مگر وہ اب ہمارے ساتھ اچھی طرح ملتے ہیں اور شاید ہمیں ناراض کرنے سے ڈرتے بھی ہیں، دوسری ایک بڑی بات یہ ہوئی کہ ہماری زمینیں ایک ساتھ ان ہی کے قبضہ میں تھیں ہم چاروں بھائیوں کی زمین بھی پچھلے سال انہوں نے ہمیں دے دی ہے۔

سوال: آپ نے اپنے خاندان کی دینی تعلیم وتربیت کا کیا انتظام کیا؟

جواب: اللہ کا کرم ہے ہمارے چاروں بھائیوں کے گھر والوں میں دین پڑھنے کا شوق ہے ہمارے پانچ بچے اور تین بچیاں حفظ کر رہی ہیں، ہمارا ارادہ ہے کہ ان سب کو عالم اور داعی بنائیں گے، بلال تو بہت ہونہار ہے بے دھڑک اپنے رشتہ داروں کو مسلمان ہونے کے لئے کہتا ہے گھر کی تعلیم پابندی سے ہوتی ہے اور ایک ایک کرکے ہم میں سے کوئی ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقل جماعت میں رہتا ہے۔

سوال: آپ اسلام قبول کر کے کیسا محسوس کرتے ہیں، پچھلی زندگی کے بارے میں آپ کو کیسا لگتا ہے؟

جواب: ہمارا اسلام ہمارے مالک کا ہم پر خاص اور بہت خاص کرم ہے، میرے اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے خودشیوجی کی مورتی سے ہمیں دعوت دلائی، مجھے جب بھی اسلام اور پھر اپنے خاندان کے لوگوں کی اتنی آسانی سے ہدایت کا خیال آجاتا ہے تو میرا دل میرے اللہ کے شکر سے جھک جاتا ہے کبھی کبھی تو بے اختیار میں چلتے چلتے سجدہ میں پڑ جاتا ہوں، اگر خدانہ کرے خدانہ کرے میرے اللہ مجھ پر مہربانی نہ کرتے اور ہم کفر پر رہتے اور ہندو مرجاتے تو ہم کیا کر سکتے تھے ہماری اللہ کی ذات پر زبردستی تو تھی نہیں، میرے اللہ مالک کے صدقہ جاؤں (روتے ہوئے) کہاں ہم گندے اور کہاں ایمان کی دولت، الحمدللہ الحمدللہ

سوال: اپنے حالات کے بارے میں اور کچھ بتائیں؟

جواب: ہماری زندگی کا ہر پل اللہ کی رحمت کا نمونہ ہے، ہر دن رحمت کا کوئی کرشمہ سامنے آتا ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہماری زندگی کیا دنیا کے ہر انسان کی کی زندگی کے ہر پل میں اسے اللہ کی خاص رحمت دکھائی دے گی اگر انسان کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہوں، بس انسان اس ایک سے لو لگالے اور اسی کا بن جائے اور زندگی کی ہر ضرورت اور اپنی ہر پریشانی اللہ سے کہے اور اپنی ہمت بھر اس کے دین پر چلنے کی کوشش کرے پھر دیکھئے کہ وہاں سے ہر سوال پورا ہوتا ہے کہ نہیں،

سوال: آپ دعا مانگتے ہیں؟ آپ کی دعائیں اکثر قبول ہوتی ہیں کوئی خاص واقعہ بتائیے؟

جواب: ہر انسان کو اپنے اللہ سے خوب مانگنا چاہیے وہ سبھی کی دعائیں قبول کرتا ہے میری تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک کوئی دعا بھی لوٹائی نہیں گئی، میرے لئے تو زندگی کا ہر دن اللہ کی نئی رحمت کے ساتھ آتا ہے، میں تو صبح کے بعد انتظار کرتا ہوں کہ کیا خاص رحمت کا معاملہ سامنے آتا ہے، میں دوروز پہلے جماعت سے چلہ لگا کر آیا ہوں، جماعت میں جانے سے پہلے میری بیوی بیمار تھی ان کا آپریشن کرانا پڑا میرے پچیس تیس ہزار روپئے خرچ ہوئے کچھ اور بھی مسائل تھے ہمارے علاقہ میں جوڑ تھا ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کا جماعت میں جانے کا نمبر ہے، میں نے ابھی موقع نہ ہونے کا عذر کیا، جانسٹھ کے ایک ساتھی نے زور دیکر نام لکھوادیا اور کہا کہ خرچ کی فکر نہ کرو خرچ میرے ذمہ ہے، شاید نومسلم سمجھ کر انھوں نے ایسا کیا، نومسلم سمجھ کر جب میرے ساتھ کوئی تعاون کا معاملہ کرتا ہے تو نہ جانے کیوں مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے، ہم نے اسلام قبول کیا ہے غیروں کے آگے بھکاری بننا تو اسلام نہیں؟ میں نے آج تک اس طرح کا تعاون نہ خود قبول کیا ہے نہ الحمدللہ بھائیوں وغیرہ کو قبول کرنے دیا ہے، تنگی برداشت کی، ابتداء میں تو بہت مالی پریشانی رہی مگر اللہ نے مجھے جمائے رکھا اور میرے بھائیوں کو بھی ہمت دی میرا ارادہ تھا کہ اگر وقت پر خرچ کا انتظام نہ کرسکا تو منع کردوں گا، دوسروں سے قرض لے کر نہیں جاؤں گا، جماعت کا وقت آگیا خرچ کا انتظام نہ ہوسکا دوسو روپئے صرف میرے پاس تھے، ساتھیوں نے اصرار کیا، اس قدر دباؤ دیا کہ میں منع کرنے کے حال میں نہیں رہا اور دل میں خیال کیا کہ میں سوال تو نہیں کیا خود پیشکش کررہے ہیں "۔ کیا حرج ہے میں جماعت میں چلا گیا ۱۵۰۰ روپئے خرچ کی جماعت تھی، جماعت مرکز سے گجرات پالن پور حلقہ میں گئی، ساتھیوں نے پیسے جمع کرنے شروع کئے تھے ہمارے ساتھی نے ہمارے پیسے جمع کرنے چاہے، مگر عین وقت پر میرے دل نے مجھے اجازت نہیں دی میں نے ان کو منع کردیا اور دوسو روپئے ابتدائی خرچ وغیرہ کے امیر صاحب کو دیئے اور کہا انشاء اللہ بقیہ میں جمع کردونگا، جماعت پالن پور پہنچ گئی روز خرچ جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا، میں نے دو رکعت صلوۃ الحاجہ پڑھی اپنے اللہ کے سامنے فریاد کی، رات کو سویا تو ہمارے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی مجھے تسلی دے رہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں شرمندہ نہیں کریں گے اگلے روز ظہر کے بعد میں یہ دیکھ کر حیرت میں رہ گیا کہ ہمارے بڑے غیر مسلم بھائی نیتا جی پالن پور مرکز کے ایک ساتھی کو لے کر میری تلاش میں میرے پاس آئے، میں تعجب میں تھا، تو انہوں نے بتایا کہ دو روز پہلے میں نے تم کو دیکھا تم بہت رو رہے ہو، مجھے خیال ہوا کہ تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں میں تمہارے گھر گیا تو پتہ چلا کہ تم جماعت میں گئے ہو، میں منشی ریاض کو لیکر دہلی مرکز نظام الدین آیا وہاں سے تمہارا پتہ چلا کہ پالن پور گئے ہو، احمد آباد میل سے پالن پور آیا، یہ بتا کر دو ہزار روپئے دیئے کہ وہ جو دس ہزار روپئے تمہارے مجھ پر ہیں ان میں سے دو یہ ہیں، آٹھ ہزار گاؤں میں آ کر لے لینا ایک روز وہ میرے ساتھ رہے اگلے روز واپس آئے میں بار بار شکرانے کی نماز پڑھتا رہا، یہ دس ہزار روپئے اسلام قبول کرنے سے پہلے کے تھے اور انہوں نے دینے کے لئے بالکل منع کر دیا تھا اس طرح نہ جانے کتنے واقعات زندگی میں روز روز ہوتے رہتے ہیں۔

سوال: لیاقت بھائی واقعی آپ پر اللہ کا بڑا کرم ہے اور آپ کا اللہ سے خاص تعلق ہے آپ ہمارے لئے بھی دعاء کیجئے۔

جواب: مولوی احمد بھائی، اللہ کا کرم تو سب پر ہی ہوتا ہے، ہم پر یہ کرم خاص ہے کہ وہ اپنے کرم اور رحمت کا احساس بھی کرا دیتا ہے، آپ کے لئے میں کیوں دعاء نہ کروں گا آپ کی تو نسلوں کے لئے بھی میں دعاء کرتا ہوں، مولانا کلیم صاحب تو ہمارے رہبر ہیں، ہمارے بڑے محسن ہیں، اپنے محسن کا حق ہم نہیں پہچانیں گے تو کون پہچانے گا، اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں چمکائے

سوال: آپ مسلمانوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلیم : ۔ میری تمنا تو یہ ہے کہ میرے، میرے گھر والوں کے اسلام و ایمان پر موت کے ساتھ جو عزیز رہ گئے ہیں بلکہ سارے انسانوں کے۔ لئے ہدایت کی دعا کریں کہ اصل ہدایت کا فیصلہ اللہ کے یہاں سے ہوتا ہے پھر تو خود راستے ملتے جاتے ہیں۔

منزلیں کسی کے گھر حاضری نہیں دیتیں
راستوں پہ چلنے سے راستے نکلتے ہیں

مستفاد از ماہنامہ ارمغان مارچ ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ﴿کمل سکسینہ﴾ سے ملاقات

ہمارے مولانا کلیم صاحب صدیقی کہتے ہیں جو چل لئے اس کو کیا دیکھنا جو راستہ طے کرنا ہے اس کو دیکھنا چاہئے، پانچ ارب لوگ اسلام سے محروم دوزخ کی راہ پر چل رہے ہیں ان کے مقابلے میں جو لوگ ہدایت یاب ہوئے ہیں وہ بالکل نا کے برابر ہیں، کبھی کبھی حوصلے کے لئے مڑ کر دیکھ لینا بھی برا نہیں ہے، الحمدللہ ثم الحمدللہ اس حقیر کے واسطے سے کم از کم دو سو لوگ تو ایسے مشرف باسلام ہوئے ہوں گے جو کم از کم گریجویٹ ہیں اس کے علاوہ بعض مقامات پر اجتماعی طور سے بھی چند گھرانوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

مولانا احمد لوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عبدالرحمٰن : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: آپ خیریت سے ہیں آج کل آپ کہاں رہ رہے ہیں؟

جواب: الحمدللہ خیریت سے ہوں، آج کل میں پونہ مہاراشٹر میں رہ رہا ہوں الہ آباد جارہا ہوں وہاں یونیورسٹی میں سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ میں ایک پوسٹ نکلی ہے اسکے انٹرویو کے لئے وہاں جانا ہے، راستے میں مولانا صاحب (مولانا محمد کلیم صاحب) سے ملنے کے لئے دہلی آیا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بہت اچھا ہوا آپ تشریف لائے ہمارے یہاں پھلت کے میگزین ارمغان میں کچھ داعیوں اور اسلام میں نئے آنے والے خوش قسمت بھائیوں کے انٹرویو کا سلسلہ چل رہا ہے اس سلسلہ میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جواب: ضرور ضرور یہ بڑا اچھا سلسلہ ہے اس سے پڑھنے والوں کو بہت فائدہ ہوگا، انشاء اللہ

سوال: اپنا مختصر تعارف کرائیے؟

جواب: میرا نام اب الحمدللہ عبدالرحمن ہے جو ۹ر جون ۱۹۹۵ء سے قبل کمل سار سکسینہ (کے سی سکسینہ) تھا ہندو کایستھ فیملی سے میرا تعلق ہے پرتاپ گڑھ کا قصبہ رانی گنج ہمارا آبائی وطن ہے میرے والد آئی پی ایس آفیسر ہیں اور آج کل مغل سرائے میں ڈی آئی جی ہیں کایستھ ہونے کی وجہ سے ہمارے یہاں اردو ہماری گھریلو تہذیب کا لازمی جز ہوتی ہے، ہمارے والد بہت اچھے شاعر ہیں اور ساحر تخلص ہے میں نے سائیکالوجی میں ایم اے کیا اور علم نفسیات میں الہ آباد سے ۱۹۹۴ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، میری تاریخ پیدائش ۹ر جون ۱۹۶۵ء کی ہے اسطرح میری عمر اب تقریباً اکتالیس سال ہے، مگر حقیقی عمر میری نو سال ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے، میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں، میری ایک چھوٹی بہن اور ان سے چھوٹا ایک بھائی ہے جو انجینئر ہیں انہوں نے روڑکی آئی ٹی آئی سے الیکٹرونکس میں انجینئرنگ کی ہے پچھلے سال بی ایچ ایل میں ملازم ہو گئے ہیں میں آج کل پونہ میں ایک ڈگری کالج میں نفسیات پڑھا رہا ہوں۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: اصل میں آج دنیا میں مغرب کی حکمرانی ہے، تہذیب، کلچر، ثقافت سبھی میں لوگ ان کی ڈگر پر چلتے ہیں، آج کل مغربی ممالک میں ایک علم بڑا عروج پر ہے اس کا نام انہوں نے پیرا سائیکالوجی رکھا ہے اس میں ماورائے عقل باتوں اور چیزوں پر ریسرچ ہوتی ہے اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جز علم الٰہیات کا بھی انہوں نے رکھا ہے آپ آج کل یورپ کے ناولوں کو دیکھیں تو اس میں ڈائن چڑیل وغیرہ کی بڑی اہمیت دکھائی دے گی بلکہ بعض بڑے پڑھے لکھے اور چاند تاروں پر کمند ڈالنے والے سائنس دانوں کی ذاتی زندگی میں جنات اور آسیب وغیرہ کی داستانیں دکھائی دیں گی دراصل ہمارے مولانا محمد کلیم صاحب صحیح کہتے ہیں کہ انسان کی فطرت میں اور اس کی روح کی سرشت میں اللہ نے یہ جذبہ رکھا ہے کہ وہ کسی الٰہی ذات کے آگے جھکے اور اس کے سامنے اپنے دل اور اپنے دماغ اور عقل کو جھکائے جو نقل وتصور سے ماوراء ہو اس لئے آدمی جب کہیں کچھ ماورائے عقل شعبدہ دیکھتا ہے فوراً متاثر، مرعوب بلکہ معتقد ہو جاتا ہے، اصل میں یہ عالم ازل میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے سبق کا کرشمہ ہے اسی جذبے کی تسکین کے لئے مغرب کی مادی دنیا نے پیراسائیکالوجی کا سہارا لیا ہے۔

نوجوانوں میں اس علم میں ریسرچ کا بہت شوق بڑھ رہا ہے میں اور میرے تین ساتھی سائیکالوجی پر ریسرچ کر رہے تھے ہم لوگوں کو شوق ہوا کہ ہم جرمنی جا کر پیراسائیکالوجی میں ریسرچ کریں، میں نے اپنے لئے جنوں پر ریسرچ کرنا طے کیا، مجھے خیال ہوا کہ اس کی بنیادی معلومات کے لئے ہندوستان سب سے بہتر جگہ ہے نوجوانی کی عمر میں مجھے اپنے مشن کی دھن تھی اس سلسلے میں بہت سے لوگوں سے ملا، بہت سے سیانے اور تانترک لوگوں سے ملنا ہوا، بہت سے عالموں سے ملاقاتیں کیں، بنگال کے سفر کئے، دیوبند گیا، میں نے بہت سے عمل کئے چلے کئے جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ بہت سے وظیفے پڑھے بہت سے تعویذ مجھے آ گئے اور آسیب وغیرہ کا علاج کرنے لگا، الہ آباد کے بڑے عالموں سے ملا ندوہ بار بار آتا رہا، میری خواہش تھی کہ کوئی جن میرے تابع ہو جائے یا کسی جن سے میری ملاقات ہو جائے مگر کوئی عامل کوئی تانترک میری خواہش پوری نہ کر سکے، کئی بار عملیات کے دوران مجھے کچھ ڈراونی آوازیں بھی آئیں مگر کوئی جن مجھے نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ آیا کچھ مریضوں کے منہ سے جن بولا میں نے علاج بھی کیا۔

ایک روز میں ندوہ گیا وہاں مولانا عبداللہ حسنی نے مجھے بتایا کہ ہمارے ایک دوست ایک دوروز میں پھلت سے آنے والے ہیں، وہ آپ کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں تواتوار کے روز تکیہ رائے بریلی آجاؤں، جون کا مہینہ تھا میں تین بجے کے قریب تکیہ پہنچا سب لوگ کھانے کے بعد آرام کر رہے تھے میں باہر تخت پر بیٹھا ہوا تھا ایک مولانا ضرورت کے لئے استنجاء خانہ گئے واپس آئے مجھے بیٹھا دیکھکر کہنے لگے: آپ ڈاکٹر کے سی سکسینہ ہیں؟ میں حیرت میں آگیا اور تعجب سے جواب دیا: جی ہاں، مگر آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے اندر لے گئے اور ٹھنڈا پانی پلایا پھر بولے میں ایک انسان ہوں مالک کا بندہ ہوں، مجھے غیب کا علم نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کسی کو غیب کا علم نہیں ہوتا، اصل میں مولانا عبداللہ حسنی نے مجھ سے کہا تھا کہ ڈاکٹر کے سی سکسینہ نام کے ایک نوجوان آپ سے ملنا چاہتے ہیں وہ اتوار کے روز تکیہ آئیں گے میں صبح سے انتظار میں تھا میں نے آپ کو دیکھا تو حلیہ دیکھ کر مجھے خیال ہوا کو آپ ہی ڈاکٹر سکسینہ ہیں اس لئے میں نے سوال کر لیا۔

میں اس صاف گوئی سے بہت متاثر ہوا میں نے جن عاملوں اور تانتر کوں سے ملاقات کی تھی ان میں سے ہر آدمی اپنے کمال کا معتقد بنانا چاہتا تھا، مولانا کلیم صاحب کی اس بات نے مجھ کو بہت متاثر کیا، مجھے خیال ہوا کہ ضرور مجھے یہاں مدد ملے گی یا کم از کم حقیقت معلوم ہو جائے گی، مولانا نے مجھ سے کہا آپ خدمت بتایئے، میرے لائق کیا خدمت ہے جو اتنی شدید گرمی میں آپ نے زحمت کی میں نے جواب میں اپنا پورا مدعا بتا دیا کہ میں پیرا سائیکالوجی میں ریسرچ کرنا چاہتا ہوں مجھے اس کے لئے جرمنی جانا ہے، میں وہاں جانے سے قبل کسی جن کو تابع یا کم از کم چند روز کے لئے اس سے ملاقات کرنا چاہتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں مولانا عبداللہ نے بتایا تھا کہ آپ میری اس سلسلے میں ضرور مدد کریں گے میں نے اپنی پوری کارگزاری بھی سنائی، جو چلے اور عملیات کئے اور نقش وتعویذ سیکھے وہ بتائے جس پر مولانا نے بڑی حیرت کا اظہار کیا مولانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا آپ بہت بہادر آدمی ہیں میں تو بہت بزدل ہوں مجھے تو جن کے نام سے ڈر لگتا ہے ہمارے گاؤں میں چند ویران مکانات اور کھنڈر پڑے تھے مشہور تھا کہ وہاں جن رہتے ہیں، ہم لوگ بچپن میں پاس سے دوڑ کر نکلتے تھے، ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھتے رہتے تھے کہ کوئی جن آکر دبوچ نہ لے ایسا بزدل آدمی آپ کے کس کام آسکتا ہے میں نے کہا آپ کو میری مدد کرنی ہوگی کئی سال مجھے مارے مارے پھرتے ہو گئے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور میری خواہش پوری کر سکتے ہیں، میرے بہت اصرار پر مولانا نے کہا اول تو جس مخلوق کو اللہ نے آزاد بنایا ہے اس کو تابع کرنا جائز نہیں یہ ظلم ہے، جس طرح شیر کی سواری ہمارے مذہب میں جائز نہیں، دوسری بات یہ ہے کہ جن عملیات کے ذریعہ لوگ جنوں کو تابع کرتے ہیں ان میں اثر کے لئے ایمان لانا ضروری ہے ایمان کے بغیر ان میں تاثیر نہیں ہو سکتی اس لئے اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے ایمان کے بغیر ان میں تاثیر نہیں ہو سکتی اس لئے اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے مجھے جن تابع کرنے کی دھن سوار تھی اس لئے میں مذہب کو بھی قربان کر سکتا تھا میں نے فوراً مولانا سے کہا میں اس کے لئے مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوں۔

مولانا نے جواب دیا جلدی مت کیجئے بات یہ ہے کہ میری غیرت اس کو گوارہ نہیں کرتی کہ محض جن تابع کرنے کے لئے میں آپ کو کلمہ پڑھاؤں اور مسلمان کروں پھر آپ جو اسلام، جن تابع کرنے کے لئے قبول کریں گے وہ اسلام اللہ کے یہاں کہاں قبول ہوگا، میری بات سنئے اور اطمینان سے فیصلہ کر لیجئے، میں اس وقت کچھ دیر آپ کو اسلام کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں؛ اس کا مختصر تعارف کراتا ہوں مجھے امید ہے کہ اگر آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور سے سن لیا اور اسلام کی حقیقت کو جان لیا تو آپ کو جن تابع کرنے یا اس سے ملاقات کرنے سے زیادہ، اسلام کی دھن لگ جائے گی کچھ کتابیں آپ کو بتاتا ہوں آپ اسلام کو اچھی طرح پڑھ لیں اگر آپ مطمئن ہو گئے اور آپ نے جان لیا کہ اسلام کے بغیر نجات نہیں ہوگی تو آپ کلمہ پڑھ کر سچے دل سے مسلمان ہو جائیں، مسلمان ہونے کے بعد میرا وعدہ ہے کہ آپ پھلت آ جائیں میں ایک یا چند جنوں سے ملاقات کرا دوں گا جو آپ کے ساتھ اس وقت تک رہیں گے جب تک آپ پوری معلومات حاصل نہ کر لیں اس کے لئے نہ کسی عمل کی ضرورت ہوگی نہ وظیفے کی۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: جی میں بتا رہا ہوں، میں نے ان کی بات سے اتفاق کیا وہ تقریباً ایک گھنٹے تک اسلام کے بارے میں بتلاتے رہے حضور اقدس ﷺ کی سیرت پاک کی مختصر طور پر رہنمائی کی اور مجھے اس بات پر زور دیتے رہے کہ پیراسائیکالوجی میں ریسرچ اور جن سے ملاقات سے پہلے ضروری یہ ہے کہ اول وقت میں کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جاؤں اس لئے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں، مولانا صاحب نے مجھے کتابوں کی ایک فہرست تیار کر دی مجھے پھلت کا پتہ بتایا مجھ سے فون اور ایڈریس مانگا میں نے جواب دیا کہ میرے والد کا پرموشن ہو رہا ہے نیا پتہ اور فون نمبر میں ڈاک سے بھیج دوں گا اور جولائی کے شروع میں اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ پھلت آؤں گا، پونے پانچ بجے حضرت مولانا صاحب اٹھ گئے مولانا کلیم صاحب مجھے بڑے حضرت مولانا علی میاں صاحب سے ملوانے لے گئے اور ان سے میرے مقصد میں کامیابی اور ہدایت کے لئے دعا کو کہا، مجھے لکھنؤ جانا تھا اتنی دیر کی ملاقات کے بعد میرا دل اسلام کے لئے کافی مطمئن ہو گیا تھا میں نے لکھنؤ آ کر ''اسلام کیا ہے'' اور ''خطبات مدارس'' دو کتابیں خریدیں جن کو سب سے پہلے پڑھنے کا مشورہ دیا تھا ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کو پڑھنے کے بعد مجھے کسی طرح کوئی شبہ نہیں رہا۔ اسلام ہی اللہ کے یہاں مقبول مذہب ہے اور میں ایک ہفتہ کے بعد حضرت مولانا کے پاس تکیہ جا کر مشرف با اسلام ہوا یہ ۹ جون ۱۹۹۵ء گیارہ بجے دن کی بات ہے حضرت نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

سوال: اس کے بعد آپ جولائی میں پھلت آئے تھے؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے اسلام کے مطالعہ کی دھن لگ گئی اور اسلام کی حقانیت اور اس کی لذت، میرے وجود پر چھا گئی مجھے خیال ہوا کہ مجھے جنوں کی نہیں جنوں کے مالک کی تلاش تھی، جو قرآن حکیم کی زبان میں شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تھا اسلام کا مطالعہ کرنے اور تھوڑی تھوڑی نماز و ذکر وغیرہ سے مجھے یہ لگا کہ مجھ کو جنوں کے تابع کرنے اور ان سے ملاقت کے لئے نہیں بلکہ جنوں کے مالک کا تابع و فرماں بردار بننے کے لئے اور اس کی لقا کا شوق پیدا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

سوال: پیرا سائیکالوجی کی ریسرچ کا کیا ہوا؟

جواب: اسلام قبول کرنے اور اس کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد میرے دل و دماغ کے پردے اٹھ گئے مجھے احساس ہوا کہ مالک کائنات کی دی ہوئی یہ چھوٹی سی زندگی مجھے اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے کے لئے دی گئی ہے میں نے رحمت اللعالمین کا مطالعہ کیا اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میں رحمت اللعالمین نبی کا امتی اور ان کا پیرو سارے عالم کے لئے نہیں تو کم از کم پوری انسانیت کے لئے خیر خواہ اور داعی بنے بغیر ہرگز نہیں کہلا سکتا، میں نے ارادہ کیا کہ مجھے زندگی اسلام کی دعوت کے لئے وقف کرنی ہے اور الحمدللہ میرے اللہ نے مجھ سے کام لیا، میں نے ریسرچ کا ارادہ ترک کر دیا۔

سوال: اس کے بعد مولانا کلیم صاحب سے ملاقات ہوئی؟

جواب: کئی ماہ کے بعد ایک بار میں تکیہ حضرت مولانا کی خدمت میں چند روز رہنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے گیا مغرب کی نماز کے بعد مولانا صاحب سے میری ملاقات ہوگئی میں نے ہلکی سی داڑھی رکھ لی تھی کرتا پاجامہ پہنے ہوا تھا مجھے اچانک ان کو دیکھ کر خوشی ہوئی، میں ان سے چمٹ گیا وہ مجھے نہیں پہچان سکے جب میں نے بتایا کہ میں ڈاکٹر سکسینہ اب عبدالرحمن ہوں وہ بہت خوش ہوئے مجھے بار بار مبارک باد دی کئی روز ہم ساتھ رہے وہ سوچ رہے تھے کہ میں اب ان سے اپنی ریسرچ کے لئے جن سے ملاقات کے لئے کہوں گا جب کئی روز تک میں نے اپنا مطالبہ نہیں رکھا تو انہوں نے ایفائے وعدہ کے خیال سے مجھ سے کہا کہ اب اگر آپ کسی جن سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو دہلی یا پھلت چند روز کے لئے آجانا میں ایک یا چند جنوں سے آپ کی ملاقات کرادوں گا آپ ان سے اطمینان کی حد تک معلومات حاصل کرلیں میں نے جواب دیا کہ مجھے اب کسی جن سے نہیں ملنا ہے میرے اللہ نے میرے لئے میری راہ مجھ پر کھول دی ہے۔

سوال: اس کے بعد آپ نے اپنے گھر والوں سے اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتادیا؟

جواب: ہمارا گھرانہ بڑا پڑھا لکھا گھرانہ ہے میں نے چند روز کے بعد گھر کے لوگوں سے بتادیا شروع شروع میں انہوں نے مجھے سمجھایا اور خاندانی اور مذہبی روایات کی لاج رکھنے کو کہا بعد میں انہوں نے کہنا چھوڑ دیا بعض دوسرے رشتہ داروں اور جونپور کے بعض مذہبی لوگوں نے مجھ پر بہت دباؤ دیا چند مرتبہ مجھے دھمکیاں بھی دی گئیں، مگر وہ سب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے الحمدللہ زیادہ مخالفتوں کی وجہ سے میرے والد نے مجھے دور چلے جانے کا حکم دیا میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ممبئی چلا گیا اس کے بعد کچھ روز تمل ناڈو میں پھر چدمبرم کے علاقہ میں رہا وہاں پر عیسائیوں اور دلتوں میں اللہ نے خوب دعوت کا کام لیا ہماری ایک فعال جماعت بن گئی ایک بہت بڑے پادری فادر پیٹر جیمس نے اسلام قبول کیا ایک بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدھ رہنما اس حقیر کے واسطے سے مشرف باسلام ہوئے، پانچ سال کے بعد میں پونے آ گیا اور آج کل وہیں رہ رہا ہوں۔

سوال: آپ کی شادی ہوگئی؟

جواب: میرا ارادہ پہلے شادی کا نہیں تھا مجھے خیال تھا کہ خاندان کے ساتھ مشغولی میرے لئے دعوتی مشن میں رکاوٹ ہوگی کم از کم وقت اور صلاحیت تقسیم ہوگی مگر ہمارے مولانا کلیم صاحب نے مجھے زور کیا اور کہا کہ ہمارے نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے اگر شادی دعوت میں رکاوٹ ہوتی تو آپ ﷺ ہرگز شادی نہ کرتے شادی کے بغیر آدمی کی زندگی ادھوری ہے اور ایمان بھی مکمل نہیں، ہر وقت یوں بھی آدمی کے ساتھ نفس کا خطرہ لگا رہتا ہے میں نے شادی کے بارے میں سوچنا شروع کیا حیدرآباد کے ایک چرچ میں ہم لوگوں کی ایک دعوتی سفر کے دوران ایک بہت مخلص عیسائی راہبہ سے ملاقات ہوئی جس نے یسوع کی رضا کے لئے اپنے جان گھلا رکھی تھی پہلے ان کی شادی ہوئی تھی ان کے شوہر ان کو دھوکہ دے کر بھاگ لئے ان کا دل ٹوٹا اور انہوں نے مذہبی زندگی اختیار کرلی ۴۲ سال ان کی عمر تھی مجھے ان کے خلوص نے بہت متاثر کیا میں نے ان پر کام کرنا شروع کیا اور میں اپنے ساتھیوں سے اجازت لے کر پندرہ روز حیدرآباد رہا الحمد للہ نے ان کو ہدایت دے دی مولانا عاقل حسامی نے ان کو کلمہ پڑھایا بعد میں، میں نے ان سے شادی کی پیشکش کی، انہوں نے معذرت کی، اپنے پہلے تجربے کی تلخی اور اپنی عمر کا عذر کیا میں نے ان کو شرعی تقاضے بتائے وہ راضی ہوگئی اور پونہ آکر ہم نے نکاح کرلیا، الحمد للہ وہ بڑی وفادار رفیقہ حیات ہیں ان کے والد کی ساری جائیداد ان کو ملی تھی وہ دو بے واڑہ کی رہنے والی تھی ان سے شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے روزگار کے سلسلے میں مجھے فارغ کردیا ہمارے یہاں گزشتہ سال ایک بچی پیدا ہوئی ہے میں نے ان کا نام زینب رکھا ہے میری اہلیہ کا پہلا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوئیس رانی تھا مولانا عاقل حسامی اس کا اسلامی نام سمیہ رکھا تھا میں نے شادی کے بعد بدل کر اس کا نام خدیجہ رکھ دیا۔

سوال: اب آپ کا مشغلہ کیا ہے؟

جواب: اپنی زندگی کو مولانا صاحب کے مشورہ سے گزارنا چاہتا ہوں انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ دعوتی مقاصد کے لئے کوئی مشغلہ ہونا چاہئے میں نے پونہ کے ایک ڈگری کالج میں عارضی طور پر پڑھانا شروع کر دیا ہے الہ آباد یونیورسٹی میں ایک ریڈر کی جگہ نکلی ہے اس کے لئے جا رہا ہوں کہ اپنے اہل تعلق اور پریاگ پیٹھ میں دعوت کا کام کرنے کا موقع ملے گا۔

سوال: سنا ہے آپ ایک عرصے سے دعوتی مشن میں لگے ہیں اب تک آپ کے واسطے سے کتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہوگا؟

جواب: ہمارے مولانا صاحب کہتے ہیں جو چل لئے اس کو کیا دیکھنا جو راستہ طے کرنا ہے اس کو دیکھنا چاہئے، پانچ ارب لوگ اسلام سے محروم دوزخ کی راہ پر چل رہے ہیں ان کے مقابلے میں جو لوگ ہدایت یاب ہوئے ہو بالکل نا کے برابر ہیں، کبھی کبھی حوصلے کے لئے مڑ کر دیکھ لینا بھی برا نہیں ہے، الحمد للہ ثم الحمد للہ اس حقیر کے واسطے سے کم از کم دو سو لوگ تو ایسے مشرف باسلام ہوئے ہوں گے جو کم از کم گریجویٹ ہیں اس کے علاوہ بعض مقامات پر اجتماعی طور پر بھی چند گھرانوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

سوال: آپ نے اپنے گھر والوں پر کام نہیں کیا؟

جواب: واقعی میں نے ان کا حق ادا نہیں کیا۔ ان پر سرسری طور پر کام کرتا رہا حالانکہ سب سے زیادہ ان کا حق تھا چند ماہ سے اپنے والد سے رابطہ شروع کیا ہے پہلی چند ملاقاتوں میں تو ہنستے تھے اور کہا کرتے تھے ”خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے“

مستفاد از ماہنامہ ارمغان جون ۲۰۰۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸

جناب محمد انس صاحب ﴿ورن کمار چکرورتی﴾ سے ایک ملاقات

دوسرے مذاہب سے ان اسلام کی طرف آنے والوں کی تربیت اور ان کے معاشرتی مسائل کا نظام بنانا دعوت کی اوّلین ضرورت ہے اس کے لئے ہمارے بڑوں کو سوچنا چاہئے اور یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے بس ایک ٹیم کھڑی ہو جائے جو مدینے کی مواخاۃ (بھائی چارہ) سے سبق لے کر بس یہ کام شروع کر دے اگر ایک مسلمان، ایک آدمی یا ایک گھرانے کی ذمہ داری لے لے کہ وہ ان کی تربیت کرے گا اور تھوڑی سی رہنمائی اس کے روزگار کے سلسلے میں کرے اور وقتی طور پر کسی کام میں لگا کر بس ضمانت لے لے تو یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے بڑا سرمایہ اکٹھا کر کے اجتماعی نظام تو واقعی ذرا مشکل ہے مگر یہ دوسرا طریقہ بہت آسان ہے۔

مولانا احمد لوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد انس : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : انس بھائی آپ خیریت سے ہیں؟ کافی روز کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی۔

جواب : الحمد للہ خیریت سے ہوں، واقعی بہت روز کے بعد آ سکا ہوں، ملت دو تین بار حاضر ہوا مگر وہاں پر حضرت مولانا محمد کلیم صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی، وہ سفر پر گئے ہوئے تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب دہلی کا پتہ معلوم کر کے فون کر کے یہاں آیا ہوں۔

سوال: اللہ کا شکر ہے آج آپ آگئے اصل میں پھلت سے جو اردو ماہ نامہ ارمغان نکلتا ہے اس میں مشرف باسلام ہونے والے خوش قسمت بھائی بہنوں کے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، تاکہ دعوت کا کام کرنے والوں کی رہنمائی ہو، میں لکھنو سے آیا ہوا تھا اور فکر میں تھا کہ اس ماہ کس کا انٹرویو شائع کیا جائے، اللہ کا شکر ہے اس نے آپ کو بھیج دیا، میں آپ سے ماہنامہ ارمغان کے لئے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جواب: احمد بھیا میں اس لائق کہاں! آپ اگر کچھ معلوم کرنا چاہیں کر لیں، میرے لئے خوش نصیبی ہوگی کہ دعوتی میگزین میں میرا نام آئے۔

سوال: آپ اپنا مختصر تعارف کرائیں؟

جواب: میرا نام الحمد للہ محمد انس ہے، ۲۴ مئی ۲۰۰۰ء کو اللہ نے مجھے پھلت میں آپ کے والد صاحب کے ہاتھ پر قبول اسلام کی سعادت عطا فرمائی میرا اصلی وطن کلکتہ ہے میرا پہلا نام 'ورن کمار چکراورتی' تھا ہم لوگ چکرورتی برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں میرے والد شری ارون کمار جی بڑے تاجر تھے ہم لوگوں کا کلکتہ کے ایک بڑے بازار میں چمڑے کی جیکٹ، پرس وغیرہ کا کاروبار تھا میں سب سے بڑا بھائی ہوں مجھ سے چھوٹے دو بھائی اور بہن ہیں ایک بہن اور ایک بھائی زیر تعلیم ہیں، میں نے انگریزی میں ایم اے کیا ہے میرا ارادہ انگریزی میں پی ایچ ڈی کرنے کا تھا مگر میرے والد کی بیماری اور ان کے انتقال کی وجہ سے مجھے اپنی تعلیم چھوڑنی پڑی اور دوکان پر بیٹھنا پڑا بعد میں مجھ سے چھوٹے بھائی بھی دوکان میں بیٹھنے لگے، میری ایک بڑی بہن جو مجھ سے دو سال بڑی تھی شادی کے دو سال بعد انتقال کر گئیں، وہ مجھے بہت پیار کرتی تھیں۔

سوال: آپ اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں ذرا بتائیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۱۹۹۷ء میں میرے والد کے پیٹ میں درد ہوا کئی روز تک شدید تکلیف ہوئی بعد میں جانچوں کے بعد ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کی آنت میں کینسر ہے آپریشن ہوا کچھ وقت کے لئے فوری آرام ہو گیا مگر پھر تکلیف بڑھی اور ڈیڑھ سال سخت تکلیف کے بعد ۱۶ مارچ ۱۹۹۹ء میں ان کا دیہانت (انتقال) ہو گیا، ان کے کریا کرم میں بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے مجھے ہی آگ لگانی تھی آگ لگانے اور جلانے کا درشیہ (منظر) میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا اس کریا کرم اور اسمیں پنڈتوں کے ڈھونگ سے اور ایسے غم کے موقع پر طرح طرح کے مطالبات سے مجھے ہندو دھرم سے نفرت سی ہو گئی، مگر یہ نفرت ایسی نہیں تھی کہ میں کوئی بڑا اقدم اٹھاتا، پانچ مہینے بعد میری بہن کو دماغی بخار ہوا اور وہ ایک مہینے بیمار پڑ کر انتقال کر گئی وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتی تھی مجھے بھی اس سے حد درجہ محبت تھی وہ چھ سات مہینے کی حاملہ تھی ان کی انتیشٹھی (یعنی مرنے کے بعد کی آخری رسومات) کے لئے ہم شمشان لے کر گئے وہاں کے پجاری پنڈت جی نے لاش کو دیکھ کر کہا کہ اس عورت کے پیٹ میں بچہ ہے، اس کو تو جلایا نہیں جاسکتا اس کو تو گاڑنا (دفن) کرنا ہوگا اس بچہ کو اسکے پیٹ سے نکالو، میں نے پنڈت جی سے کہا کہ اب مری ہوئی اس بہن کا پیٹ پھاڑا جائے گا؟ ہم سے یہ نہیں ہوگا، انہوں نے کہا تو پھر ہمارے شمشان میں یہ نہیں ہوسکتا، ہم نے کہا کہ ہم خود جلالیں گے، انہوں نے کہا کہ شمشان سے باہر کہیں اور اس کا کریا کرم کرلو، میں نے رشتہ داروں سے اصرار کیا کہ کہیں دوسری جگہ لے چلتے ہیں مگر وہ نہ مانے کہ یہ دھارمک بندھن (مذہبی پابندیاں) ہیں انکو ماننا چاہئے اتنے سارے لوگوں کے سامنے میری نہ چلی اور میرے سامنے میری بہن کو ننگا کر کے اس کا پیٹ چیرا گیا اور اس کا بچہ نکالا گیا، میرا دل بہت ٹوٹ گیا اور میں ہندو دھرم کو تھوک کر کلکتہ سے آگیا اور گھر بار چھوڑ آیا کچھ دن پٹنہ رہا وہاں ایک ڈاکٹر صاحب کے یہاں چھوٹے سے نرسنگ ہوم پر اسپتال میں ملازمت کر لی ڈاکٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب مسلمان تھے چندروز بعد جب بے تکلفی ہوئی تو میں نے ان سے اپنی دکھی داستان سنائی، وہ بہت متاثر ہوئے اور مجھے اسلام قبول کرنے کا اور مجھے دہلی جانے کا مشورہ دیا میں جامع مسجد گیا شاہی امام عبداللہ بخاری سے ملا، انہوں نے کچھ مئوقر لوگوں کی تصدیق مانگی جو میرے پاس نہیں تھی ، اسکے بعد میں ابوالفضل جماعت اسلامی کے دفتر گیا وہاں مولانا لوگوں نے مجھ سے بہت سوالات کیے پریشاں حالی اور ذہنی انتشار کی وجہ سے شاید میں انکو مطمئن نہیں کرسکا اور ان کو شک ہوا اسلئے وہ مجھے کلمہ پڑھوانے میں دیر کرتے رہے، دوروز میں وہاں رہا، مجھے بھی چوروں اور مجرموں کی طرح تفتیش سے تکلیف ہوئی اور میں وہاں سے چلا آیا تین ماہ تک میں کسی روزگار کی تلاش کے لئے اور قبول اسلام کے لئے بہت سے مولانا اور اماموں کے پاس گیا، مگر نہ جانے کیوں ہر آدمی ڈرتا رہا، میں نے پٹنہ واپسی کی سوچی اس لئے کہ نہ مجھے کوئی روزگار مل سکا اور نہ ہی چھتیس لوگوں کے پاس جانے کے باوجود مجھے کسی نے کلمہ پڑھوایا میں نے چار روز مزدوری کی اور کرائے کے پیسوں کا انتظام کر کے پٹنہ واپسی کے ارادہ سے نئی دہلی اسٹیشن ٹرین آنے میں دیر تھی پلیٹ فارم پر میری ملاقات جوالا پور ہردوار کے ایک مولانا اسلم صاحب سے ہوئی بات بات میں تعارف ہوا مولانا سمجھ کر میں نے ایک بار ان سے بھی اپنے اسلام قبول کرنے کے ارادہ کو ظاہر کیا اور اتنے لوگوں کے پاس جانے کے باوجود ناکامی پر اپنے دکھ کا اظہار کیا انھوں نے تعجب کیا کہ آپ سے کسی نے پھلت کا پتہ نہیں بتایا میں نے کہا پھلت میں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ پھلت جائیں آپ کو کسی فکر کی ضرورت نہیں اور انہوں نے ساتھ چلنے کے لئے کہا اور کہا میں آپ کو پھلت مولانا کلیم صاحب سے ملا کر پھر جوالا پور چلا جاؤں گا بیچارے میرا ٹکٹ لیکر خود واپس کر کے آئے اور میرا ٹکٹ خود خریدا اور کھتولی پہنچے دوسری سواری سے دن چھپنے کے بعد پھلت پہنچے مولانا کلیم صاحب باہر اپنی بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ساتھ جانے والے مولانا صاحب کو جانتے تھے جاتے ہی مولانا سے میرا تعارف کرایا مولانا کلیم صاحب نے مجھ سے معلوم کیا کہ آپ نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا؟ میں نے کہا کہ بہت سوچ سمجھ کر، جب میں اتنے روز سے دھکے کھا رہا ہوں اتنے لوگوں کے پاس جا چکا ہوں تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہوگا، مولانا کھڑے ہو گئے مجھے گلے لگایا اور کہنے لگے آپ کھڑے کھڑے کلمہ پڑھنا چاہتے ہیں تو کھڑے کھڑے پڑھ لیجئے ورنہ بیٹھ جایئے، میں بیٹھ گیا فوراً پڑھوایا بعد میں اس کا ترجمہ کہلوایا اور میرا نام معلوم کر کے میرا اسلامی نام محمد انس رکھ دیا۔ الحمدللہ

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے کیسا محسوس کیا؟

جواب: آپ کے والد صاحب کے پیار سے گلے لگانے اور بغیر کسی تحقیق اور تفتیش کے پہلے مرحلہ میں مجھے کلمہ پڑھوانے سے میری ساری تھکن دور ہوگئی، اتنی جگہ در در مارے مارے پھرنے کا غم بالکل ڈھل گیا اور مجھے ایسا لگا جیسے میں تو مسلمان ہونے کے لئے پیدا کیا گیا تھا بلکہ جیسے جیسے میں اسلام کو سمجھتا اور مانتا گیا مجھے یہ محسوس ہوتا گیا کہ میں فطرتاً مسلمان ہی پیدا ہوا تھا، جو غلط ماحول میں رہنے کی وجہ سے میں کچھ روز ہندو رہا، ۲۴ مئی ۲۰۰۰ء کو جس روز میں نے اسلام قبول کیا مولانا صاحب کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے بعد میں مولانا صاحب نے لوگوں سے میرا تعارف کرایا، مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ صبح سے آج وہاں ۹ لوگ اسلام قبول کرنے آچکے ہیں اور اس سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ مجھ سے پہلے آٹھ اور میں خود نواں تھا، ہم ۹ میں سے ایک آدمی کو بھی کسی مسلمان نے اسلام کی دعوت نہیں دی تھی، کسی کو اسلام کی کسی چیز میں کشش محسوس ہوئی، کسی کو خود اسلام کو پڑھنے کا شوق ہوا اور اکثر کو اپنے مذہب کے اندھ وشواسوں اور اندھی رسموں سے ری ایکشن (انفعال) نے اسلام کی طرف آنے کو کہا، مولانا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بتایا کہ ان ۹ کے علاوہ صبح تڑکے فیروز پور کی ایک بہن کو مولانا صاحب نے فون پر کلمہ پڑھایا ان کا نام آشا تھا، مولانا صاحب نے ان کا نام عائشہ رکھا۔

سوال: اس کے بعد آپ کی تعلیم وتربیت کا کیا ہوا؟

جواب: جوالا پور والے مولانا صاحب رات کو چلے گئے، مولانا کلیم صاحب نے مجھ سے کہا کہ یہاں آپ کا گھر ہے اطمینان سے رہئے، انشاء اللہ کل آگے کے لئے مشورہ کر لیں گے، ۲۵ مئی کو مولانا صاحب سے کچھ مہمان ملنے آئے، مولانا صاحب نے کل صبح فون پر جن بہن کو کلمہ پڑھوایا تھا ان کا قصہ بتایا کہ وہ پھلت آ کر کلمہ پڑھنا چاہتی تھی مگر میرے دل میں آیا کہ موت زندگی کا کچھ پتہ نہیں، اسلئے فون پر ہی کلمہ پڑھنے کے لئے اصرار کیا وہ پھلت آ کر کلمہ پڑھنے پر اصرار کرتی رہی مگر میں نے بہت اصرار کیا وہ مان گئی اور آج مالیر کوٹلہ سے ایک بہن کا فون آیا کہ وہ عائشہ بہن جن کو کلمہ پڑھوایا گیا تھا ان کا رات میں انتقال ہو گیا، خود مولانا صاحب پر اس کا بڑا اثر تھا مجھ پر بھی بڑا اثر ہوا میں نے مولانا صاحب کی کتاب آپ کی امانت آپ کی سیوا میں پڑھ لی تھی مجھ پر بجلی سے کوند گئی اگر اسلام قبول کرنے سے پہلے مر گیا ہوتا ہو میرا کیا ہوتا؟ اور ان سبھی لوگوں پر غصہ بھی آیا کہ ایک منٹ کے کلمہ پڑھوانے کے کام میں اتنا ڈرتے رہے، میں نے مولانا صاحب سے اس کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ اگر اس دوران میری موت آجاتی تو میرا کیا ہوتا؟ مولانا صاحب نے مجھے تسلی دی کہ آپ تو ارادہ اور پکے نیت سے چل رہے تھے تو آپ نے جب ارادہ کر لیا تھا اس وقت سے مسلمان ہو گئے تھے آپ کی موت اگر آتی تو ایمان پر آتی اور مجھے سمجھایا کہ زمانہ خراب ہے بہت سازشیں چل رہی ہیں لوگ دھوکہ دیتے ہیں اس لئے لوگ احتیاط کرتے ہیں اگر آپ ان کی جگہ ہوتے تو آپ ان سے زیادہ احتیاط کرتے میں نے ان سے کہا کہ آپ نے فوراً کلمہ کیوں پڑھوا دیا تو کہنے لگے ہم تو دیہاتی گنوار لوگ ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاؤں کے لوگوں کو اتنا ہوش نہیں ہوتا کہ بہت دور کی سوچیں ہم تو سوچتے ہیں کہ جو ہوگا دیکھا جائیگا آج تو ہم اپنا دل خوش کر لیں کہ ہمارا خونی رشتہ کا ایک بھائی ہمارے سامنے کفر وشرک اور اس کے نتیجہ میں دوزخ کی آگ سے بچ کر اسلام اور جنت کے سائے میں آ گیا ہے کل کو اللہ مالک ہے سازش ہوگی یا جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا۔

جواب: مولانا صاحب نے مجھے جماعت میں وقت لگانے کا مشورہ دیا، میں نے کہا آپ جو کہیں میں تیار ہوں تیسرے روز مجھے مولانا صاحب دہلی لے گئے میرے ساتھ دو نومسلم ساتھی اور بھی تھے مولانا صاحب کے بہنوئی ہم تینوں کو مرکز نظام الدین لے گئے اور ایک جماعت میں ہمارا نام لکھوایا جو اگلے روز صبح کو ۱۰ بجے فیروز آباد جانی تھی صبح کو امیر صاحب نے ساتھیوں کو اکٹھا کیا ہمارے ساتھ سہارنپور کے گاؤں کے ایک ساتھی عبداللہ بھی تھے انہوں نے ایک ساتھی سے بتلا دیا کہ ہم تینوں نومسلم ہیں، انہوں نے امیر صاحب سے بتا دیا امیر صاحب ہمیں میوات کے ایک میاں جی جو جماعتوں کے بھیجنے کے ذمہ دار ہیں انکے پاس لے گئے انہوں نے ہم سے معلوم کیا کہ آپ نے قانونی کاروائی کرالی؟ ہم نے بتایا کہ ہم آکر کرائیں گے، انہوں نے ہمیں جماعت میں جانے سے روک دیا کہ آپ واپس جائیں ہم تینوں ساتھیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہم لوگوں نے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے ہمارے تیسرے ساتھی زراعت والے تھے بلال بھائی جو آگرہ کے پاس فتح پور کے رہنے والے تھے وہ کہنے لگے کہ اپنے گھر چلو، یوں کب تک دھکے کھاتے رہیں گے؟ میں نے ان سے کہا کہ نہیں یہ شیطان ہمیں اسلام سے محروم کرنا چاہتا ہے، ہمیں پھلت جانا چاہئے ہم لوگ پھلت پہنچے مولانا صاحب تین روز کے بعد سفر سے لوٹے ہمیں پھلت میں دیکھ کر بہت پریشان ہوئے پوچھا آپ لوگ جماعت سے کیوں آ گئے؟ میں سارا واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنایا اور مجھے بہت رونا آیا، مولانا صاحب نے پھر مجھے گلے سے لگالیا اور ہم سے کہا کہ آپ نے یہ کیوں بتایا کہ ہم نومسلم ہیں آپ نومسلم کہاں ہے؟ پیارے نبی ﷺ کی بات کو سچا جاننا ہی تو اسلام وایمان ہے ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیدا ہونے والا اسلامی فطرت پر یعنی مسلمان پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اسکو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، تو آپ تو پیدائشی مسلمان ہیں اور بچہ پیدائشی طور پر مسلمان ہوتا ہے تو آپ نومسلم کہاں ہیں؟ پیدائشی مسلمان نومسلم کہاں ہوتا ہے؟ آپ کچھ روز کے لئے مرتد ہو گئے تھے، ہندو بن گئے تھے، آپ نے ہی غلطی کی کہ اپنے کو نومسلم کہا، آپ دیکھیں گے کہ ہر بچہ کسی بھی مذہب کا ہو اسکو دفنایا جاتا ہے جلایا نہیں جاتا اللہ نے انتظام کیا ہے کہ اس کے مسلمان ہونے کو وجہ سے اسکو دفنایا جاتا ہے آپ کی بہن کے پیٹ سے بھی بچہ کو نکلوا کر جلنے سے بچایا گیا کہ نہیں؟

مولانا نے اس کے بعد مرکز کے لوگوں کی مجبوری سنائی اور کچھ واقعات سنائے کہ کچھ لوگوں نے سازش کر کے جھوٹا اسلام ظاہر کیا اور پھر بعد میں پولیس پکڑی ہوتی رہی، اسلئے وہ احتیاط کرنے لگے، ان کو ایسا ہی کرنا چاہئے، ہم لوگ مطمئن ہوئے اور غیر آدمی کی طرف سے اس طرح صفائی اور ہر ایک کو بے قصور وار ٹھہرانے کی بات نے میرے دل میں بہت جگہ بنالی رات کو میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ کے ساتھ دو چار روز رہ کر میں نے یہ محسوس کیا کہ اگر آپ سے کوئی شیطان کی بھی شکایت کرے گا تو آپ اسکو بھی بے قصور اور اس کی مجبوری ثابت کر دیں گے، مولانا صاحب نے کہا کہ میں نے زندگی میں تجربہ کیا کہ کسی بھی برے سے برے آدمی کی جگہ جب میں اپنے کو کھڑا کرتا ہوں کہ میں ایسے گھرانے میں پیدا ہوتا اور ایسے ماحول میں تربیت پاتا اور میری سوچ اور فکر اس طرح کی نہیں ہوتی تو دشمن سے دشمن آدمی کو بھی معذور پاتا ہوں بلکہ مجھے تو اکثر خیال ہوتا ہے کہ میں اس سے زیادہ برا ہوتا، مولانا صاحب نے کہا کہ یہ بات آپ کی تسلی یا اپنی انکساری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے نہیں کر رہا ہوں بلکہ بہت تجربہ کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں۔

سوال اس کے بعد پھر کیا ہوا؟ آپ جماعت میں نہیں گئے؟

جواب اگلے روز بھائی عبدالرشید دوستم کے ساتھ ہم لوگ میرٹھ کچہری گئے تین لوگوں کو ایک ساتھ دیکھ کر منشی سراج صاحب بھی پریشان ہو گئے کہنے لگے حضرت سے کہنا کہ ایک ساتھ اتنے لوگوں کو نہ بھیجا کریں کل دو تین لوگ آئے تھے دو روز پہلے دو آئے تھے بہر حال انہوں نے قانونی کاروائی پوری کی دو روز کے بعد پھر ہم مرکز پہنچ گئے جماعت میں نام لکھوالیا الگ الگ جماعتوں میں نام لکھ دیئے گئے ہم نے کسی کو نہیں بتایا کہ ہم نو مسلم ہیں سارا وقت بخیر و عافیت لگا، جماعت سے واپس آئے تو معلوم ہوا کہ بلال کو میاں جی نے پہچان لیا تم تو نو مسلم ہو دو چار روز پہلے آئے تھے اس نے کہا نہیں ہم تو پیدائشی مسلمان ہیں، بہت دیر تک بحث ہوئی پھر انہوں نے کاغذات دکھائے اور وہ بھی جماعت میں گئے ہماری جماعت کے امیر صاحب زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے اردو بھی بہت اٹک اٹک کر پڑھتے تھے انہوں نے ہمیں نماز یاد کرادی ایک نوجوان سے کچھ اردو بھی پڑھ لی مگر یہ میرے اپنے شوق کی وجہ سے ہوا، ہمارا جماعت میں وقت زیادہ اچھا نہیں گزرا، مجھے جماعت میں اس کا احساس ہوا اور روز بروز تقاضا بڑھتا چلا گیا کہ ہم مسلمانوں کو دستر خوان اسلام پہ آنے والے مہمانوں کے لئے ایک تعلیم و تربیت کا نظام قائم کرنا چاہئے اگر ان نئے مسلموں کی تعلیم و تربیت اور معاشرتی مسائل کے حل کا نظام بنالیا جائے تو خود بخود وہ اپنے خاندانوں کے لئے اسلام کی دعوت کا بہترین ذریعہ ہوں گے پھر ہمیں دعوت کے لئے زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اسلام ایک روشنی ہے وہ خود اپنے اندر بڑی کشش رکھتی ہے اس سلسلے میں کوئی تربیت کا نظام ہو اس کی بڑی ضرورت ہے، جماعت میں بھجوانا اس کا مکمل حل نہیں البتہ کچھ فائدہ تو ہو ہی جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال اب آپ کیا کررہے ہیں؟ آپ کی شادی ہوگئی ہے کہ نہیں؟

جواب میں آج کل پونہ میں رہ رہا ہوں بجنور ضلع کے ایک مولانا صاحب ایک بیکری کا کاروبار کرتے ہیں وہ مجھے مولانا کے حکم سے اپنے ساتھ لے گئے تھے مولانا نسیم ان کا نام ہے ان کی بیکری میں منیجر کی حیثیت سے کام کررہا ہوں الحمدللہ میں نے قرآن بھی پڑھ لیا اور اردو بھی سیکھ لی ہے مولانا صاحب کہتے تھے کہ میری کوئی لڑکی نہیں ہے ورنہ میں تمہاری شادی ان سے کردیتا ہمارے بیکری کے قریب ایک لڑکی کلکتہ کی رہنے والی تھی کپڑے کے شوروم میں استقبالیہ ریسیپشن پر کام کرتی ہے ایک دوبار کپڑا خریدنے گیا بنگالی ہونے کی وجہ خیریت معلوم کی اس کے ماں باپ کا انتقال ہوگیا تھا شادی شدہ بھائیوں میں وہ بالکل داسیوں کی طرح زندگی گزار رہی تھی میں نے مولانا نسیم صاحب سے اس کو ملوایا اور اس کو دعوت دی وہ تیار ہوگئی مولانا نسیم صاحب نے اس کو اپنی بیٹی بنالیا اور میری شادی اس سے کردی الحمدللہ وہ بہت اچھی مسلمان ہے ملازمت چھوڑ دی ہے، مولانا نسیم صاحب کی اہلیہ سے اسلام کی تعلیم حاصل کررہی ہے دو ماہ پہلے میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، اس کا نام میں نے ابوبکر رکھا میرا ارادہ ہے کہ اس کو عالم حافظ بنائیں گے میری اہلیہ بھی جن کا نام فاطمہ ہے اس کے لئے تیار ہے آپ دعا کردیجئے وہ اچھا داعی بنے۔

سوال الحمدللہ آپ مطمئن ہیں گھر والوں کیلئے بھی آپ نے کچھ سوچا؟

جواب میرے چھوٹے بھائی جو کاروباری ہیں ان کی شادی ہوگئی ہے وہ آج بھی میرا احترام کرتے ہیں دو چھوٹے بھائی، بہن میرے پاس آگئے ہیں بھائی نے انٹر کا امتحان دیا ہے، بہن نے گیارہویں کا امتحان دیا ہے الحمدللہ دونوں نے کلمہ پڑھ لیا ہے مجھے امید ہے میرے باقی دونوں بھائی بھی اسلام قبول کرلیں گے وہ مجھ پر بہت اعتماد کرتے ہیں میری والدہ نابینا ہوگئی ہیں وہ ذرا مذہب کے سلسلے میں سخت ہیں مگر وہ مجھے بہت محبت کرتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال : بہت بہت شکریہ بات لمبی ہوگئی آپ سے تو بہت باتیں کرنی چاہئیں مگر خیر آئندہ پھر ایک ملاقات کریں گے دوبارہ آپ ادھر آئے تو میرے فون پر مجھے اطلاع کردیں، بتایئے کہ آپ ارمغان کے واسطے سے مسلمانوں سے یا قارئین ارمغان سے کچھ کہنا چاہیں گے؟

جواب : میں تو اپنی ضرورت ہی پیش کرسکتا ہوں کہ دوسرے مذاہب سے ان اسلام کی طرف آنے والوں کی تربیت اور ان کے معاشرتی مسائل کا نظام بنانا دعوت کی اولین ضرورت ہے اس کے لئے ہمارے بڑوں کو سوچنا چاہئے اور یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے بس ایک ٹیم کھڑی ہوجائے جو مدینے کی مواخاۃ سے سبق لے کر بس یہ کام شروع کردے اگر ایک مسلمان، ایک آدمی یا ایک گھرانے کی ذمہ داری لے لے کہ ان کی تربیت کرے گا اور تھوڑی سی رہنمائی اس کے روزگار کے سلسلے میں کرے اور وقتی طور پر کسی کام میں لگا کر بس ضمانت لے لے تو یہ کام آسانی سے ہوسکتا ہے بڑا سرمایہ اکٹھا کرکے اجتماعی نظام تو واقعی ذرا مشکل ہے مگر یہ دوسرا طریقہ بہت آسان ہے۔

سوال : بہت بہت شکریہ۔ ہمارے لئے دعا کریں۔

جواب : ہمارے لئے بھی دعا کریں۔

حفاظت جس سفینے کی انھیں منظور ہوتی ہے
کنارے پر انھیں خود لا کے طوفاں چھوڑ جاتے ہیں

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان مئی ۲۰۰۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٩

جناب ڈاکٹر قاسم صاحب ﴿ پرمووکیسوانی ﴾ سے ایک ملاقات

میرا پیغام تو بس یہ ہے کہ اسلام جب ایک سچائی ہے اور یہ سچائی جب سب کے لئے ہے تو اس کو سب تک پہنچانا چاہئے، انسان تو سچائی کے سامنے بے بس ہوتا ہے، اس کی مجبوری ہے کہ وہ سچائی کو قبول کرے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ڈاکٹر محمد قاسم : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : ڈاکٹر صاحب، آپ کا ذکر اکثر ابی سے سنتے رہتے تھے اور اپنے دلچسپ دعوتی تجربات کے ذیل میں آپ کا ذکر خیر کرتے رہتے تھے، آپ سے ملاقات کا اشتیاق تھا، آپ سے آج خوب ملاقات ہوگئی۔

جواب : ہاں مجھے بھی مولانا صاحب کی فیملی والوں سے ملاقات کا اشتیاق تھا۔

سوال . شاید آپ کے علم میں تو نہیں ہوگا کہ ہمارے یہاں پھلت سے ایک اردو میگزین ''ارمغان'' کے نام سے نکلتی ہے، تقریباً دو سالوں سے دعوتی کام کرنے والوں کے نفع کیلئے اسلام میں آنے والے نو واردوں کے انٹرویو شائع کئے جا رہے ہیں، مجھے خود یہ خیال تھا کہ آپ سے ضرور اس کے لئے انٹرویو لیا جائے۔

جواب : میری باتیں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے کیا سود مند ہوسکتی ہیں، ابھی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری اسلام میں ابتدائی زندگی ہے۔

سوال . آپ کی زندگی تو واقعی ہم سب کے لئے قابل رشک ہے پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں؟

جواب . میرا پرانا نام پرمود کیسوانی تھا، میں کوہاٹی کا یستھ گھرانے میں ۱۷ جنوری ۱۹۷۴ء کو شری ہنس راج کیسوانی کے گھر میں پیدا ہوا، ابتدائی تعلیم انگریزی میڈیم اسکول میں ہوئی، پھر گوہاٹی میں کمپیوٹر سائنس سے بی ایس سی کیا، اس کے بعد دہلی سے کمپیوٹر سائنس میں ایم ایس سی میں گولڈ میڈل حاصل کیا اور نیویارک میں کمپیوٹر سافٹ ویئر میں پی ایس ڈی کیا، میرے بڑے بھائی ڈاکٹر ونود کیسوانی بہت اچھے سرجن ہیں، نیویارک میں رہتے ہیں، میرے والد سائنس کے لیکچرر تھے، میرے نیویارک کے قیام کے دوران ان کا انتقال ہوگیا تھا، اب آج کل میں امریکہ کی ایک سافٹ ویر کمپنی کی گڑگاواں برانچ کا ڈائرکٹر ہوں۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کا کرشمہ دکھا کر اس زمین سے اوپر ایک الگ عالم میں ۶ فروری ۲۰۰۳ کو ہدایت سے نوازا، میں نے ایسی جگہ اسلام قبول کیا کہ شاید پوری دنیا میں بس ہم دو لوگوں کے علاوہ کسی کو وہاں ہدایت نہ ملی ہو۔

سوال . کچھ کچھ تو ہم نے بھی سنا ہے، مگر آپ خود اپنی زبان سے واقعہ سنائیے؟

جواب . بچپن سے ہمارا گھرانہ ہندو مذہبی گھرانہ تھا، پہلے ہمارے دادا اصل میں لکھنؤ کے رہنے والے تھے، وہ ملازمت کے سلسلہ میں گوہاٹی چلے گئے تھے اور وہیں پر مقیم ہوگئے، ہمارے گھرانہ میں اردو خصوصاً لکھنؤ کی تہذیب کا خاصا اثر ایک عرصہ تک گوہاٹی میں رہنے کے باوجود تھا، انگریزی میڈیم اسکول میں پڑھ کر میرا مذہب سے تعلق ذرا کمزور پڑا، پھر دہلی میں کچھ ایسا ماحول ملا کہ وہاں مذہب کی بات کرنا تو گویا دیہاتی اور گنوار یا فنڈامنلسٹ (بنیاد پرست) ہونا سمجھا جاتا تھا، سونے پر سہاگا یہ ہوا کہ نیویارک میں ایم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈی کرنے چلا گیا، وہاں تو مذہب اور خاص کر ہندو مذہب سے آستھا بالکل اٹھ گئی، میرے نیویارک کے قیام کے دوران ۱۱ر ستمبر کا واقعہ پیش آیا، اس واقعہ سے ٹی وی، اخبارات اور دوسرے میڈیا نے مسلمانوں کو دہشت گردی خصوصاً (Islamic terrorism) اسلامی دہشت گردی کا بہت چرچا کیا، میرے ذہن میں اس وقت مسلمانوں کے سلسلہ میں بس اتنی بات تھی کہ مسلمان، پرانے زمانے کی داستانوں میں یقین رکھنے والی ایک بے حقیقت اور پسماندہ قوم ہے، مگر ۱۱ر ستمبر کے بعد مسلمان کچھ ہیں، کیا ہیں، اسلام کیا ہے، کیوں اس کو ماننے والے اس قدر اس سے تعلق رکھتے ہیں اور اتنی بڑی قربانیاں کیوں دیتے ہیں، خصوصاً مسلمانوں اور اسلام سے دنیا کو کیا کیا خطرہ ہے اور یہ دنیا کے امن کے دشمن کس طرح ہیں؟ اس طرح کے سوال عام طور پر پوری مغربی دنیا خصوصاً امریکہ میں رہنے والوں کے دماغ میں اٹھ رہے تھے ایک زمانہ میں میڈیا سے تعلق رکھنے والا کوئی امریکہ کا آدمی کم از کم کسی داڑھی والے مسلمان سے خوف زدہ ہونے لگا تھا، میرے اسلام قبول کرنے سے چھ روز پہلے میں نیویارک میں تھا، اپنی بھتیجیوں کو ایک پارک میں لے کر گھومنے گیا تو وہاں ایک داڑھی والے مسلمان ملے، تو فوراً بچہ میرے پاس آ گیا اور ڈر سے بولا، انکل اسامہ ہے، بچہ کے اس جملہ سے میری ذہنیت اور مغربی دنیا میں رہنے والے ہر آدمی کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں میں کمپنی کے کام سے ہیڈ آفس گیا تھا، ایر انڈیا سے میرا ٹکٹ تھا، مجھے دبئی سے کچھ آفس کے لئے خریداری کرنی تھی اور ایک کمپنی کی شاخ کو دینا تھا، دوبئی پانچ روز قیام کر کے ۶ جنوری ۲۰۰۳ء کو میں ایر انڈیا کے جہاز پر سوار ہوا، تقریباً آخر تک میرے برابر والی سیٹ خالی رہی، بالکل اخیر میں ۲۰ منٹ پہلے آپ کے ابی میرے برابر والی سیٹ پر آئے، میں نے ان سے ہاتھ ملایا، ان سے تعارف حاصل کیا تو انھوں نے کلیم صدیقی اپنا نام بتایا، ان سے پتہ معلوم کیا تو انھوں نے بتایا کہ دہلی کے پاس رہتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، میں نے ان کا استقبال کیا اور چھیڑنے اور چٹکی لینے کے لئے ان سے کہا: وری گڈ، بہت اچھا، میرا نام اسامہ ہے، شاید ان کو میری بات پر ہنسی نہیں آئی، انھوں نے تعجب سے پوچھا کہ آپ کا نام اسامہ ہے، میں نے کہا کہ اصل میں چار پانچ روز پہلے نیویارک میں اپنے بھتیجے کو لے کر پارک میں گھومنے گیا تھا، وہاں ایک ڈاڑھی والے صاحب آ گئے تو بچہ ڈر کر بھاگا اور بولا، انکل اسامہ ہے، مولانا صاحب نے مجھے بعد میں بتایا کہ آپ کا طنز سن کر ذرا سی دیر کو میرا دل دکھا، مگر میں نے دل میں سوچا کہ تین گھنٹے ساتھ بیٹھنا ہے اگر اللہ نے لاج رکھی تو آج آپ کا نام اسامہ رکھ کر ہی جہاز سے اتریں گے۔

جہاز کی پرواز کرنے سے پہلے میں نے اپنا تعارف کرایا اور مولانا صاحب سے تعارف معلوم کیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ عجمان (یو اے ای) میں ایک عربی اور اسلامی سینٹر چلاتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ پھر تو آپ مذہب کے بارے میں خوب جانتے ہوں گے؟ میں بہت زمانے سے کسی مذہب کے جاننے والے سے باتیں کرنا چاہتا ہوں، اچھا رہے گا، آپ سے باتیں ہو جائیں گی، مولانا صاحب نے کہا: مذہب تو بڑی چیز ہے اس کے بارے میں سب کچھ جاننا تو بڑی بات ہے، البتہ جتنا میں جانتا ہوں آپ سے باتیں کر کے خوشی ہوگی۔

جہاز نے پرواز شروع کی اور میں نے باتوں کا سلسلہ جاری رکھا، میں نے مولانا صاحب سے سوال کیا کہ یہ بتایئے کہ مذہب والے کہتے ہیں کہ اس سنسار کو بنانے والا اور چلانے والا ایک بھگوان (ایشور) ہے، وہ سنسار کو بنانے والا ہے وہی سنسار کے سارے کام چلا رہا ہے اب تو سائنس کا زمانہ ہے ہر خیال کو ترکوں (دلیلوں) پر پرکھا جاتا ہے، آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ مالک ہے اور سنسار کا بنانے والا ہے؟ مولانا صاحب نے کہا کہ آپ کمپیوٹر سائنس میں ڈاکٹر ہونے کے باوجود پرانے زمانہ کی ایک جاہل بڑھیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسی بات بھی نہیں سمجھتے، جس سے جب کسی آپ جیسے نے سوال کیا کہ ماں یہ بتا کہ اس سنسار کو بنانیوالا اور چلانے والا کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بیٹا اس سارے سنسار کو چلانے والا صرف اور صرف ایک مالک ہے، سوال کرنے والے نے پوچھا کہ ماں یہ بات آپ کس طرح کہتی ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میرے چرخہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے، سوال کرنے والے نے معلوم کیا کہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ میں چرخہ چلاتی ہوں تو چلتا ہے اور اگر رک جاتی ہوں تو رک جاتا ہے اور میں اکیلے چرخہ چلاتی ہوں تو چرخہ بھلی طرح چلتا ہے اور سوت کاتتا ہے اور اگر ایک چھوٹے بچے نے سوت کی انٹی کو ہاتھ لگایا تو سوت الگ اور سارا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے، اس سے مجھے پتہ لگا کہ جب ایک چھوٹا سا چرخہ بغیر کسی کے چلائے نہیں چلتا تو یہ کائنات، سورج، چاند، دن رات، گرمی، برسات، سردی کا پورا چرخہ ضرور کوئی چلانے والا چلا رہا ہے، ضرور اس کا چلانے والا کوئی ہے اور وہ اکیلا ہے، اس لئے کہ ذرا سی بچی میرے چرخے پر انگلی لگادے تو سارا سوت کاتنے کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے، تو اگر ایک کے علاوہ کئی خدا ہوتے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔

مولانا صاحب نے بتایا کہ قرآن حکیم نے اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ ایک خدا کے علاوہ کئی خدا ہوتے تو سرشٹی (کائنات) میں جھگڑا اور فساد ہوجاتا لَـوْ كَـانَ فِيْهِـمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۱۷رکوع۲) ترجمہ: اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہوتے تو دونوں جھگڑ پڑتے۔

اگر کئی بھگوان ہوتے یا دیوی دیوتاؤں کو کچھ اختیار ہوتا تو روز آسمان زمین میں فساد رہتا، ایک کہتا کہ اب دن بڑا ہوگا دوسرا کہتا کہ نہیں چھوٹا ہوگا، ایک کہتا سردی ہوگی دوسرا کہتا کہ نہیں گرمی ہوگی، ایک کہتا کہ بارش ہوگی دوسرا کہتا کہ نہیں دھوپ نکلے گی، ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے اپاسک (پوجا کرنے والے) سے کسی چیز کا وعدہ کرلیا تو دوسرا اس کے خلاف کرنے کو کہتا، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سنسار کا سارا نظام اتنے نظم وضبط کے ساتھ سلیقہ سے چل رہا ہے، یہ پورا نظام یہ بتا رہا ہے کہ اس کا بنانے اور چلانے والا صرف اور صرف ایک مالک ہے۔

مولانا صاحب نے کہا کہ اس اکیلے مالک نے ساری دنیا کے سردار انسان کی فطرت اور اس کے نیچر میں یہ خوبی رکھی ہے کہ کسی بنی ہوئی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کو پہچانتا اور اس کی بڑائی کو سمجھتا ہے، آپ دیکھیں جب آپ کوئی اچھا کھانا کھاتے ہیں تو کھانے کے ذائقہ اور اچھائی سے زیادہ آپ کا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ کھانا کس نے بنایا؟ کوئی اچھا سلا ہوا کپڑا دیکھتے ہیں تو فوراً آپ کا سوال یہ ہوتا ہے کہ کس نے سیا ہے؟ کوئی اچھی تعمیر دیکھتے ہیں تو فوراً یہ خیال آتا ہے کہ یہ تعمیر کس نے کی؟ غرض کسی مصنوع سے انسان اس کے صانع کو اور مخلوق سے اس کے خالق کو پہچاننے کا فطری جذبہ رکھتا ہے، ایسے بڑے سنسار کی ایسی پیاری پیاری چیزیں، یہ ستاروں سے جگمگ آسمان، یہ چاند اور سورج، یہ دن اور رات، یہ زمین یہ پھل یہ پھول، یہ پہاڑ یہ سمندر، یہ جانور یہ پرندے، یہ پتنگے، یہ سب بتا رہے ہیں اور آپ کا اور ہمارا دل ودماغ یہ خود کہہ رہا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی بڑا حکیم اور علیم خدا ہے۔

مولانا صاحب کی اس سادہ مثال میں ایسی بڑی بات سمجھانے سے میں اندر سے بہت متاثر ہوا کہ یہ شخص مذہبی ہے مگر بڑے ترک (دلیل) کے ساتھ بات کرنے والا ہے، میں نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ چلئے یہ بات تو میرا دل اندر سے کہتا ہے کہ سنسار کا کوئی بنانے والا اور چلانے والا ہے، ایشور اور خدا ضرور ہے، مگر یہ بات تو کسی بھی طرح ٹھیک نہیں لگتی ہے کہ گیتا کو مانو، قرآن کو مانو، بائبل کو مانو، اس نے انسان کو بدھی دی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی عقل سے سوچ لے اور مان لے، مولانا صاحب نے کہا کہ واہ جی واہ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی خوب آدمی ہیں، وا جپئی کو تو مانتے ہیں کہ بھارت کا کوئی چلانے والا ہے مگر بھارت کے سنودھان (آئین) کو نہیں مانتے، جب اس کائنات اور دنیا کا کوئی مالک ہے تو پھر اس کا قانون ہونا بھی ضروری ہے، انسانوں کے لئے زندگی گذارنے کا وہ قانون جو اکیلے مالک نے اپنی طرف سے طے کیا ہے اس کو مذہب کہتے ہیں، اس طرح مذہب کو مانے بغیر مالک اور خدا کو ماننے کا کوئی تصور ہی نہیں۔

مولانا صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کے لئے سب سے ضروری بات سمجھنے کی یہ ہے کہ وہ مالک جس نے آپ کو اور سارے انسانوں کو پیدا کیا وہ اس دنیا کا اکیلا مالک اور بادشاہ ہے، جب وہ مالک اکیلا ہے تو وہ سچا قانون اور دین جو اس کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ بھی صرف ایک ہی ہوگا، انسان کو اللہ نے عقل دی ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اکیلے سچے دھرم کو معلوم کر کے اس کو مانے اور اس اللہ نے اپنی آخری کتاب میں یہ بات صاف بتائی ہے کہ وہ سچا دھرم اور دین صرف اسلام ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ جب سے آدمی پیدا ہوا ہے تب سے آج تک اسلام ہی اکیلا سچا دین ہے، جو انسان اس اکیلے سچے مالک کو اور اس کے بنائے ہوئے سچے دین اسلام کو نہ مانے، وہ اس دنیا میں غدار اور اسے اس سنسار کی کسی بھی چیز سے فائدہ اٹھانے کا اختیار نہیں، اس کو اللہ کی زمین کی نیشنلٹی ہی نہیں ملے گی اور باغی یا غدار کی سزا پھانسی یا ہمیشہ کی جیل ہے، اس مالک کے یہاں بھی غیر ایمان والے کو ہمیشہ نرک کی جیل ہے اور اس دنیا میں بھی وہ جب چاہے سزا دے سکتا ہے، ورنہ موت کے چیک پوسٹ پر جب اس دیش سے پرلوک کے دیش میں انسان جائے گا تو اللہ کا امیگریشن اسٹاف وہاں سب سے پہلے ایمان ہی کو چیک کرے گا، یہ کہکر مولانا صاحب نے میرے ہاتھ پکڑ لئے اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ سفر کر رہے ہیں، یوں بھی میرا ایمان ہے کہ ہم سب ایک ماں باپ کی اولاد اور خونی رشتہ کے بھائی ہیں اور اب تو آپ میرے ہم سفر ہیں اور ہم سفر کا بڑا حق ہوتا ہے اس لئے آپ سے محبت کی بات کہتا ہوں کہ موت کا کچھ پتہ نہیں کہ کب آجائے اس لئے اس سے اچھا کوئی وقت نہیں ہوسکتا کہ آپ مسلمان ہوجایئے اور کلمہ پڑھ لیجئے۔

میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ کی باتیں تو مجھے بہت اوجک لگ رہی ہیں اور میں ضرور سوچوں گا مگر یہ دھرم بدلنا کوئی مذاق تھوڑی ہے کہ اتنی جلدی فیصلہ کرلیا جائے، مولانا صاحب نے کہا کہ یہ فیصلہ بہت جلدی کرنے کا ہے، ڈاکٹر صاحب آپ مجھے ستایئے نہیں، فوراً کلمہ پڑھ لیجئے۔

میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ مجھے وقت دیجئے، مولانا صاحب نے کہا وقت نکل چکا فوراً کلمہ پڑھیے۔ اس لئے امریکہ کا ایک طیارہ کولمبیا جاتے ہوئے ابھی چار روز پہلے گرا ہے، اگر ہمارا جہاز بھی اترتے ہوئے خدانہ کرے حادثہ کا شکار ہوگیا تو پھر کہاں وقت رہے گا، دیر تک مولانا صاحب مجھے سمجھاتے رہے اور بار بار بیتاب ہو کر کہتے کہ دیر نہ کریں جلدی مسلمان ہوجائیں، نہ جانے آپ کی موت آجائے یا میں مرجاؤں۔

اسلام کے اکیلے سچے مذہب ہونے پر مولانا صاحب نے ہمارے ملک بھارت کے نظام حکومت کی مثال دی اور اب سے پہلے کے سارے وزیر اعظموں کو بھی سچا بتا کر باجپئی جی کے زمانہ کے قانون کو ماننا ضروری بتا کر، میرے دل کو مطمئن کر دیا۔

مرنے کے بعد کے سورگ اور نرک پر جب میں نے شک جتایا کہ مرنے کے بعد کس نے دیکھا ہے آدمی مرگیا گل سڑ گیا؟ تو انھوں نے پہلے تو سچے نبی کی زبان اور سچے قرآن کی بات کہی، پھر ایک مچھلی کا قصہ مثال کے طور پر سنایا، جس سے میرا دل بہت مطمئن ہوا، میرے دل میں اچانک خیال آیا تو میں نے مولانا صاحب سے سوال کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھا یہ بتایئے کہ مسلمانوں کو اپنے دھرم اور مذہب کی باتوں پر جو وشواس اور یقین ہوتا ہے وہ، ہم ہندوؤں کو کیوں نہیں ہوتا؟ مولانا صاحب نے جواب دیا کہ یقین اور وشواس انسان کا سچ پر جمتا ہے، جھوٹ پر انسان کے اندر شک رہتا ہے، کیوں کہ قرآن اسلامی اصول، اس کو لانے والے آخری رسول اور ان کی زندگی (اتہاس) کے واسطہ سے ہمارے پاس بہت پکی سند کے ساتھ موجود ہے، اس لئے ہمیں اسلام کی ہر بات پر اندر سے یقین ہوتا ہے، اسلام اور قرآن ایسے سچے نبی کے واسطہ سے ہم تک پہنچا ہے جس کو دشمن بھی الصادق الامین (سچا اور ایماندار) کہتے تھے بلکہ اس کا نام ہی سچا اور ایماندار ان لوگوں نے رکھ دیا تھا۔

میرے دل کو یہ بات بہت لگی، بار بار مولانا صاحب مجھ سے اسلام قبول کرنے اور مسلمان ہونے کے لئے کہتے، مگر دھرم بدلنا اتنا آسان کام نہیں تھا، جب وہ بار بار کہتے رہے تو میں جان بچا کر اٹھ کر پیشاب کے بہانے جہاز کے ٹائلیٹ میں چلا گیا، ٹائلیٹ سے واپس آ کر میں سیٹ پر واپس آنے کے بجائے ایک طرف کھڑا ہو کر دیر تک سوچتا رہا، کہ یہ آدمی میرا کوئی رشتہ دار نہیں، اس کو مجھ سے کچھ لالچ نہیں، ایسا پڑھا لکھا اور ترک سے بات کرتا ہے، میں ایک ڈاکٹر تعلیم یافتہ آدمی ہوں، جب میرا دل و دماغ سو فیصد اس کی باتوں سے مطمئن ہے، تو مجھے فیصلہ کرنے میں یہ سوچنا کہ سماج کیا کہے گا جہالت ہے، یہ نیا زمانہ ہے اور ہر آدمی کم از کم مجھ جیسا سائنس میں پی ایچ ڈی کرنے والا تو سو فیصد آزاد ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ مجھے اس سچے اور بھلے آدمی کی اس درد بھری پیشکش کو ٹھکرانا نہیں چاہئے۔

مولانا صاحب نے مجھے بتایا کہ دوبئی کے سفر میں وہ بہت دکھی تھے، آپ جب اٹھ کر گئے تو میں نے اپنے مالک سے تڑپ کر دعا کی کہ میرے اللہ! جب آپ ہی دلوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرنے والے ہیں، تو ان کا دل اسلام کے لئے کھول دیجئے، آپ کے دل شکستہ بندے کا دل بہت دکھا ہوا ہے میرے اللہ ذرا سا خوش کر دیجئے۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: اس کے بعد کیا ہوتا، فیصلہ اوپر سے ہو چکا تھا، بہت اعتماد اور عزم کے ساتھ میں سیٹ پر پہنچا، مجھے آج بھی اس عزم کا مزہ محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی سپہ سالار ایک دنیا فتح کر کے بیٹھا ہو، میں نے مولانا صاحب سے کہا مجھے مسلمان کر لیجئے، مولانا صاحب نے میرے ہاتھ چوم لئے اور خوشی سے مجھے کلمہ پڑھایا، میرا اسلامی نام محمد قاسم رکھا اور مجھے بتایا کہ یہ اسلام اب آپ کی ملکیت نہیں بلکہ امانت ہے اور آپ قاسم ہیں، ہمارے نبی کا ایک لقب قاسم تھا، اب سب تک پہنچانا ہے، جہاز میں اعلان ہوا کہ اب ہم دہلی پہنچ رہے ہیں، جہاز اترا، ہم دونوں اپنے ملک ایک مذہب کے ساتھ آسمان سے اترے، میں نے اپنے لگیج سے وہ مٹھائی کا ڈبہ نکال کر اور چاکلیٹ اور بسکٹ نکال کر مولانا کو خوشی سے پیش کیا جو میں اپنے خاندانی دھرم گرو کے لئے لے کر آیا تھا اور خوشی خوشی میں گڑگاؤں پہنچا۔

اس کے بعد ایک لطیفہ سناتا ہوں، مولانا صاحب کو پھلت جا کر یہ خیال آیا کہ مجھے پر مود کا نام اسامہ رکھنا تھا، انھوں نے مجھے فون کیا کہ غلطی سے میں نے آپ کا نام محمد قاسم رکھ دیا، آپ نے تو اپنا نام اسامہ رکھا تھا، آپ اپنا نام اسامہ رکھ لیں، میں نے کہا نہیں مولانا صاحب، اسامہ نام رکھ کر لوگ مجھے جینے نہیں دیں گے، حضرت محمد صاحب کا ایک نام قاسم ہے وہ اسامہ سے بہت اچھا ہے، مولانا صاحب نے ہنس کر فون رکھ دیا۔

سوال: آپ نے قاسم نام رکھنے کا کیا حق ادا کیا؟

جواب: میں تو کچھ حق ادا نہیں کر پایا، البتہ میرے اکیلے بھائی امریکہ میں رہتے ہیں بڑے ڈاکٹر ہیں ان کے لئے ہدایت کی دعا کرنی شروع کی تھی، ستمبر میں ان کا خط آیا کہ وہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرسنگ ہوم کی ایک نرس سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے ہیں اور انھوں نے اس سے شادی بھی کرلی ہے، یہ ان کی دوسری شادی ہے۔

سوال آپ کی بھابھی کی طرف سے مخالفت نہیں ہوئی؟

جواب فون پر بات ہوتی رہتی ہے شروع شروع میں تو وہ بہت برہم تھیں، ہندوستان واپس آنا چاہ رہی تھیں، مگر اب یہ معلوم ہو کر حیرت ہوئی کہ اس مسلمان نرس کی خدمت اور اخلاق سے متاثر ہو کر وہ بھی مسلمان ہو گئی ہیں۔

سوال واقعی آپ کی باتیں بڑے مزے کی ہیں، آپ کو اللہ نے زمین اور آسمان کے درمیان ہدایت نصیب فرمائی آپ نے شروع میں بتایا تھا کہ ہم دو آدمیوں کو یہ سعادت ملی، دوسرا آدمی کون ہے؟

جواب .مولانا نے مجھے بتایا تھا کہ ان کے پیر مولانا علی میاں صاحب نے بھی جہاز میں کسی کو کلمہ پڑھوایا تھا۔

سوال آپ نے اسلام کے مطالعے کے لئے کیا کیا؟

جواب میں نے گڑگاؤں میں ایک مولانا صاحب سے رابطہ کیا روز رات کو ایک یا آدھے گھنٹہ کے لئے جاتا ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ میں نے قرآن شریف پڑھ لیا ہے، جنازے کی نماز تک پوری نماز یاد ہو گئی ہے اور روزانہ کسی نہ کسی کتاب کو بھی پڑھتا ہوں۔

سوال آپ کی شادی کا کیا ہوا؟

جواب اللہ کا شکر ہے میرا رشتہ ایک دیندار مسلم پڑھے لکھے گھرانے میں ممبئی میں ہو گیا ہے۔

سوال واقعی آپ کا بہت بہت شکریہ! ڈاکٹر صاحب، اخیر میں ارمغان کے واسطہ سے مسلمانوں کے لئے کوئی پیغام؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: میرا پیغام تو بس یہ ہے کہ اسلام جب ایک سچائی ہے اور یہ سچائی جب سب کے لئے ہے تو اس کو سب تک پہنچنا چاہئے، انسان تو سچائی کے سامنے بے بس ہوتا ہے، اس کی مجبوری ہے کہ وہ سچائی کو قبول کرے۔

سوال: بہت بہت شکریہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب: واقعی شکریہ تو آپ کا ہے کہ آپ نے مجھے عزت بخشی۔ وعلیکم السلام

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، مارچ ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰

محترمہ خیر النساء صاحبہ ﴿شالنی دیوی﴾ سے ایک ملاقات

مجھے صرف دو باتوں کی دھن ہے، ایک تو یہ کہ ہمارے مسلمان بھائی، بہن،، جن کو باپ دادوں سے اسلام مل گیا ہے انھیں اس پیارے دین کی قدر نہیں کی بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ دین کی باتوں کو وہ بوجھ سمجھتے ہیں، جیسے پردہ، نماز وغیرہ کو، وہ اس نعمت کی قدر کریں، اپنے اللہ اور رسول پر یقین کریں اور ایمان کے بعد اس کی مدد کو دیکھیں اور جب وہ ایمان کی اہمیت کو نہیں سمجھتے تو ان کو اس کا درد اور فکر نہیں کہ کوئی ایمان پر مرے یا بغیر ایمان دوزخ میں جائے ہمیں پوری انسانیت کو دوزخ سے بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ : السلام علیکم

خیر النساء : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال : آپ کا نام؟

جواب : خیر النساء

سوال : آپ کہاں کی رہنے والی ہیں؟ کچھ اپنا تعارف کرائیں۔

جواب : میں تھانہ بھون کے قریب ایک گاؤں کی رہنے والی ہوں، میرا پرانا نام شالنی دیوی تھا، میرے والد کا نام چودھری بلی سنگھ تھا، میری شادی ہریانہ میں پانی پت ضلع کے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصبہ میں کرپال سنگھ سے ہوئی، اپنے پہلے شوہر کے ساتھ چودہ سال رہی اب سے آٹھ سال پہلے میرے اللہ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا، اللہ کے شکر سے میرے پانچ بچے ہیں جو میرے ساتھ مسلمان ہیں۔

سوال اپنے اسلام لانے کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب مجھے بچپن ہی سے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیوں کی پوجا دل کو نہیں بھاتی تھی۔ میں پیڑ پودوں، پھولوں، چاند ستاروں کو دیکھتی تو سوچتی کہ ایسی خوبصورت اور سندر چیزوں کو بنانے والا کیسا سندر ہوگا ہماری سسرال کے گاؤں میں یوپی کے بہت سے مسلمان کپڑے وغیرہ کی تجارت کے لئے آتے تھے، وہ مجھے ایک مالک کی پوجا اور اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی باتیں بتاتے، میرے ساتھ میرے بچے بھی بڑی دلچسپی سے انکی باتوں کو سنتے، ان کے جانے کے بعد میرے چھوٹے چھوٹے بچے مجھ سے باتیں کرتے کہ ماں! ہم سب مسلمان ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا، کچھ دنوں کے بعد میں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کرلیا اور گنگوہ کے علاقہ کے دو مسلمانوں کے ساتھ میں جاکر اپنے بچوں سمیت مسلمان ہوگئی۔

سوال اسلام لانے کے بعد آپ کے سسرال والوں اور مائیکے والوں کی طرف سے مخالفت نہیں ہوئی؟

جواب اسلام کا نام آتے ہی میرے گھر والوں اور سسرال والوں نے قیامت برپا کردی، میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بے حد ستایا، ہم سبھی کو جان سے مارنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی، مگر موت وزندگی کا مالک ہماری حفاظت کرتا رہا میرے اللہ پر مجھ کو بھروسہ رہا اور ہر موڑ پر میں مصلے پر جاکر فریاد کرتی رہی اور اللہ نے ہر موڑ پر میری مدد کی۔

سوال گھر اور سسرال کے لوگوں کی طرف سے آپ کی دشمنی اور اللہ کی مدد کی کچھ باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتائے۔

جواب: میں کس منہ سے اپنے مالک کا شکر ادا کروں، میرے گھر والوں اور سسرال والوں نے (جو بڑے زمین دار بھی تھے اور بڑے طاقتور بھی) مجھے منانے کی ہر ممکن کوشش کی، دو چار روز تو وہ سمجھاتے رہے اور جب میں نے ان کو فیصلہ سنایا کہ میں مر تو سکتی ہوں مگر اسلام سے نہیں پھر سکتی تو پھر انھوں نے میرے ساتھ بڑی سختی کی، مجھے پیڑ سے ٹانگ دیا گیا، دسیوں لوگ مجھے لاٹھی ڈنڈوں سے پیٹتے تھے، مگر وہ لاٹھیاں نہ جانے کہاں لگ رہی تھیں میں اپنے مالک سے فریاد کرتی تھی اور مجھے ایسا لگا کہ مجھے نیند آ گئی یا میں بے ہوش ہو گئی، بعد میں مجھے ہوش آیا و پولیس وہاں موجود تھی اور وہ لوگ بھاگ گئے تھے، مجھے لوگوں نے بتایا کہ اس پٹائی میں اپنی لاٹھی سے میرے چچا اور جیٹھ کے ہاتھ ٹوٹ گئے، وہ میرے بچوں کو مجھ سے چھین کر لے گئے، میرے بڑے بیٹے جس کا نام میں نے عثمان رکھا ہے، اسکو گھر لیجا کر بہت مارا، دو روز کے بعد وہ جان بچا کر گھر سے چلا گیا تھانہ بھون اپنے ایک مسلمان دوست کے یہاں وہ پھر پکڑا گیا، اسکو مارنے کے لئے بدمعاشوں کے ساتھ میرے گھر والے آ گئے، تیرہ سال کا بچہ اور آٹھ دس لوگ چھرا چاقو لے کر اسے جان سے مارنے لگے، اس بچے نے چھری چھیننے کی کوشش کی اور جان بچانی چاہی، نہ جانے کس طرح ان میں سے ایک آدمی کے پیٹ میں وہ چھری گھس گئی اور وہ فوراً مر گیا، اتنے میں ایک بس آ گئی، بس والے نے بس روک دی، سواریاں اتریں تو وہ لوگ سب بھاگ گئے، وہاں ایک لڑکا جس کے سارے جسم پر زخم تھے اور ایک آدمی مرا ہوا پڑا ہوا تھا، پولیس آ گئی اور لڑکے کو جیل بھیج دیا، جیل میں پٹائی ہوتی رہی، لڑکے نے صاف بیان دیا کہ چھری چھینتے ہوئے میرے ہاتھ سے اس کے پیٹ میں گھس گئی لڑکے کو آ گرہ جیل میں بھیج دیا گیا، میں راتوں کو مصلّی پر پڑی رہتی، میں نے اپنے سہارے کے لئے طالب نام کے ایک آدمی سے نکاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا، عورتیں مجھے ڈراتیں، مسلمان عورتیں بھی مجھے چڑھاتیں کہ تیرے بچے اب تجھے ملنے والے نہیں اور تیرے بچے کی ضمانت کوئی نہیں کرے گا۔

میرا بچہ عثمان آگرہ جیل میں نماز پڑھتا اور دعا کرتا، ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک پردہ آسمان سے آیا اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ بی بی فاطمہ آسمان سے عثمان کی ضمانت کرانے آئی ہیں، ایک ہفتہ کے بعد آگرہ کی ایک بڑی دولت والی عورت نے عثمان کی ضمانت کرائی، وہ مظفرنگر آیا کرتی تھیں، ضمانت ہوگئی تو میں نے دین سیکھنے کے لئے اسکو جماعت میں بھیجدیا میں اپنے چار بچوں کی وجہ سے رویا کرتی اور میرے بچے بھی بہت تڑپتے، میری بڑی بچی چھپ کر نماز پڑھتی، اس کو نماز پڑھتا دیکھ کر میری سسرال والوں نے اس پر مٹی کا تیل ڈال دیا اور آگ جلانی چاہی مگر میرے اللہ نے بچایا چار بار دیا سلائی جلائی مگر ایک بال بھی نہیں جلا، میرے جیٹھ دیوروں نے مشورہ کرکے کھیر پکائی اور کھیر میں زہر ملا دیا، وہ میری دونوں بڑی بچیوں کو کھلائی، مگر کچھ بھی نہ ہوا، میری جٹھانی نے یہ سوچا کہ زہر تھا ہی نہیں، اس نے کھیر چکھی اور فوراً مرگئی۔

میرا بیٹا عثمان جماعت سے آیا، میں اور وہ پانی پت کے پاس سے ایک جگہ جارہے تھے، ہمیں سسرال والوں نے گھیرلیا، گولیاں چلائیں، گولیاں بچ بچ کر نکل جاتی تھیں ۲۳ فائر انھوں نے کیے ۲۳واں فائر ان میں سے ایک آدمی کے لگا اور وہ مرگیا۔

میں اپنے اللہ سے اپنے بچوں کو مانگا کرتی، میرے اللہ مجھے میرے بچے مل جائیں، ایک روز ایک مولانا غوث علی شاہ مسجد میں آئے، انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا قصہ سنایا کہ اللہ نے فرعون کے گھر سے ان کو ان کی ماں سے کیسے ملوایا، میں گھر گئی اور سجدہ میں پڑگئی، میرے اللہ جب تو موسیٰ علیہ السلام کو موسیٰ کی ماں کی گود میں پہنچا سکتا ہے تو میرے بچوں کو مجھ سے کیوں نہیں ملاسکتا، میں تجھ پر ایمان لائی ہوں، میں فریاد کرنے کس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے جاؤں، میں تیرے علاوہ کسی سے فریاد نہیں کروں گی، ساری رات سجدہ میں پڑی رہی میری آنکھ لگ گئی، کوئی کہہ رہا ہے اللہ کی بندی خوش ہوجا، تیرے بچے تیرے ساتھ ہی رہیں گے صبح کو میرا بچہ عثمان پانی پت سے کرنال کے لئے بس اڈے گیا اس نے دیکھا کہ تینوں بہنیں چھوٹے بھائی کے ساتھ بس سے اتریں، وہ موقع دیکھ کر اندازے سے پانی پت آرہی تھیں، چاروں کو لے کر وہ خوشی خوشی گھر آیا، میں پھر ساری رات سجدہ میں پڑی رہی، میرے مالک آپ کتنے اچھے ہیں آپ کتنے پیارے ہیں، اپنی دکھیاری بندی کے بچوں کو خود ہی بھیج دیا، اس کے بعد سے پانچ چھ بار ایسا ہوا کہ میری سسرال کے لوگ مجھے اور میرے بچوں کو تلاش کرتے ہیں، ہم ان کو دیکھ لیتے ہیں، مگر ایسا لگتا ہے کہ وہ اندھے ہوجاتے ہیں، مجھے ہر موڑ پر میرے مالک نے سہارا دیا، میں اس مالک کے کس منہ سے گن گاؤں۔

سوال آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کا کیا انتظام کیا؟

جواب میرے لڑکے عثمان نے قرآن شریف پڑھ لیا، ہر سال جماعت میں جاتا ہے، اب کام کر رہا ہے، میں دم کر کے بھیج دیتی ہوں اور بے فکر ہوجاتی ہوں کہ حفاظت کرنے والا مالک اس کی حفاظت کرے گا۔

میری دو بڑی لڑکیوں کی شادی اللہ نے کرادی ہے دونوں لڑکے بہت دیندار اور نیک ہیں، میری بچیاں بھی بہت پکی اور نیک مسلمان ہیں، ان کی شادی کے وقت میرا بیٹا آگرہ جیل میں تھا میرے اللہ نے ضمانت کا انتظام کرادیا اور اس نے اپنے بہنوں کو خوشی خوشی رخصت کیا، اب وہ اللہ کے شکر سے بری ہوگیا ہے، چھوٹی بچی اور بچہ مدرسہ میں پڑھ رہا ہے۔

سوال آپ ماشاء اللہ پردہ میں رہتی ہیں اور نماز کی بھی خوب پابندی کرتی ہیں، آپ کو کیسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے؟

جواب: میں نے ایمان لانے کے بعد قدم قدم پر اپنے مالک کی مدد دیکھی، مجھے نماز میں بہت مزہ آتا ہے، میں نے چھ سال سے تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین نہیں چھوڑی، میں نے کیا نہیں چھوڑی، صحیح یہ ہے کہ میرے مالک نے مجھ سے پڑھوائی، مجھے کوئی ضرورت ہوتی ہے تو میں مصلے پر چلی جاتی ہوں اور اپنے مالک سے فریاد کر کے دل کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب ضرورت پوری ہو جائے گی اور مشکل حل ہو جائے گی، میں پردہ کو اپنے مالک کا حکم سمجھتی ہوں، مجھے پردہ میں ایسا لگتا ہے کہ میں قلعہ میں آ گئی اور میرے مالک مجھے اس قلعہ میں دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں، مجھے تو عجیب سا لگتا ہے، پورے پانی پت میں بہت کم عورتیں پردہ کرتی ہیں نہ کے برابر، پتہ نہیں ہم کیسے مسلمان ہیں، نہ اللہ پر بھروسہ، نہ یقین۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر اللہ پر یقین اور ایمان کو مسلمان سمجھ جائیں تو چاند ستارے ساتھ چلنے لگیں۔

سوال: آپ کی بیٹیاں بھی پردہ کرتی ہیں؟

جواب: اللہ کا شکر ہے کہ میری بیٹیاں پکا پردہ کرتی ہیں، ان کو دیکھ کر ان کی سسرال میں بھی پکا پردہ ہونے لگا، بھلا ایسے رحیم وکریم نے ہمیں پردہ کا، ہماری شیطان سے حفاظت کے لئے تحفہ دیا اور ہم اسے دوسرے لوگوں کی طرح قید سمجھنے لگیں، مجھے تو بے پردہ ہندو عورتوں کو بھی دیکھ کر ترس آتا ہے، میں سچ کہتی ہوں، میں نے سنا تھا کہ عورت اپنے اوپر پڑنے والی نگاہوں کو خوب تاڑ لیتی ہے، مجھے تو مسلمان ہونے اور پردہ میں رہنے سے پہلے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار ہر مرد کی آنکھوں سے ایسا لگتا تھا کہ یہ کپڑے اتار کر میری عزت لوٹنے والا ہے، مجھے بہت غصہ بھی آتا تھا اور شرم بھی، میرے اللہ نے مجھے ایسا دین دیدیا جس نے مجھے اس عذاب سے بچالیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: مسلمان بھائی بہنوں سے آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟

جواب: مجھے صرف دو باتوں کی دھن ہے، ایک تو یہ کہ ہمارے مسلمان بھائی، بہن، جن کو باپ دادوں سے اسلام مل گیا ہے انھیں اس پیارے دین کی قدر نہیں بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ دین کی باتوں کو وہ بوجھ سمجھتے ہیں، جیسے پردہ، نماز وغیرہ کو، وہ اس نعمت کی قدر کریں، اپنے اللہ اور رسول پر یقین کریں اور ایمان کے بعد اس کی مدد کو دیکھیں اور جب وہ ایمان کی اہمیت کو نہیں سمجھتے تو ان کو اس کا درد اور فکر نہیں کہ کوئی ایمان پر مرے یا بغیر ایمان دوزخ میں جائے ہمیں پوری انسانیت کو دوزخ سے بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔

سوال: آئندہ آپ کا کیا پروگرام ہے؟

جواب: میرا ارادہ قرآن شریف حفظ کرنے کا ہے، میں نے بات پکی کر رکھی ہے، مجھے پھلت جا کر قرآن پاک حفظ کرنا ہے اور اپنی دونوں بچیوں کو دین کی سپاہی اور دعوت دینے والا بنانا ہے، بڑا بچہ تو کام پر لگ گیا ہے، چھوٹے بچہ کو میں چاہتی ہوں کہ وہ اجمیر والے حضرت کی طرح لاکھوں لوگوں کو مسلمان بنائے میں روزانہ تہجد میں اپنے اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ میرے اللہ تو نے بت بنانے والے کے گھر میں ابراہیم کو پیدا کیا، تیرے لئے کیا مشکل ہے؟ چھوٹے بچے کو مجھے عالم، حافظ اور دین کا داعی بنانا ہے، میرے اللہ میری تمنا ضرور پوری کریں گے انھوں نے میرا کوئی سوال آج تک رد نہیں کیا۔

سوال: بہت بہت شکریہ! آپ ہمارے لئے بھی دعا کیجیے۔

جواب: میں کس لائق ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے نبی احمد ﷺ کا سچا وارث بنائے۔ آمین۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان جون سنہ ۲۰۰۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱

جناب محسن صاحب «رمیش سین» سے ایک ملاقات

اسلام دین فطرت ہے، جس طرح پیاسے کو ٹھنڈے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح اسلام کی انسان کو ضرورت ہے، کسی پیاسے کو جس کی زبان خشک ہورہی ہو، ہونٹوں پر پیاس کی شدت سے پپڑیاں جم رہی ہوں، آپ ٹھنڈا پانی ہونٹوں تک لائیں تو وہ دھتکارنے کے بجائے جھپٹ کر لے گا اسی طرح اسلام کو دل کے ہونٹوں تک لگانے کی ضرورت ہے، ساری انسانیت کفر وشرک کے جال اور بوجھ کے تلے دبی ہے، اسلام ان کے لئے آزادی ہے، اس لئے اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈہ کی پرواہ نہ کرکے یہاں انسانیت تک اسلام کو ہمیں پہنچانے کو کوشش کرنا چاہیے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد محسن : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال محسن صاحب آپ بہت موقع پر تشریف لائے؟

جواب جی احمد صاحب! بلاشبہ میں بہت موقع سے آیا، فون پر حضرت سے رابطہ ایک ماہ تک کوشش کے بعد نہیں ہوسکا، تو اللہ کے بھروسے چل پڑا کہ جاکر پڑ جاؤں گا کبھی تو ملاقات ہوگی، مگر اللہ کا فضل کہ ٹرین سے اتر کر فوراً خلیل اللہ مسجد پہنچا کہ اگر حضرت ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے تو مسجد میں ضرور مل جائیں گے، اللہ کا شکر ہے کہ ملاقات ہوگئی۔

سوال: آپ اپنے مطلب کی بات کہہ رہے ہیں اور میں اپنے مطلب کی، اصل میں آج بائیس تاریخ ہوگئی ہے اور میں ارمغان کے لئے کوئی انٹرویو نہ لے سکا تھا، دو روز کے اندر رسالہ کو پریس میں جانا ہے میں شام سے سوچ رہا تھا کہ کس کو فون کروں، اچانک ابی نے بتایا کہ ایک بہت اچھے دوست بھائی محسن آئے ہیں ان سے جا کر ارمغان کے لئے انٹرویو لے لو؟

جواب: اچھا اچھا، ہاں! حضرت مجھ سے بھی فرما کر گئے ہیں کہ میں کچھ وقت انتظار کروں، ارمغان کے لئے آپ سے کچھ باتیں معلوم کریں گے۔

سوال: آپ اپنا خاندانی پریچے (تعارف) کرائیے؟

جواب: میں مدھیہ پردیش کے گوالیار ضلع کا رہنے والا ہوں میری پیدائش ایک تاجر گھرانہ میں ۱۹؍اپریل ۱۹۶۲ء میں ہوئی میرے والد صاحب کھل چوکر کے تھوک دیاپاری تھے، ان کی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ آئے، کئی بار ان کا کاروبار بالکل ختم سا ہوگیا، مگر وہ بڑے بہادر اور ہمت والے آدمی تھے، میرے دو چھوٹے بھائی اور ایک بہن ہیں، انٹرمیڈیٹ سائنس سے کرنے کے بعد میں نے بی فارما کیا اور پھر میڈیکل اسٹور میرے والد نے کھلوا دیا، جھانسی میں ہماری ایک پڑھے لکھے پریوار میں شادی ہوگئی، میری اہلیہ ایم ایس سی کرنے کے بعد بی ایڈ کرکے ایک کالج میں لیکچرر ہوگئی تھیں، شادی کے بعد ان کی ملازمت کی وجہ سے بہت مشکل رہی اللہ نے مسئلہ حل کردیا اور ان کا گوالیار میں ٹرانسفر ہوگیا، الحمد للہ ہمارے یہاں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: میرے پڑوس میں ایک دوکاندار اسپیئر پارٹس کی دوکان کرتے تھے، ان کا نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید احمد صاحب تھا بڑے اچھے انسان اور مذہبی مسلمان ہیں، ہماری مارکیٹ میں بس وہ اکیلے مسلمان دوکان دار ہیں، مگر مجھ ساری مارکیٹ میں ان سے زیادہ کسی سے مناسبت نہیں تھی، ان کی سسرال بھوپال میں ہے، ان کی سسرال کے لوگ گوالیار آتے تو وہ میرے لئے کچھ نہ کچھ لاتے، ان کی سسرال میں ایک شادی میں ان کی بیوی کے بھائی مجھ کو بہت زور دے کر دعوت دے گئے، بازار کی چھٹی بھی تھی میں نے سعید صاحب کے ساتھ پروگرام بنالیا، بھوپال میں آپ کے والد صاحب حضرت مولانا کلیم صاحب کا پروگرام تھا، سعید صاحب مولانا صاحب سے واقف تھے، ایک اٹارسی کے حاجی صاحب جن کے ہاتھوں پر سیکڑوں لوگ اسلام کے سایہ میں آئے ہیں انکے واسطہ سے حضرت صاحب سے سعید صاحب واقف ہوئے اور ملنے کے لئے بے تاب تھے، مجھ سے ان کا ذکر کرتے تھے، بار بار پھلت چلنے کے لئے کہتے تھے، شادی چھوڑ کر سعید صاحب نے مولانا صاحب سے ملاقات کے لئے تلاش شروع کی، سچی طلب تھی الحمدللہ ایک انجینیر صاحب کے یہاں صبح کو ملاقات طے ہوگئی وہاں مولانا صاحب کو ناشتہ کے لئے بلایا تھا، بہت سے مولانا لوگ بھی ساتھ تھے سعید صاحب اور میں وہاں پہنچے سعید صاحب نے بتایا کہ یہ رمیش سین صاحب میرے بہت اچھے پڑوسی ہیں بلکہ پڑوسی سے زیادہ بڑے بھائی ہیں، ہم لوگ آپ سے ملنے پھلت آنا چاہتے تھے، ہمارا مقدر کہ گوالیار سے آج ایک شادی میں بھوپال آنا ہوا، آپ کی خبر معلوم ہوئی تو شادی بھول گئے، کل صبح سے تلاش کرتے کرتے آج اللہ نے مراد پوری کی، آپ ان سے کچھ بات کرلیں، مولانا نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ پھلت تو آپ کو آنا ہی پڑے گا، یہ رمیش صاحب آپ کے تو ہیں ہی ہمارے بھی بھائی ہیں اور خونی رشتہ کے حقیقی بھائی، مجھ سے بولے رمیش صاحب! ہم سب ایک ماتا پتا (ماں باپ) کی اولاد ہیں نا؟ میں نے کہا جی ہاں اس میں کیا شک ہے، تو بولے کہ ایک ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ کی اولاد کو ہی تو خونی رشتہ کا حقیقی بھائی کہا جاتا ہے حضرت صاحب نے مالک مکان انجینئر صاحب سے کسی الگ کمرے میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی سب لوگوں نے کہا آپ اسی کمرے میں بات کرلیں ہم لوگ باہر چلے جاتے ہیں، سب لوگ چلے گئے تو مولانا صاحب نے مجھ سے کہا: رمیش سین صاحب! آپ ہمارے خونی رشتہ کے بھائی ہیں اور محبت میں مجھے اچھا ایک آدمی سمجھ کر ملنے کے لئے آئے ہیں، میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے لئے جو سب سے زیادہ ضروری اور بھلائی کی بات ہے آپ سے کہوں اور آپ کے لئے جو بہت خطرہ کی بات ہے اس سے خبردار کروں، دیکھیے جس دیش میں آدمی رہتا ہو، اس کے حاکم کو تسلیم نہ کرے اور نہ مانے اور وہاں کے قانون (سنودھان اور کانسٹی ٹیوشن) کو نہ مانے نہ تسلیم کرے وہ باغی اور غدار ہے، اس لئے کسی دیش کے کسی عہدہ پر مقرر کرنے سے پہلے ہر شہری کو دیش کے منشور اور سن ودھان کے پرتی وچن بدھتا اور وفاداری کی شپتھ اور حلف دلایا جاتا ہے، یہ پوری کائنات اور سرشٹی کا اکیلا مالک، بادشاہ وہ اکیلا خدا ہے اور اس کا فائنل اور آخری دستور اور منشور قرآن مجید ہے، جو اس نے اپنے آخری رسول اور اتم سندیشٹا حضرت محمد ﷺ پر بھیجا ہے، انسان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ ہوش سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے غداری سے بچ کر اس اللہ کے اکیلا مالک ہونے اور قرآن کے آخری دستور ہونے کا حلف لے، اس حلف کے بغیر آدمی باغی اور غدار ہے اور اس کو اللہ کی زمین پر چلنے، یہاں کی چیزوں سے فائدہ اٹھانے، یہاں تک کہ اس کی ہوا میں سانس لینے کا حق حاصل نہیں اور اللہ کے باغی کو جو یہ حلف نہ لے اور کلمہ پڑھ کر ایمان نہ لائے غداری اور بغاوت کے جرم میں ہمیشہ ہمیشہ کی نرک میں جلنا پڑے گا، اس لئے رمیش بھائی اس حلف کو کلمہ شہادت کہتے ہیں میں آپ کو پڑھواتا ہوں آپ یہ سوچ کر کہ اپنے سچے مالک کو حاضر و ناظر جان کر بغاوت سے توبہ کرکے اس کے اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون قرآن کا پالن کرنے کے لئے یہ حلف لے رہا ہوں سچے دل سے دو لائنیں پڑھ لیجئے، یہ کہہ کر مجھے کلمہ شہادت پڑھوایا، میں نے پڑھا، کلمہ پڑھوا کر مولانا نے مجھ سے کہا جو اس کلمہ کو سچے دل سے پڑھ لے اس کو ہی مسلمان کہتے ہیں، اللہ کا شکر ہے آپ مسلمان ہو گئے، اب آپ کو پاک ہونے کے طریقے سیکھنے ہیں، نماز یاد کرنی ہے اور اسلام کو پڑھنا ہے، آپ جب پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سعید صاحب نے آپ کے ساتھ کیسا بھائی ہونے کا حق ادا کیا اور اصل تو مرنے کے بعد اس نعمت کی قدر معلوم ہوگی۔

ناشتہ کا تقاضا تھا سب لوگوں کو بلوالیا گیا، ناشتہ کے دوران مولانا صاحب نے مجھے کچھ کتابوں کے نام لکھوائے اور اپنی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' انجینئر صاحب سے منگوا کر دی، یا ہادی یا رحیم اور کچھ اور کلمات پڑھنے کے لئے لکھ کر دیئے، میں نے مولانا صاحب سے عرض کیا کہ جو دو لائنیں آپ نے مجھے پڑھائی ہیں وہ بھی کہیں مل جائیں گی، پھر میں نے کہا (اور احمد صاحب یہ بالکل میرے اندر کا عجیب حال تھا کہ) کلمہ شہادت پڑھ کر مجھے بالکل ایسا لگا جیسے کہ میں ایک جال اور بندھن میں بندھا تھا، یہ کلمہ پڑھ کر ہزاروں من بوجھ کے تلے سے، بڑے بندھن اور جال سے میں آزاد ہو گیا اور بالکل ہلکا پھلکا میں اپنے آپ کو محسوس کر رہا ہوں۔

سوال: کیا آپ کا نام ابی نے ہی محمد محسن رکھا ہے؟

جواب: مولانا صاحب نے میرے نام کو بدلنے کے لئے نہیں کہا، البتہ قانونی کاروائی کا طریقہ بتایا، بہت دنوں کے بعد میں اپنی پسند سے محسن انسانیت کتاب پڑھ کر محمد محسن نام رکھنے کی خواہش ظاہر کی تو سعید صاحب نے میرا نام محمد محسن رکھا۔

سوال: کیا یہ حالات آپ نے اپنے گھر والوں سے جا کر فوراً بتائیے؟

جواب: ہم لوگ بھوپال سے گوالیار پہنچے، میرا خیال تھا کہ غداری اور بغاوت سے توبہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وفاداری کے لئے حلف لینا ہر انسان کی ضرورت ہے، یہ ایک بہت ضروری بلکہ انسان کے لئے سب سے ضروری اور اچھا کام ہے، میں نے جا کر اپنی بیوی سے بتایا اور ان کو بھی کلمہ پڑھنے کے لئے کہا مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس بات سے اس قدر چڑھ جائیں گی، انھوں نے پورے خاندان والوں کو اکٹھا کر لیا اور اس قدر سخت رخ اختیار کیا جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، میں سارے پریوار کے سامنے معافی مانگی اور ان سے وعدہ کیا کہ میں اپنے ہندو دھرم ہی میں رہوں گا، مگر جب میں اکیلا ہوتا تو ضمیر مجھے کچوکے دیتا، کہ ایک مالک کی کائنات میں باغی اور غدار تو کفر و شرک پر اتنے جری اور بہادر اور تو حق پر ہوتے ہوئے اتنا بزدل اور گیدڑ کا گو، اس سے موت اچھی ہے، اندر سے مجھ سے کوئی سوال کرتا کیا اللہ اکیلا اس کائنات کا مالک نہیں؟ کیا قرآن اللہ کا سچا کلام نہیں؟ کیا حضرت محمد ﷺ جیسا کوئی اور ایسا سچا دنیا میں ہوا ہے؟ کیا جنت دوزخ حق نہیں ہے؟ کیا دیوی دیوتا پوجا کے لائق ہیں؟ کیا یہ سب مل کر مکھی بنا سکتے ہیں؟ کیا کفر و شرک پر مرکر ہمیشہ کی دوزخ نہیں ہے؟ یہ سوالات میرے اندر ایک آگ سی لگا دیتے اور بار بار میرا دل چاہتا تھا کہ سارے کفر و شرک کے پرستاروں سے ٹکرا جاؤں۔

سوال: اس دوران آپ نے کچھ اسلام پڑھ لیا تھا؟

جواب: روزانہ ایک کتاب میں اسلام جاننے کے لئے پڑھتا تھا اور میری پیاس بھڑکتی جاتی تھی اس مطالعہ کی روشنی میں میرے اندر یہ سوالات اٹھتے تھے۔

سوال: پھر کیا ہوا؟

جواب: پھر وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا، میرے ایمان نے مجھے ابھارا اور سارے خداؤں کے پرستاروں سے میں نے بغاوت کا اعلان کر دیا اور اکیلے خدا کی وفاداری میں آخری سانس تک لڑنے کا میں نے عزم کر لیا، میں نے اپنی بیوی اور اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوں، مسلمان رہوں گا اور انشاء اللہ مسلمان مروں گا، میں آپ لوگوں کے دباؤ اور رشتوں کی محبت میں اسلام کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے دست بردار نہیں ہوسکتا۔

سوال: اس پر لوگ برہم نہیں ہوئے؟

جواب: کیوں نہیں ہوئے، خوب ہوئے، روز خاندان کے لوگ اکٹھا ہوتے، مجھے بلاتے، سمجھانے کی کوشش کرتے، برہم ہوتے، شروع شروع میں تو، میں بلانے پر چلا جاتا تھا، بعد میں میں نے پنچایتوں میں جانے سے منع کر دیا، گھر والوں نے میرے خلاف اسکیمیں شروع کر دیں، میں نے عدالت میں اپنی حفاظت وقبول اسلام کے لئے کارروائی کی، میرے خلاف بہت جھوٹے مقدمے لگائے گئے، چھ بار مجھے زہر دینے کی کوشش کی گئی، کئی لوگوں سے مجھے قتل کرانے کی کوشش کی، مگر میرے اللہ نے مجھے بچایا، فون پر مولانا صاحب سے مشورہ ہوا، مولانا نے کہا اچھا ہے کہ اس طرح کے حالات میں آپ گوالیار چھوڑ دیں، دین کے لئے ہجرت کے بڑے فضائل ہیں، انشاء اللہ آپ کو اجر بھی ملے گا اور راحت بھی، کچھ روز کے لئے میں دہلی آگیا، دہلی میں وقتی مخالفتوں سے تو راحت ملی مگر بہت سی مشکلات بھی سامنے آئیں، میں جو رقم گوالیار سے لے کر آیا تھا ختم ہوگئی اور کوئی کاروبار لگ نہ سکا، ایک کمپنی میں ایم۔آر کی ملازمت مل گئی تو راحت ہوئی، حضرت کے ایک دوست مجھے راجستھان لے گئے، آج کل راجستھان میں رہ رہا ہوں، الحمدللہ راحت میں ہوں۔

سوال: جس طرح کی مشکلات کا آپ کو سامنا کرنا پڑا اس میں آپ کا حوصلہ نہیں ٹوٹا؟

جواب: بس اللہ کا فضل ہے کہ اس نے سنبھالا، اصل میں گھر والوں اور غیر مسلموں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوئیں ان سے تو بڑا حوصلہ بڑھا اور ہمت نہیں ٹوٹی، مگر زندگی میں چار پانچ بار مجھے پرانے خاندانی مسلمانوں سے ایسی تکلیفیں پہنچیں کہ شیطان نے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل ارتداد میں دھکیل دیا تھا، مگر اللہ کا شکر ہے کہ حضرت مولانا جیسا مومن، اللہ کی رحمت کا فرشتہ بن کر ہمارے لئے کفر کی تباہی سے بچانے کا ذریعہ بن گیا، سچی بات یہ ہے کہ میں ایمان اور اسلام کے اہل ہی نہ تھا، میرے اللہ کا کرم ہے کہ اللہ نے اپنے فضل سے سعید صاحب کو ہدایت کا فرشتہ بنا کر ہمارے پڑوس میں بھیج دیا اور اللہ نے اپنی مرضی سے ہدایت عطا فرمائی، مگر واقعی حالات اتنے سخت سامنے آئے کہ اگر اپنے بل بوتے پر ان سے نمٹنا چاہتا تو چند روز میں اسلام کو چھوڑ دیتا، مگر اللہ کی رحمت تھی کہ سالہا سال جمائے رکھا۔

سوال: کچھ خاص باتیں ان میں سے بتائیں؟

جواب: مولانا احمد صاحب، ایمان جتنا قیمتی ہے اللہ نے جس طرح اپنے فضل سے مجھے دیا ہے، اس کے مقابلے میں وہ مشکلات کچھ بھی نہیں، جب مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا تھا تو میں مسلمان ہونے یا دھرم چھوڑنے کی نیت سے تو کلمہ نہیں پڑھ رہا تھا، مگر کلمہ پڑھ کر میں نے جیسا بندھنوں سے اپنے کو آزاد محسوس کیا اس کے لئے اسلام کو میں نے سمجھا، اب اس راہ کی مشکل کو میں بیان کرتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنے اللہ کی شکایت کر رہا ہوں، اس لئے مجھے ان واقعات کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، جب ہر مشکل سے میرا ایمان اور نکھرا ہی ہو۔

سوال: پھر بھی ایک آدھ واقعہ سنائیے؟

جواب: بس اس کے لئے مجھے ابھی معاف کریں، وہ حالات بھی نعمت کے طور پر تھے، مگر اب الحمدللہ راحت اور عافیت کی نعمت میں اللہ نے مجھے رکھا ہے، میری بیوی عائشہ بن کر میرے ساتھ ہیں، میرے دونوں بیٹے محمد حسن محمد حسین اور میری بیٹی فاطمہ، اللہ نے بس میرے لئے خاندان میں سب کو ہدایت دے دی ہے، کیا اس انعام کے بعد ایمان کی راہ کی ان آزمائشوں کا ذکر کرنا، جو ایمان کے مزہ کے لئے عطا کی گئی تھیں کم ظرفی اور ناشکری نہ ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: سنا ہے آپ اس سال عمرہ کے لئے بھی گئے تھے؟

جواب: الحمدللہ ہم دونوں اپنے بچوں کے ساتھ عمرہ کو گئے تھے۔

سوال: وہاں آپ کو کیسا لگا؟

جواب: سچی بات یہ ہے کہ میرے گھر والوں کے لئے اسلام ان کی چاہت وہیں جا کر بنا، ورنہ یہاں تو بس حالات نے انھیں میرے ساتھ آنے پر مجبور کر دیا تھا، عمرے کے بعد الحمدللہ سب کو دین کا شوق ہو گیا ہے۔

سوال: گوالیار میں اپنے خاندان والوں کو ساتھ کچھ آپ کا رابطہ ہے؟

جواب: عمرہ کے بعد کچھ رابطہ شروع کیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ حرمین کی دعائیں قبول ہو رہی ہیں، میرے چچازاد بھائی مجھ سے ملنے آنا چاہتے ہیں، میں نے ان کو جولائی میں بلایا ہے، وہ ایک بڑے سرکاری عہدہ پر ہیں، اگر وہ اسلام میں آ جاتے ہیں تو سب گھر والوں کو سوچنا پڑے گا، انھوں نے حضرت کی کتاب ''آپ کی امانت'' پڑھی ہے، ''اسلام ایک پریچے'' بھی میں نے ان کو بھیجی ہے۔

سوال: ارمغان کے قارئین کے لئے کوئی پیغام؟

جواب: اسلام دین فطرت ہے، جس طرح پیاسے کو ٹھنڈے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح اسلام کی انسان کو ضرورت ہے، کسی پیاسے کو جس کی زبان خشک ہو رہی ہو، ہونٹوں پر پیاس کی شدت سے پپڑیاں جم رہی ہوں، آپ ٹھنڈا پانی ہونٹوں تک لائیں تو وہ دھتکارنے کے بجائے جھپٹ کرے گا اسی طرح اسلام کو دل کے ہونٹوں تک لگانے کی ضرورت ہے، ساری انسانیت کفر و شرک کے جال اور بوجھ کے تلے دبی ہے، اسلام ان کے لئے آزادی ہے، اس لئے اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈہ کی پرواہ نہ کر کے یہاں انسانیت تک اسلام کو ہمیں پہنچانے کو کوشش کرنا چاہئے، بس ارمغان کے پڑھنے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے میری یہی درخواست ہے۔

سوال: شکریہ محسن بھائی، میرا خیال تھا کہ آپ ان آزمائشوں کی کہانی سنائیں گے جو راہ وفا میں آپ کو پیش آئی ہیں، مگر خیر کسی اور موقع پر۔

جواب: معاف کیجئے احمد بھائی، سچی بات یہ ہے کہ میں آج جس حال میں ہوں مجھے نہیں لگتا کہ میں نے آزمائشوں سے گذر کر یہ راہ پائی ہے، اب اس کا ذکر مجھے ناشکری سا لگتا ہے، میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت اسلام کی قدر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں استقامت بھی عطا فرمائے۔

سوال: دینی تعلیم کے لئے آپ نے کچھ کیا؟

جواب: الحمد للہ پہلے روز سے دین پڑھنا میری پہلی چاہت ہے، الحمد للہ میں نے قرآن مجید پڑھ لیتا ہے، اردو خوب پڑھ لیتا ہوں، کچھ لکھ بھی لیتا ہوں، میرے سب گھر والے بھی قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، ہم لوگوں نے عزم کیا ہے کہ اول مرحلہ میں اتنا قرآن آ جائے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی اتباع میں ایک منزل روزانہ پڑھنے لگیں، میں نے جماعت میں جب سے یہ سنا تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کا معمول سات روز میں قرآن مجید ختم کرنے کا تھا میں نے گھر والوں سے یہ عہد لیا کہ قرآن مجید سات یا پانچ روز میں ضرور ختم کیا کریں گے۔ میرے بچوں اور بیوی تینوں نے عزم کیا ہے، مجھے امید ہے اس سال کے آخر تک یا کم از کم جنوری سے ہم لوگ اس لائق ہو جائیں گے کہ ہر ایک، ایک منزل روزانہ تلاوت کرے، الحمد للہ ابھی بھی فجر کے بعد ہم پانچوں پابندی سے تلاوت کرتے ہیں، اس کے بعد کچھ ترجمہ یاد کراتا ہوں۔

سوال: ماشاء اللہ بہت خوب اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے، ابی بتا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مستجاب الدعوات بنایا ہے، آپ کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں، کوئی واقعہ بتایئے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: مولوی احمد صاحب میرے اللہ نے ہر مسلمان بلکہ سچی بات یہ ہے کہ سارے انسانوں سے وعدہ کیا ہے: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا، اللہ کا ہر بندہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے، بس اس کو کارساز سمجھ کر مانگے، یہ بات الگ ہے کہ کسی کے بارے میں مشہور ہو جاتا ہے، ورنہ میرا خیال ہے کہ دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہیں، جس کی دعا اللہ نے قبول نہ کی ہو، میرا تو یقین ہے مانگنے کے طریقے سے مانگے جس طرح دنیا میں فقیر مانگتے ہیں، اس طرح سے بھی مانگے اور آدمی اپنا رب سمجھ کر اڑ جائے کہ آج اپنے اللہ سے سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلواؤں گا، تو رحمٰن و رحیم اللہ، بندے کے گندے اور محتاجی کے ہاتھوں کی لاج رکھتے ہیں، یہ بات بھی سچ ہے کہ عادت اللہ کے خلاف مانگنا نہیں چاہئے، مگر مجھے اعتماد اتنا ہی ہے، میری بیوی کا مسلمان ہونا اور خود لے کر میرے بچوں کو میرے پاس آجانا، اس عورت کا جو مجھے کئی بار زہر دے چکی ہو اور ایسی مسلمان بن جانا، سورج کے مشرق کے بجائے مغرب سے نکلنے سے کم نہیں ہے، اس گندے نے جب بھی دامن احتیاج پھیلا کر خالی ہاتھ اٹھائے اور میرے اللہ نے جھولی بھردی۔

سوال: واقعی بات تو یہی ہے، بس مانگنے والے ہی نہیں، آپ نے بتایا کہ خاندانی مسلمانوں سے آپ کو کچھ تکلیفیں پہنچیں وہ کس طرح کی تھیں کہ آپ کو اس درجہ ملال رہا؟

جواب: مولوی احمد، بس ان کا ذکر بھی ایسے کریم آقا کی ناشکری لگتی ہے انسان کم زور ہے زبان ہے ۔ بات نکل گئی اللہ معاف فرمائے، میرے اللہ کا مجھ پر کرم ہی کرم ہے، ایمان مل جانے کے بعد کہاں کی تکلیف اور کہاں کی آزمائش، بس میرے اللہ مجھے شکر گذار بنا دیں، اس کی دعا آپ ضرور کردیں اور کفران نعمت سے بچائیں۔ آمین۔

• مستفاد از ماہ نامہ ارمغان جولائی ۲۰۰۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲

ایک خوش قسمت نو مسلم داعی و عالم دین

مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی ﴿سنیل کمار﴾ سے ایک ملاقات

میری ایک گذارش ہے کہ ارمغان ایک تحریک ہے جس کا مقصد ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو اپنے دعوتی مقصد کے لئے کھڑا کرنا اور عملی میدان میں اتار کر ہم جیسے کفر اور شرک زدہ لوگوں کی فکر کرنا ہے، صرف تائید یا تصویب کر کے یا واہ واہ کر کے گھر بیٹھے رہنے کی ہمیشہ اصحابِ ارمغان نے مذمت کی ہے، قارئین کو ارمغان کے قاری کی حیثیت سے اس نسبت کی لاج رکھنی چاہئے اور زندگی میں لوگوں کو کفر سے نکالنے کی عملی کوشش ضرور کرنی چاہئے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم

محمد عثمان : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال قارئین ارمغان کے لئے آنجناب سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جواب ضرور فرمائیے، میرے لئے سعادت کی بات ہے۔

سوال آپ ہمارے ارمغان کے قارئین کے لئے اپنا کچھ مختصر تعارف کرائیں۔

جواب میرا نام محمد عثمان ہے پلول ضلع فرید آباد (ہریانہ) کے قریب ایک گاؤں میں ایک غیر مسلم راجپوت گھرانے میں پیدا ہوا، میرا پہلا نام سنیل کمار تھا میرے والد اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاؤں کے ایک معمولی کسان ہیں، فروری ۱۹۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا میری عمر اب تقریباً ۲۵ سال ہے، میں نے دینی تعلیم کا آغاز ۱۹۹۲ء میں مدرسہ ہر سولی میں کیا، ناظرہ قرآن پاک کے بعد حفظ شروع کیا، بعد میں دارالعلوم دیوبند میں میں نے حفظ اور عالمیت کی تکمیل کی فالحمدللہ علی ذلک۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے سلسلہ میں کچھ بتایئے؟

جواب: میری زندگی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم ایک نشانی ہے، میرے اللہ نے مجھ گندے کو ہدایت سے نوازنے کے لئے عجیب وغریب حالات اور نشانیاں دکھائیں، گھریلو حالات کی وجہ سے آٹھویں کلاس کے بعد میں نے تعلیم بند کردی اور کچھ روزگار وغیرہ تلاش کرنا شروع کیئے، میری کلاس کا ایک میواتی لڑکا عبدالحمید میرا دوست تھا جو قصبہ ہتھین کے پاس کا رہنے والا تھا، ہم دونوں میں بے انتہا محبت اور دوستی تھی، عبدالحمید بھی گھریلو حالات کی وجہ سے پلول میں کار مکینک کا کام سیکھنے لگا اور کچھ دن کے بعد میں بھی اس کے ساتھ ورکشاپ جانے لگا، عبدالحمید کے والد میاں جی تھے اور وہ ہتھین کے قریب ایک گاؤں میں جمعیت شاہ ولی اللہ کی طرف سے امام تھے۔

اس گاؤں کے پسماندہ مسلمان ۱۹۴۷ء میں اور اس سے پہلے مرتد ہو گئے تھے، یہ وہ علاقہ ہے جہاں حضرت تھانویؒ نے اپنے چند خدام کو دعوت کے کام کے لئے لگایا تھا اور یہاں کام کرنے والوں کے لئے بڑی دعائیں بلکہ بعض بشارتیں بھی سنائی تھیں، اس گاؤں میں کوئی مسجد نہیں تھی، ایک مزار تھا اس مزار کی یہ خصوصیت پورے علاقہ میں مشہور تھی کہ اس پر کبھی کسی نے کوئی تنکا بھی پڑا ہوا نہیں دیکھا ہر وقت انتہائی صاف رہتا ہے، اوپر طاقوں میں کبوتر بھی رہتے ہیں مگر وہ بھی بیٹ نہیں کرتے اسی مزار کے ایک حصہ میں وہ میاں جی صاحب رہتے تھے بستی کے لوگ ان کو کھانا بھی نہیں دیتے تھے، وہ اکیلے اذان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے اور نماز پڑھتے کچھ بچے کبھی کبھی ان کے پاس آجاتے تھے، وہ ان کو کلمہ یاد کراتے وہاں کے مرتد ہو چکے مسلمان بھینسا بوگی سے بھاڑے کا کام کرتے تھے، یہاں ایک مٹی کا بڑا اونچا ٹیلہ تھا یہ سب لوگ وہاں سے مٹی اٹھاتے اور لوگوں کے یہاں ڈالتے، ایک روز دو لوگ یہاں مٹی سے کاٹ رہے تھے اچانک انھوں نے دیکھا کہ وہاں ایک خالی کھوہ میں سفید کپڑا دکھائی دیا، انھوں نے اور آگے سے مٹی ہٹائی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک لاش ہے، یہ لوگ ڈرے اور میاں جی کو بلایا اور کہنے لگے کہ یہ کوئی جن یا پریت ہے، میاں جی آئے انھوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ سفید ریش کی میت ہے اور اس طرح پڑی ہے جیسے آج ہی انتقال ہوا ہو، انھوں نے لوگوں سے بتایا کہ یہ کسی اللہ والے مومن کی میت ہے اللہ کے نیک بندوں کی یہی شان ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد ان کو دلہن کی طرح سلا دیا جاتا ہے اور مٹی بھی ان کی حفاظت کرتی ہے، اس واقعہ سے گاؤں والوں پر بڑا اثر ہوا اور ان میں سے خاصے لوگ ارتداد سے توبہ کر کے مسلمان ہو گئے، اپنے بچوں کو بھی میاں جی کے پاس پڑھنے بھیج دیا اور مسجد کے لئے جگہ دی، جو اللہ نے بنوا بھی دی، ایک روز عبدالحمید صاحب اپنے والد کے پاس اس گاؤں میں گئے میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا میاں جی کے کھانے کا انتظام کرایا، اتفاق سے پلیٹ ایک ہی تھی، کھانے سے پہلے میاں جی صاحب نے کہا تم ذرا ٹھہرو، میں گاؤں سے دوسری پلیٹ لے آؤں، ہم دونوں نے کہا کہ الگ پلیٹ لانے کی ضرورت نہیں ہم دونوں ایک پلیٹ میں ہی کھاتے ہیں، یہ کہہ کر ہم دونوں کھانا کھانے لگے، میاں جی نے عبدالحمید سے کہا کہ بیٹا جب تم دونوں میں اتنی محبت اور دوستی ہے تو اپنے دوست کو مسلمان کیوں نہیں بنالیتا، یہ کیسی محبت ہے، یہ ہندو مر گیا تو کیا ہوگا؟ یہ کیسی دوستی ہے کہ ایک ہندو ایک مسلمان، کھانے کے بعد عبدالحمید اور ان کے والد نے مجھ سے کلمہ پڑھنے اور مسلمان ہونے کے لئے بہت خوشامد کی اور اصرار کیا، کئی بار رونے بھی لگ گئے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ان سے کہا کہ آپ اسلام کا کوئی منتر (کلمہ) مجھے بتائیے میں اس منتر کو پڑھوں گا، اگر میں نے کوئی چمتکار (کرشمہ) دیکھا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا، میاں جی کو جماعت والوں نے ایک دعا یاد کرائی تھی وہ انھوں نے مجھے یاد کرائی، اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ترجمہ: 'اے اللہ مجھے دوزخ سے پناہ دیجئے' اور کہا کہ چلتے پھرتے پڑھا کروں۔

میں نے ان سے کہا کہ اس کا مطبل (مطلب) مجھے بتاؤ، انھوں کہا مطلب تو مجھے بھی معلوم نہیں کل ہتھین مفتی رشید صاحب کے پاس جاؤں گا، ان سے معلوم کر کے بتاؤں گا، اگلے روز وہ ہتھین گئے میں بھی دوسرے دن شام کو ہتھین گیا میں بھی ان سے مطلب معلوم کرنے پہنچا، انھوں نے بتایا کہ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اے میرے مالک! مجھے دوزخ (نرک) کی آگ سے بچا، میں نے سوال کیا کہ نرک کی آگ سے بچانے کا کیا مطلب ہے انھوں نے بتایا کہ جو آدمی مسلمان ہوئے بغیر اور ایمان کے بنا مر جائے، وہ ہمیشہ نرک کی آگ میں جلے گا اور جو ایمان پر مرے گا وہ جنت میں جائے گا ، میں نے کہا کہ کیا واقعی یہ بات سچی ہے، انھوں نے کہا کہ یہ بالکل سچی ہے، مجھے بہت دکھ ہوا اور میں نے عبدالحمید سے کہا کہ تو میرا کیسا دوست ہے اگر میں اسی طرح مر جاتا تو ہلاک ہو جاتا، تو نے کبھی مجھ سے نہیں کہا، میاں جی نے کہا واقعی بیٹا تم صحیح کہتے ہو، عبدالحمید کو تمہارے ایمان کی بہت فکر کرنی چاہئے تھی، بیٹا اب جلدی کلمہ پڑھ لو، میں تیار ہو گیا وہ مجھے لیکر اگلے روز ہتھین مدرسہ گئے مفتی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھایا اور میرا نام محمد عثمان رکھ دیا، الحمد للہ علیٰ ذالک

سوال: اس کے بعد آپ نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا یا گھر والوں سے چھپائے رکھا؟

جواب: اس کے بعد کا ہی حال سننے کا ہے، تیسرے روز مجھے مفتی صاحب نے قانونی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاروائی کے لئے ایک صاحب کے ساتھ فرید آباد بھیج دیا، میں نے فرید آباد ضلع جج کے سامنے بیان حلفی دے دیئے، ضلع جج متعصب قسم کے آدمی تھے انھوں نے نابالغ کہہ کر مقامی تھانہ انچارج کے حوالہ کرنے اور تحقیقات کا حکم جاری کر دیا، ہمیں تھانہ کے انچارج جناب اومیش شرما تھے وہ کسی ضروری تفتیش کے لئے جارہے تھے انھوں نے انسپکٹر بلبیر سنگھ کو میرا کیس سونپا اور چل لئے، بلبیر سنگھ بہت ظالم اور متعصب تھے، انھوں نے مجھے بہت دھمکایا اور بے دردی سے پہلے ہاتھوں سے مار لگائی اور جب میں نے ایمان سے پھرنے سے انکار کیا تو ڈنڈے سے بے تحاشا مارا، جگہ جگہ میرے خون بہنے لگا، میں ہر وقت اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ پڑھتا تھا مار کھاتے وقت کبھی کبھی زور سے یہ دعا نکل گئی، اس نے کہا یہ کیا پڑھتا ہے اور گالیاں دیں، میں نے دعوت کی نیت سے اسے اس دعا کا مطلب بتایا، اس کو اور بھی غصہ آیا، اس نے دو سپاہیوں کو کہا کہ لوہار کی بھٹی پر جا کر لوہے کے سریے گرم کر دو اور لال کر کے ننگا کر کے اسکو داغ دو، ہم دیکھیں گے کہ یہ آگ سے کیسے بچے گا اور جب تک یہ اپنے دھرم میں واپس آنے کو نہ کہے اس وقت تک اسکو نہ چھوڑنا، وہ سپاہی پاس میں لوہار کی بھٹی پر گئے اور چار لوہے کے سریے گرم کر کے بالکل آگ کی طرح لال کر کے مجھے لے کر تھانہ میں لائے، میرے اللہ کا کرم ہے دعا پڑھتا رہا، انھوں نے میری شرٹ اتاری اور میری کمر پر سریوں سے داغ دینا چاہا مگر اللہ کا فضل کہ مجھے ذرا بھی اثر نہیں ہوا، وہ سپاہی حیرت میں آگئے اور انسپکٹر بلبیر سے کہا اس وقت تک سریوں کی لالی ختم ہو گئی تھی، جب اس نے دیکھا کہ میری کمر پر کوئی اثر نہیں ہوا، تو اس نے غصہ میں سپاہیوں کو گالی دیتے ہوئے کہا کہ تم سریے گرم کر کے نہیں لائے ہو یہ کہہ کے ایک سریہ اٹھایا، اس کا ہاتھ بری طرح جل گیا، وہ تکلیف کے مارے بے تاب ہو گیا اور دو سپاہیوں کو کہا اسکو سامنے بھگا کر گولی مار دو ورنہ یہ بہت سارے لوگوں کے دھرم بھرشٹ کر دے گا، میں ڈاکٹر کے پاس جاتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسپکٹر چلا گیا، وہ دونوں سپاہی مجھے زور دیتے رہے کہ میں دوڑوں، میں کہا میں چور نہیں ہوں مجھے گولی مارنی ہو تو سامنے سے مار دو، یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھانہ انچارج جناب اومیش شرما آ گئے انھوں نے سارا ماجرا سنا، پولیس والوں کو دھمکایا کہ اس کا وشواس (یقین) ایسا پکا ہے کہ تم گولی بھی مار دو گے تو اس کو نہیں لگے گی، اس نے مجھے کھانا کھلایا اور پھر ایک چارج شیٹ لگا کر رہتک جیل چالان کر دیا اور مجھ سے کہا کہ بیٹا تیرے لئے اسی میں بھلائی ہے کہ میں تجھے جیل بھیج دوں ورنہ تجھے کوئی مار دے گا، اللہ کا کرم میری اس مصیبت سے جان چھوٹی اور اللہ کی رحمت پر میرا یقین اور مضبوط ہو گیا۔

سوال: سنا تھا کسی کوتوال نے آپ کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا، اس کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: میں آگے سناتا ہوں، یہ تھانہ انچارج کوتوال اومیش شرما جی بہت ہی اچھے آدمی تھے، تیسرے روز رہتک جیل آئے اور مجھ سے میرے اسلام قبول کرنے اور آگ کا اثر نہ کرنے کا پورا ماجرا سنا اور اس کی تحقیق کی کہ واقعی تجھ پر ان گرم سریوں کا کوئی اثر نہیں ہوا، میں نے کہا آپ میرے خیر خواہ (ساؤ) ہیں آپ سے سچ نہ بتاؤں گا تو کس سے بتاؤں گا۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ اللہ نے مجھے آگ سے بچایا تو وہ اور متاثر ہوئے، میری ضمانت کرائی فائنل رپورٹ لگائی، مجھے جیل سے چھڑایا اور مجھ سے کہا کہ مجھے بھی ان مولانا صاحب سے ملاؤ جنھوں نے تمہیں مسلمان کیا ہے، ہم انھیں آ کر مفتی رشید احمد صاحب سے ملے اور کچھ دیر اسلام کی باتیں معلوم کیں اور وہیں مسلمان ہو گئے مفتی صاحب نے ان کو اسلام کو ظاہر نہ کرنے کا مشورہ دیا، کچھ زمانہ کے بعد بابری مسجد شہید ہو گئی، پورے میوات میں فسادات ہوئے انھیں کا علاقہ ہمیشہ فسادات کا گڑھ رہتا تھا مگر کوتوال شرما جی (جواب عبداللہ ہیں) کی وجہ سے اس علاقہ میں مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں ہوا اور انھوں نے مسلمانوں کی بڑی مدد کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال آج کل آپ کا کیا مشغلہ ہے؟

جواب میں آج کل الور ضلع میں جمعیت شاہ ولی اللہ کے تحت دعوتی کام کر رہا ہوں، وہاں پر ایک ادارہ کی ذمہ داری میرے سپرد ہے، حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کے واسطہ ہی سے ہر سولی مدرسہ میں مرا داخلہ ہو گیا تھا میں نے ان کی ہی نگرانی میں زندگی گزارنے کا عزم کیا ہے۔

سوال قارئین ارمغان کے لئے آپ کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: قارئین ارمغان کے لئے میری ایک گذارش ہے کہ ارمغان ایک تحریک ہے جس کا مقصد ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو اپنے دعوتی مقصد کے لئے کھڑا کرنا اور عملی میدان میں اتار کر ہم جیسے کفر اور شرک زدہ لوگوں کی فکر کرنا ہے، صرف تائید یا تصویب کر کے یا واہ واہ کر کے گھر بیٹھے رہنے کی ہمیشہ اصحاب ارمغان نے مذمت کی ہے، قارئین کو ارمغان کے قاری کی حیثیت سے اس نسبت کی لاج رکھنی چاہئے اور زندگی میں لوگوں کو تو کفر سے نکالنے کی عملی کوشش ضرور کرنی چاہئے

دوسری ضروری درخواست یہ ہے کہ میرے گھر والوں اور اہل خاندان کی ہدایت کے لئے دعا کریں اور اس کی دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نبی کے درد کا کچھ حصہ نصیب فرما دیں۔ آمین

سوال بہت بہت شکریہ۔ فی امان اللہ۔

جواب آپ کا بہت بہت شکریہ، مجھ کو تحدیثِ نعمت کا موقع عطا فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان جولائی ۲۰۰۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳

جناب بلال صاحب ﴿ہیرالعل﴾ سے ایک ملاقات

مجھے حضرت مولانا کلیم صاحب کی وہ تقریر جو انھوں نے ایک بار مدرسے میں کی تھی یاد آ گئی کہ آپ اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو جو لوگ غلط فہمی یا اسلام کو غلط دھرم سمجھنے کی وجہ سے اسلام کے دشمن تھے ان پر جب دعوت کا حق ادا کیا گیا تو وہ لوگ مسلمان ہو گئے، چاہے وہ حضرت عمرؓ ہوں چاہے وہ خالد بن ولیدؓ ہوں، عکرمہ بن ابی جہل ہوں یا حضرت وحشی، حضرت ہندہ جیسے ظالم کہلانے والے لوگ ہوں، مگر وہ لوگ جو اسلام کو مذہب حق سمجھ کر حسد کی وجہ سے یا برادری اور سماج کے خوف کی وجہ سے اسلام سے دور ہوئے وہ ہدایت سے محروم رہے، خواہ وہ حضور ﷺ سے حد درجہ محبت کرنے والے چچا ابو طالب ہی کیوں نہ ہوں؟

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بلال احمد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : بلال بھائی آپ سے ارمغان کے قارئین کے لئے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جواب : احمد بھائی ضرور کیجئے میرے لئے خوشی کی بات ہے۔

سوال : آپ اپنا تعارف کرائیے۔

جواب : میری پیدائش ضلع اعظم گڑھ کے بوے گاؤں میں ہوئی، میرا پرانا نام ہیرالعل تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے والد بابونندن بھاردواج جی ایک بہت مذہبی ہندو ہیں میرے سات بھائی ہیں میرے خاندان اور گاؤں کے بہت سے لوگ دہلی میں بلڈنگ پینٹنگ کا کام کرتے ہیں میرے والد صاحب دہلی میں پان بیڑی سگریٹ کی دکان کرتے ہیں،

سوال اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بتائیے؟

جواب اب سے تقریباً سات سال قبل جب میری عمر بارہ سال کی تھی میں اپنے والد صاحب کے ساتھ پان کی دکان پر تیمور نگر دہلی میں بیٹھتا تھا ہماری دکان کے اوپر ایک بلڈنگ میں ابا جی ابو فیاض صاحب کڑھائی وغیرہ کا کارخانہ چلاتے تھے، ہمارے والد صاحب نے رات کو قیام کے لئے کارخانہ میں ہی ان سے کہا انھوں نے منظور کرلیا میں رات کو کارخانہ کے کاریگروں کے ساتھ سویا کرتا تھا رات کو روزانہ ابا جی سارے کاریگروں کو بٹھا کر فضائل اعمال کی تعلیم کرتے تھے میں بھی سنتا تھا مجھے یہ باتیں بہت اچھی لگتی تھیں، میں جلدی رات کو جاکر تعلیم کا انتظار کرتا تھا اور اگر ابا جی ناغہ کرنا چاہتے تو میں ان سے تھوڑی دیر تعلیم کرنے کے لئے کہتا، یہ لوگ نماز پڑھنے جاتے تو میں بھی ان کے ساتھ جا کر کبھی کبھی مسجد کے باہر کھڑا دیکھا کرتا، مجھے نماز پڑھتے ہوئے لوگ بہت اچھے لگتے، ایک رات کو میں نے ابا جی ابو فیاض سے پوچھا؟ ابا جی کیا میں مسلمان ہوسکتا ہوں؟ انھوں نے بڑے پیار سے کہا بیٹا ضرور اور اگر تم مسلمان نہیں بنو گے تو پھر دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلو گے، میں نے کہا تو پھر آپ مجھے مسلمان کرلو، انھوں نے مجھے کلمہ پڑھوایا میرا نام میرے کالے رنگ کی وجہ سے بلال احمد رکھا اور بتایا کہ بلال ہمارے نبی کے اذان دینے والے مؤذن تھے، انھوں نے ایمان کے لئے بڑی قربانیاں دیں، میں بٹلہ ہاؤس میں مسجد میں نماز پڑھنے جاتا، اباجی نے مجھے نماز پڑھنے جانے سے منع کیا کہ مجھے نماز پڑھتا دیکھ میرے گھر والے مجھے ماریں گے میں نے اباجی سے کہا کہ ایک بار آپ نماز کو جارہے تھے تو میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ سے سوال کیا تھا کہ اباجی آپ ایک ٹائم کی نماز بھی نہیں چھوڑتے آپ نے یہ کہا تھا کہ جو ایک وقت کی نماز چھوڑے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے، تو کیا میں دو نمبر کا مسلمان ہوا ہوں اگر میں دو نمبر کا مسلمان ہوا ہوں تو ایسا مسلمان بننے سے کیا فائدہ؟ آپ مجھے ایک نمبر کا مسلمان کریں اور اگر ایک نمبر کا مسلمان میں بھی ہوں تو بے نماز کے تو مسلمان اسلام سے نکل جاتا ہے، اباجی نے جواب دیا کہ بات تو سچی یہی ہے کہ نماز کے بغیر کچھ مسلمانی نہیں مگر تم ابھی چھوٹے ہو اور گھر والوں کا ڈر ہے اس لئے میں تم سے کہتا تھا، میں نے کہا ابا جی اللہ کا ڈر زیادہ ہونا چاہئے یا ماں باپ کا؟ میری بات سن کر انھوں نے کہ اچھا بیٹا تم چھپ کر نماز کیلئے چلے جایا کرو، رمضان کا مہینہ آیا، میں مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتا، شاید میرے گھر والوں نے مجھے کبھی مسجد جاتے دیکھ بھی لیا، میں روزہ بھی رکھ رہا تھا، گھر والے دن میں کھانے کو کہتے میں بہانہ کر دیتا، اس سے بھی ان کو شک ہو گیا، ایک روز جمعہ کی نماز پڑھ کر ٹوپی اوڑھے ذاکر باغ کی مسجد سے آ رہا تھا میرے والد نے دیکھ لیا مجھے پکڑ لیا مجھ سے پوچھا تو مسجد میں کیا کرنے گیا تھا، مجھ سے نہ رہا گیا میں نے کہہ دیا کہ اب میں مسلمان ہو گیا ہوں میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا، وہ مجھے بہت برا بھلا کہنے لگے پکڑ کر کمرے میں لے گئے اور وہاں میرے بھائی اور خاندان کے لوگ جمع تھے، وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے آئے تھے، مجھے الگ الگ سمجھاتے رہے مگر میں کہتا رہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اب مجھے واپس کوئی ہندو نہیں کر سکتا، میرے بڑے بھائی نے میری پٹائی شروع کی چانٹے گھونسے بے تحاشہ مارے میں نے صاف کہہ دیا کہ یہ بات دماغ سے نکال دو کہ اب آپ مجھے ہندو بنا سکتے ہو، اگر تمہیں کامیابی چاہئے اور مرنے کے بعد کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ اور کلمہ پڑھو وہ مجھے مارتے اور میں ان کو کلمہ پڑھنے کو کہتا اس سے دوسرے لوگوں کو بھی غصہ آیا، بیلٹوں اور ڈنڈوں سے مارنا شروع کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے سر سے اور جسم سے خون بہنے لگا، میں نے جوش میں آکر کہا کہ میری آخری بات سن لو اس کے بعد چاہے جو کرنا، میں نے اپنے پاؤں کی انگلی کی طرف اشارہ کرنا شروع کیا تم مجھے یہاں سے کاٹنا شروع کر دو اور اوپر تک میرے ٹکڑے کرنے شروع کر دو جب تک میرے گلے اور زبان میں جان رہے گی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا رہوں گا، اب تمہاری مرضی ہے جو چاہے کرو، ان لوگوں نے اس درجہ میرا ارادہ مضبوط دیکھ کر مجھے چھوڑ دیا، میں رات کو موقع پا کر وہاں سے بھاگ آیا، دو روز تک وہ مجھے تلاش کرتے رہے، تیسرے روز ابا جی ابو فیاض پر دباؤ دینے لگے کہ تم نے ہمارے لڑکے پر جادو کرا دیا وہ لڑکا تمہارے پاس ہے، اگر لڑکا کل تک ہمارے پاس نہیں آیا تو پولیس میں تمہاری رپورٹ کر دیں گے، ابا جی نے ان کو بہت سمجھایا کہ بھلائی کا بدلہ تمہارے یہاں یہی ہے، تمہارے بچوں کو بغیر کرایہ اتنے روز رکھا اس کا بدلہ یہ ہے؟ مگر وہ نہ مانے، ابا جی کو فکر ہوئی میں دہلی ہی میں تھا مجھے پتہ لگ گیا کہ گھر والے ابا جی کو پریشان کر رہے ہیں میں خود کارخانے گیا اور ان سے کہا آپ میرے ہاتھ پکڑ کر میرے پتا جی کو سونپ آیئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ آپ کا بچہ یہ ہے، اب آئندہ میں ذمہ دار نہیں، ابا جی نے کہا تمہیں جان سے ماردیں گے میں نے کہا کہ وہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے وہ میرا ہاتھ پکڑ کر میرے پتا جی کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ یہ لڑکا اللہ کا شکر ہے خود آ گیا مجھے تو اس کی کچھ خبر نہیں تھی مگر اب اس کو پکڑ و اور اب آئندہ ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

سوال: اس بعد کیا ہوا؟

جواب: اس کے بعد میرے گھر والے مجھے میرے گاؤں اعظم گڑھ لے گئے، بہت سے سیانوں اور جھاڑ پھونک کرنے والوں کو دکھایا وہ سمجھ رہے تھے کہ مجھ پر جادو کرایا گیا ہے بہت اتار کروایا، میں گھر میں چھپ کر نماز پڑھتا رہا کچھ روز تو مجھے بند رکھا مگر میرے گاؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک مسلمان بھائی نے مجھے سمجھایا کہ تمہیں یہاں سے نکلنے کے لئے اپنا رویہ ڈھیلا رکھنا چاہئے میں نے اپنے رویہ میں ذرا نرمی برتی گھر والوں نے سوچا کہ جادو اتر وانے سے اب اثر کم ہورہا ہے، میری ماں اپنے مائیکہ جارہی تھیں، وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئیں کہ ماحول بدل جائے گا وہاں ہمارے ننہال کے پڑوس میں ایک بڑے سمجھدار مسلمان رہتے تھے میری والدہ مجھے ان کے پاس لے گئیں، کہ اس کو سمجھاؤ ہمارا جینا دوبھر کر رکھا ہے، انھوں نے میرے ماں کو بہت تسلی دی اور سمجھایا کہ تم اس کو اپنی اجازت سے جانے دو، یہ لڑکا ہرگز آپ کے یہاں رہنے والا نہیں اور اس نے بہت اچھا فیصلہ کیا مالک کی خاص مہربانی اس پر ہے، اس پر وہ تیار ہوگئیں اور میں ننہال سے ہی اباجی کے پاس آگیا انھوں نے مجھے مظفر نگر اپنے گاؤں بھیج دیا، پھر ایک مدرسہ میں داخلہ کرادیا، میں نے قرآن شریف ناظرہ پڑھا، اردو پڑھی کچھ پارے حفظ کئے، پھر حضرت مولانا کلیم صاحب کے مشورہ سے ندوہ کی ایک شاخ میں خصوصی اول میں داخلہ لے لیا، الحمدللہ میرے پڑھائی بہت اچھی چل رہی ہے۔

سوال نئے ماحول میں آکر آپ کو کیسا لگا؟

جواب میرے اباجی میرے پہلے پتاجی سے ہزار گنا زیادہ مجھے چاہتے ہیں، لوگ مجھے ان کا اصلی بیٹا سمجھتے ہیں، میری امی بھی میرے دوسرے بھائی بہنوں سے زیادہ میری بات مانتی ہیں، ایک روز مجھے دیکھ کر ایک رشتہ دار نے میرے بھائیوں سے کہا کہ اب تو زمین میں اس کا بھی حصہ ہوگا تو میرے سارے بھائی فوراً کہنے لگے ہم سب سے پہلے یہ زمین میں حصہ دار ہے، اللہ نے یہ بھائی تو ہمیں بڑے احسان کے طور پر دیا ہے، ورنہ کہاں ہم گنوار اور کہاں مدینے کی یہ بھائی چارگی، اس بھائی پر ہم اپنی جان بھی دیدیں تو ہم اپنی خوش قسمتی سمجھیں گے۔

سوال اپنے بھائی اور والدین سے آپ کا پھر کوئی رابطہ نہیں ہوا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب ایک بار میں دہلی میں بس سے جارہا تھا نظام الدین کے قریب سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ میرا بھائی سائیکل پر جارہا ہے، میں نے اس کو آواز لگائی اس نے مجھے دیکھا سائیکل دوڑائی مگر وہ بس کے ساتھ کہاں تک دوڑتا میں آگے ایک اسٹاپ پر اتر گیا وہ ہانپتا ہوا آیا مجھ سے لپٹ گیا اور ہاتھ جوڑنے لگا اس نے کہا پتا جی مرنے والے ہیں تجھے بہت یاد کررہے ہیں، میں نے کہا اچھا میں کل آؤں گا، میں نے ابا جی سے اجازت چاہی انھوں نے دعوت کی نیت سے جانے کی اجازت دیدی، میں گیا تو وہ بالکل ٹھیک تھے، مجھے بہت دیر تک سمجھاتے رہے، کہا! تو میرا سب سے اچھا بیٹا ہے تو ہی دھوکہ دے جائے گا تو میں کیا کروں گا؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے ایک پنڈت جی سے مشورہ کیا تھا انھوں نے تجھے ماردینے کو کہا تھا اور یہ بھی کہا کہ اگر تم نے اس کو نہ مارا تو وہ سارے خاندان کا دھرم بھرشٹ کردے گا، میں نے اپنے دل میں سوچا میں نے کتنے لاڈ سے اس کو پالا، کس دل سے اسے ماروں؟

میں نے ان سے کہا پتا جی! جب آپ لوگ مجھے پکڑ کر لائے تھے اس وقت بھی میں نے آپ سے کہا تھا وہی اب بھی کہتا ہوں اگر آپ میرے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیں گے تو جب تک زبان میں دم ہے، لا الٰہ الا اللہ کہتا رہوں گا، میں تو اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے پتا جی ہیں آپ نے مجھے پالا ہے ماں نے دودھ پلایا، اگر آپ ہندو مرگئے تو ہمیشہ نرک کی آگ میں جلیں گے، آپ بھی لوگ مسلمان ہوجائیں اور میرے ساتھ چلیں، وہ کچھ نہیں بولے اور بڑے مایوس ہوئے۔

سوال اس کے بعد بھی آپ نے ان سے رابطہ کیا؟

جواب میرے ایک چچا سعودی عرب میں رہتے ہیں، وہ بھی اسلام کے بہت قریب ہیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ آئے ہیں تو میں نے موقع سمجھ کر دہلی سفر کیا، پتا جی نے بتایا کہ تیرے چچا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ رہے تھے کہ سچا دھرم اور عقل میں آنے والا مذہب صرف اسلام ہے، ہم لوگ ہندو اس لئے ہیں کہ ہندو سماج میں پیدا ہوئے مگر ہندو دھرم کی کوئی بات عقل میں آنے والی کہاں ہے؟ وہ کہہ رہے تھے یا تو تم سب گھر والے مسلمان ہو جاؤ یا پھر اپنے لڑکے کو چھوڑ دو! اس کو پھر ہندو بنانے کی کوشش کرنا انیائے (ناانصافی) ہے۔

میں نے پتا جی سے کہا: آپ نے کیا سوچا؟ انھوں نے جواب دیا کہ سچی بات تو یہی ہے کہ اسلام ہی سچ ہے، مگر اپنے سماج کو چھوڑ کر ہم کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں لوگ کیا کہیں گے؟ میں بہت دیر تک ان کو سمجھاتا رہا مگر ان کو برادری اور سماج کے ڈر کے سامنے مرنے کے بعد کی آگ کا ڈر کچھ نہ لگا۔ میرا دل بہت دکھا اور گھر آ کر بہت رویا مجھے حضرت مولانا کلیم صاحب کی وہ تقریر جو انھوں نے ایک بار مدرسے میں کی تھی یاد آ گئی، کہ آپ اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو جو لوگ غلط فہمی یا اسلام کو غلط دھرم سمجھنے کی وجہ سے اسلام کے دشمن تھے ان پر جب دعوت کا حق ادا کیا گیا تو وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے، چاہے وہ حضرت عمرؓ ہوں چاہے وہ خالد بن ولید ہوں، عکرمہ بن ابی جہل ہوں یا حضرت وحشی، حضرت ہندہ جیسے ظالم کہلانے والے لوگ ہوں مگر وہ لوگ جو اسلام کو مذہب حق سمجھ کر حسد کی وجہ سے یا برادری اور سماج کے خوف کی وجہ سے اسلام سے دور ہوئے وہ ہدایت سے محروم رہے، خواہ وہ حضور ﷺ سے حد درجہ محبت کرنے والے چچا ابو طالب ہی کیوں نہ ہوں؟ مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میرے پتا جی اسلام کو حق بھی کہہ رہے تھے اور برادری کے خوف سے اسلام قبول نہیں کرتے، خدا نہ کرے وہ اسلام سے محروم ہی نہ رہ جائیں، بھیا احمد تم ضرور ضرور ان کے لئے دعا کرنا تم لکھنو جا رہے ہو وہاں بھی دعا کرنا اور حضرت سے بھی دعا کو کہنا، اور رمضان کی دعا میں بھی میرے گھر والوں کو یاد رکھنا (ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے) بھیا احمد وہ اگر اسی طرح کفر پر مر گئے تو ہمیشہ کی آگ میں جلیں گے، میرے ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ مجھے بہت پیار کرتے ہیں، میرے اللہ ان کو ہدایت سے نواز دے۔

سوال نہیں نہیں! بلال بھیا آپ اس قدر افسردہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش کریں گے، وہ ان شاء اللہ ضرور ان کو ہدایت سے نوازیں گے، آپ ان سے رابطہ رکھئے۔

جواب اللہ تعالیٰ تمہاری زبان مبارک کرے۔

سوال ارمغان کے قارئین کے لئے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جواب : بس مجھے دعا کی درخواست کرنی ہے اللہ تعالیٰ مجھے علم عطا فرمائے اور قرآنی مسلمان بنا دے، میرے گھر والوں کو ہدایت عطا فرمائے دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ ساری دنیا کے انسان ہمارے خونی رشتہ کے بھائی ہیں، ان کے ایمان کی فکر کریں اور جو لوگ ہدایت یاب ہو جاتے ہیں وہ میرے ابا جی کی طرح ان کی بھائی بندی کا حق ادا کریں

سوال بلال بھائی بہت بہت شکریہ، آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے آپ کو بلالِ وقت بنایا، آپ نے تو خیر القرون کی یاد تازہ کر دی

جواب. آپ مجھے شرمندہ کرتے ہیں۔

چہ بہ نسبت خاک را با عالم پاک

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴

چودھری آر کے عادل صاحب (رام کرشن لاکڑا) سے ایک ملاقات

> مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ یہ دین جب امانت ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' میں لکھا ہے تو پھر اسے سارے سنسار تک پہنچانا چاہئے، آج کے دور میں اسلام پہنچانا بہت آسان ہے جب دین امانت ہے اور مالک کے سامنے حساب دینا ہے تو اس کا بھی حساب ہوگا کہ اس کو پہنچایا یا نہیں، اس لئے دین کو دوسروں تک پہنچانا نہ صرف یہ کہ دوسروں کے لئے ضروری ہے مرنے کے بعد کے جواب سے بچنے کے لئے خود مسلمانوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

آر کے عادل : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال چودھری صاحب بڑی خوشی ہوئی آپ آگئے، ابی آپ کا ذکر کر رہے تھے کہ میں دہلی جا کر آپ سے ملاقات کروں اور پھلت سے نکلنے والے میگزین ارمغان کے لئے ایک انٹرویو آپ سے حاصل کروں، اللہ کا شکر ہے کہ آپ خود آگئے۔

جواب اصل میں مجھے مولانا صاحب سے کچھ ضروری مشورہ کرنا تھا کئی روز سے فون کر رہا تھا، آج معلوم ہوا وہ پھلت میں ہیں تو سب کام چھوڑ کر آ گیا، مالک کا شکر ہے کہ ملاقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوگئی اور تسلی بھی۔

سوال آپ اپنا پریچے (تعارف) کرائیں؟

جواب میرا پرانا نام رام کرشن لاکڑا ہے، میں دہلی نجف گڑھ کے علاقے کی ہندو جاٹ فیملی سے تعلق رکھتا ہوں، میرے باباجی ہمارے گاؤں کے پردھان اور زمینداروں میں سے ہیں، ہمارا گاؤں ایک زمانہ پہلے روہتک ضلع ہریانہ میں تھا اب دہلی کا ایک محلّہ ہے، میرے پتاجی کا انتقال میرے بچپن میں ہوگیا تھا، میں آج کل دہلی میں پراپرٹی ڈیلنگ کا کام کرتا ہوں، یوں تو میں اس سنسار میں ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۹ء کو آگیا تھا، مگر میرا دوسرا جنم ٹھیک ۴۵ سال بعد اس سال ۲۷ر ستمبر کو آج سے ۱۵ دن پہلے ہوا ہے۔

سوال کیا مطلب؟

جواب میں اپنے پڑوس کی مسجد کے مولانا صاحب سے بھی کہہ رہا تھا کہ عجیب بات ہے کہ پہلے جنم کے ٹھیک ۴۵ سال بعد میں نیا جنم لیا اور دوبارہ جنم کے عقیدے سے توبہ کی، میں نے ۲۷ر ستمبر پیر کے دن ساڑھے سات بجے دن چھپنے کے بعد مولانا صاحب کے ہاتھ پر پھلت میں ان کے گھر کے اوپر والے کمرہ میں کلمہ پڑھ کر اپنی نئی اسلامی زندگی شروع کی، اس طرح میری سچی عمر آج ۱۵ دن ہوئی ہے۔

سوال ماشاء اللہ بہت خوب، اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتائیے، آپ کو اسلام قبول کرنے کا خیال کس طرح آیا؟

جواب آپ کو اس کے لئے ذرا لمبی بات سنی پڑے گی، میں نے ۱۹۷۶ء میں ہائی اسکول پاس کیا اور آگے پڑھنے سے منع کردیا، دو سال تک بھٹی کرتا رہا میرے تاؤ اور ایک موسا (پھوپھا) فوج میں بڑے کرنل ہیں، وہ گھر آئے انھوں نے مجھے دھمکایا کہ اگر تو پڑھنے نہیں جاتا تو تجھے فوج میں بھرتی کردیں گے اور تجھے لام پر جانا پڑے گا، ۱۹۷۱ء کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ قریب تھی میں نے داخلہ لے لیا اور انٹر کر لیا مگر پھر پڑھنے کا دل نہ چاہا، میری ماں نے بابا سے کہہ کر میری شادی کرادی اور ماں کی خوشی کے لئے میں نے پرائیویٹ بی اے بھی کر لیا، شادی کے دو سال بعد میرے پھوپھا نے ایک ضروری کام کے بہانے دھوکہ سے بریلی بلایا اور مجھے فوجی بیرک میں لے جا کر میرے بال کٹوائے، وہ فوج میں کرنل تھے، سارے کاغذات اور میڈیکل کرا کے مجھے بھرتی کر لیا اور مجھ سے کہا کہ تیری بھرتی ہوگئی ہے اب اگر تو بھاگے گا تو فوجی تجھے پکڑ کر لائیں گے اور بھگوڑا قرار دیکر گولی ماردیں گے یا فوجی جیل میں ڈال دیں گے، مجھے ڈر سے ٹریننگ میں جانا پڑا، میرا دل نہیں لگتا تھا اور گھر یاد آتا تھا اور گھر سے زیادہ گھر والی، بیچاری بڑی محبت کرنے والی شریف عورت ہے، میں نے ٹریننگ میں ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ اس فوج سے جان چھوٹ نے کیا صورت ہو سکتی ہے؟ میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ اگر افسر ان فٹ (Unfit) کر دے تو کام آسان ہے، میں نے سوچا یہ بہت آسان ہے، میں نے پاگل پن کا بہانہ کیا، بہکی بہکی باتیں کرتا، کبھی ہنستا تو ہنستا رہتا کبھی چیختا تو چیختا رہتا، مجھ اسپتال میں بھرتی کیا گیا اور میڈیکل چیک اپ ہوا، ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ یہ بہانا ہے، مجھے افسر نے بہت گالیاں دیں اور سخت سزا کی دھمکی دی، ناچار پھر ٹریننگ شروع ہوگئی، ایک روز پریڈ میں صبح کے وقت جیسے ہی افسر آئے میں نے رائفل کھڑی کی اور تمبا کو کی پڑیا ہتھیلی پر ڈال کر اس میں چونا ملانا شروع کیا جیسے ہی افسر سامنے آیا، میں دوسرے ہاتھ سے سلوٹ ماری اور جے ہند بولا: میرے ہاتھ میں تمبا کو دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے میں نے ہاتھ آگے کر کے کہا: سر! یہ تمبا کو ہے، لو آپ بھی کھالو وہ دھمکا کر بولے نالائق تیرا ابیلٹ نمبر کیا ہے، میں نمبر بتا دیا دو پہر کے بعد انھوں نے مجھے دفتر میں بلایا اور مجھ سے کہا جب جنگ میں دشمن سامنے ہوتو تو تمبا کو کھائے گا یا گولی چلائے گا، بہت غصہ ہوئے میری فائل نکالی اور اس پر لال قلم سے ان فٹ (Unfit) لکھ دیا، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جے ہند کہہ کر خوشی سے سلام کیا اور رات کو ہی گاڑی میں بیٹھ کر دلی آ گیا، مرے پھوپھا کو معلوم ہوا تو انھوں نے گھر فون کر دیا کہ بھگوڑا، غدار فوج سے جان بچا کر بھاگ آیا ہے میری بیوی مجھ سے بات نہیں کرتی تھی کہ تو تو غدار بھگوڑا ہے میں نے سمجھایا کہ بھاگیہ وان اگر وہ جنگ میں بھیج دیتے تو تو ودھوا ہو جاتی، اب موج سے ساتھ رہیں گے، بڑی مشکل سے اس کی سمجھ میں آیا اور وہ راضی ہو گئی، میں نے ماں کو بھی بہت سمجھایا کچھ روز یار دوستوں میں آوارہ پھر کر اپنے بابا کے ڈر سے پراپرٹی ڈیلنگ کا کاروبار شروع کر دیا، بابا نے مجھے لگانے کے لئے ایک کھیت کا پلاٹ کاٹنے کے لئے دیا، رفتہ رفتہ مجھے چسکا لگ گیا، دوستی کچھ غلط لوگوں سے ہو گئی، جھگڑے کی زمین خرید ی مار پیٹ کر دھمکا کر قبضہ کیا اور بیچ دی، نہ جانے کتنے لوگوں کو ستایا کتنوں کا مال مارا، مار دھاڑ اور پراپرٹی کے ۱۹ مقدمے میرے ذمہ لگ گئے میں جیل چلا گیا کسی طرح ضمانت ہوئی میں پہلے جیل سے بہت ڈرتا تھا، ڈھائی مہینہ کی جیل سے اور بھی دہشت بیٹھ گئی۔

دو باتیں مجھ میں پہلے سے ہی مسلمانوں جیسی تھیں، جب سے ہوش سنبھالا کسی مورتی کسی دیوی کی پوجا نہیں کی اور دوسری یہ کہ نجف گڑھ سے آگے ایک جگہ سور کے گوشت کی دکانیں تھیں، مگر جوانی کے دنوں میں مرغا وغیرہ کھانے کے باوجود اول تو اس راستے سے گزرنا مشکل تھا، اگر جلدی میں گزر جاتا تو سانس روک کر نیچی نگاہ کر کے گزرتا، سور کے گوشت کو دیکھ کر مجھے الٹی سے آتی تھی، جیل سے ضمانت پر واپس آیا تو مری ماں نے جو بہت دھارمک ہیں ہر شکروار کو برت رکھتی ہیں مجھ سے کہا تو ناستک ہے، دیوتاؤں کو مانتا نہیں بلکہ ان کا انادر (بے ادبی) کرتا ہے اس لئے تیرے ذمہ اتنی آفت ہے، مجھے ایک ہنومان کی مورتی اور ہنومان چالیسا دیا کہ اس کا جاپ کر، میں اندر کمرہ میں ماں کی ضد اور کچھ ڈر کی وجہ سے کئی روز ہنومان چالیسا کا جاپ کرتا رہا، مقدمہ کی تاریخ آئی، ایک عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گواہی تھی، میں نے صبح تڑکے اٹھ کر ہنومان چالیسا کا جاپ کیا اور ہنومان کی مورتی کے سامنے بہت پرارتھنا کی حالانکہ دل میں وشواس یہی تھا کہ بے جان کی مورتی کے بس میں کیا رکھا ہے ڈھل مِل یقین کے ساتھ بری ہونے کی لالچ میں دیر تک میں نے جاپ کیا اور پرارتھنا کی کہ گواہی ٹوٹ جائے، عدالت میں گیا تو اس عورت نے ایسی ڈٹ کر گواہی دی کہ جج سمجھ گیا کہ بات سچ ہے، مجھے غصہ آگیا یہ خیال بھی نہ رہا کہ عدالت ہے، میں غصہ میں اس عورت سے کہا کہ تجھے باہر نہیں نکلنا ہے کیا؟ جج نے سن لیا اور بہت برہم ہوا اور ضمانت کینسل کر کے جیل بھیجنے کا حکم کر دیا، دو مہینہ پھر جیل میں رہا، باباجی نے پھر ہائی کورٹ سے ضمانت کرائی، جیل سے گھر آیا تو پہلے کمرہ بند کر کے ہنومان کی مورتی پر جوتا گیلا کر کے بجایا، ہنومان چالیسا کو جلایا اور خوب گالیاں دیں، ماں نے جوتے کی آواز سنی تو باہر سے بہت چیخیں وہ سمجھ رہی تھیں کہ میں اپنی بیوی کو مار رہا ہوں مگر جب اس کو معلوم ہوا کہ وہ باہر ہے تو اس کو جان میں جان آئی، میں بیان نہیں کر سکتا کہ روز روز کے مقدموں کی تاریخ سے میں کتنا پریشان تھا، ہمارے علاقہ میں ایک ملاجی پھولوں کی تھیلی لگاتے تھے، میں نے ان سے بات کی کہ کوئی تعویذ والا بتاؤ میں بہت پریشان ہوں، انھوں نے کہا کہ کسی تعویذ والے کو میں نہ جانتا ہوں نہ مجھے اعتقاد ہے، ہاں تمہیں ایک چیز بتاتا ہوں تم روزانہ سو بار صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لیا کرو، میں نے کہا بہت اچھا، میں پریشان تھا ہی اس لئے میں نے صبح و شام پانچ پانچ سو بار پڑھا اصل میں مالک کو مجھ پر دیا آرہی تھی، پہلی ہی تاریخ میں میں بری ہو گیا، ایک سال میں گیارہ مقدمے میرے حق میں فیصل ہوئے میں ملاجی کے پاس آنے جانے لگا اور ان سے کہا کہ اور کچھ بتاؤ تا کہ سارے مقدموں سے میری جان بچے، انھوں نے خود کچھ بتانے کے بجائے مجھے ہندی زبان میں ایک کتاب ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' دی میں نے اس کو غور سے پڑھا دوزخ کی سزاؤں کو پڑھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے دل میں ڈر بیٹھ گیا رات کو ڈراؤنے خواب بھی دکھائی دیتے مجھے بار بار خیال آتا کہ میں نے کتنے لوگوں کی زمینیں دبائیں، کتنے لوگوں کو مارا، میرا اب کیا ہوگا؟ مجھے اس کتاب نے بے چین کر دیا، مقدموں سے زیادہ رات دن موت کا اور دوزخ کا خوف سوار رہتا، میں سوچتا اس سنسار کی عدالت کے انیس مقدموں سے زندگی خراب ہے تو اس مالک کے سامنے ان گنت مقدموں سے کیسے چھٹکارا ملے گا؟ میں نے ملاجی سے مشورہ کیا انھوں نے مسلمان ہو جانے کو کہا: میں نے اسلام کے بارے میں کسی کتاب کے لئے کہا تو انھوں نے ''اسلام کیا ہے؟'' لا کر دی میری سمجھ میں اسلام آ گیا، اب میری سمجھ میں آیا کہ میرا فوج میں دل کیوں نہیں لگا، اگر میں فوج میں رہتا تو یہ ظلم، مار پیٹ نہ کرتا اور مرنے کا خیال بھی نہ آتا میرے مالک نے میری ہدایت کے لئے مجھے فوج سے بھگایا اور الٹ پلٹ کام کرائے۔

میں امام بخاری کے پاس جامع مسجد گیا، پہلے تو ان تک پہنچنا ہی مشکل ہے میں کسی طرح ترکیب سے پہنچ گیا امام صاحب نے کہا: اپنے یہاں کے ذمہ دار لوگوں کو لے کر آنا جو تمہیں جانتے ہوں میں دو چار روز کی کوشش سے دو مسلمانوں کو لے کر گیا تو وہ کہنے لگے شناختی کارڈ لاؤ، میں نے کہا آپ نے اسی وقت کیوں نہیں بتایا، بار بار کیوں پریشان کرتے ہیں، وہ ناراض ہو گئے اور بولے بات کرنے کی تمیز نہیں، میں کہا تمھیں تمیز نہیں مجھے تو ہے اور میں چلا آیا۔

سوال پھر اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب اس کے بعد ایک صاحب نے فتحپوری مسجد جانے کو کہا میں وہاں پہنچا تو انھوں نے کہا کہ مسلمان ہونے کے بعد تمہارا نکاح ختم ہو جائے گا، تمہیں اپنی بیوی کو چھوڑنا پڑے گا میں نے کہا وہ ۲۵ سال سے میرے ساتھ رہ رہی ہے ایسی بھلی عورت ہے کہ آج تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس سے شکایت نہیں ہوئی میں اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا پھر تمہیں کلمہ نہیں پڑھوایا جاسکتا اور نہ تم مسلمان ہو سکتے ہو، وہاں سے مایوس ہو کر میں نے تلاش جاری رکھی، ایک صاحب نے مجھے ایک مزار پر بھیج دیا، وہاں ایک میاں جی لمبے لمبے بال ڈھیر ساری مالائیں گلے میں ڈالے، ہرے رنگ کا لمبا کرتا اور بہت اونچی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، میں ایک جاننے والے کو وہاں لے کر گیا تھا، انھوں نے کہا میں تمہیں کلمہ پڑھواتا ہوں، میرے قریب بیٹھو گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر ادب سے بٹھایا اپنے داہنے ہاتھ میں میرا بایاں انگوٹھا اور بائیں ہاتھ میں دایاں انگوٹھا لے لیا اور بولے مرید ہونے کی نیت کرو اور میرے پیروں پر ادب سے نگاہ رکھو، مجھے بچپن کا کھیل نظر آ گیا ہم ایک دوسرے کو اسی طرح گھمایا کرتے تھے، مجھے ہنسی آ گئی وہ غرائے کہ ہنس رہا ہے میں نے کہا مجھے بچپن کا ایک کھیل یاد آ گیا ہے، اگر میں بچوں کی طرح آپ کو سر کے اوپر گھما کر پھینک دوں تو؟ انھوں نے پھر دھمکایا، نہ جانے کیا کیا کہلوایا، قادریہ، غوثیہ، وغیرہ وغیرہ پھر بولے میرے پاؤں کے بیچ سر رکھو، میں نے منع کیا تو دھمکا کر بولے مرید ہو کر بات نہیں مانتا، میں نے سر ٹیکا اور جلدی سے اٹھالیا، وہ دوبارہ بولے ادب سے قدموں میں سر رکھو اور یہ سوچو کہ مجھ میں خدا کا نور ہے جس طرح خدا کو سجدہ کرتے ہیں اس طرح کرو، مجھے غصہ آ گیا میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ پڑھ لیا تھا میں نے اس نالائق سے کہا کہ اگر میں تجھے اٹھا کر دے ماروں تو خدا میں ہوں گا، اس لئے کہ جو طاقتور ہوتا وہ خدا ہوتا ہے، میں نے دو چار گالیاں دیں اور چلا آیا۔

مجھے مسلمان ہونے کی بے چینی تھی اور موت کا کھٹکا تھا، میں نے ایک ملا جی سے ذکر کیا وہ مجھے ایک قاضی جی کے یہاں لے گئے قاضی جی نے کہا مسلمان تو ہم تمہیں کر لیں گے مگر دو ہزار روپے فیس ہو گی، میں نے کہا کہ میں مسلمانوں کا اسلام لینا نہیں چاہتا میں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ صاحب والا اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں اگر حضرت محمد ﷺ صاحب نے کسی کو مسلمان کرنے کے لئے پیسے لئے ہوں تو آپ بھی لے لیں، جب انھوں نے کبھی ایک پیسہ نہیں لیا تو آپ کیسے پیسے مانگتے ہیں؟ دو ہزار کی بات کوئی بڑی نہیں تھی، مگر مجھے وشواس نہیں ہوا میں وہاں سے بھی واپس آ گیا۔

اگلے روز ایک مسجد کے سامنے سے جارہا تھا تو ذرا صاف ستھرے کپڑوں میں ایک مولانا صاحب مسجد کی طرف جاتے دکھائی دیئے بعد میں ان کا تعارف ہوا ان کا نام مولانا عبدالسمیع قاسمی تھا، میں نے ان سے کہا مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بات معلوم کرنی ہے پہلے وہ ٹھٹکے بعد میں وہ تیار ہو گئے میں نے ان سے کہا کہ اسلام کے بارے میں نے ۵۰ سے زیادہ کتابیں پڑھی ہیں، جب آپ ﷺ آخری حج کو گئے تو ان کے ساتھ سوا لاکھ ساتھی تھے، انھوں نے سب کو اکٹھا کر کے ان سے سوال کیا کہ میں نے اسلام تم سب تک پہنچا دیا؟ سب نے کہا کہ بالکل پہنچا چکے، حضرت محمد ﷺ نے کہا کہ اب جو یہاں سے غائب ہیں یہ اسلام تمہیں ان تک پہنچانا ہے، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جن مسلمانوں تک اسلام پہنچ چکا ہے وہ دوسرے مسلمانوں تک پہنچائیں؟ مولانا قاسمی نے کہا کہ ہاں ضرور پہنچانا چاہئے میں نے کہا کہ مولانا صاحب آپ مجھے ایسے دو چار لوگوں سے ملوائیں جو دین کو دوسروں تک پہنچانے کا کام کر رہے ہیں، مولانا بولے ایسے لوگ بھی ہیں، میں نے کہا کہ یہ کام تو سارے مسلمانوں کو کرنا چاہئے مگر مجھے ایک مسلمان بھی نہیں ملا، میں خود اسلام لانا چاہتا ہوں، چار بڑے مولویوں نے مجھے دھکے دے دیئے، مولانا قاسمی نے کہا کہ آپ کو ایک آدمی کا پتہ بتاتا ہوں، آپ پھلت چلے جاؤ، میں نے ان کا پتہ اور فون نمبر مانگا، انھوں نے کہا فون نمبر میں ابھی معلوم کرتا ہوں، نانگلوئی کے کسی مولانا صاحب کو انھوں نے فون کیا اور مولانا کلیم صاحب کا موبائل نمبر مل گیا، انھوں نے فون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملایا مولانا دلیؒ سے پھلت جارہے تھے، مولانا قاسمی نے کہا کہ ہمارے ایک چودھری صاحب اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں، مولانا نے کہا ان کو آج شام تک پھلت بھیج دیں، میں نے کہا فون پر مجھ سے بات کروادو، انھوں نے فون مجھے دے دیا، میں بات کی مولانا نے کہا آپ جب بھی آئیں ہمارے اتھی بلکہ آدرنیہ اتھی (معزز مہمان) ہوں گے، میں سیوا (خدمت) کے لئے ہر سمے حاضر ہوں میں نے کہا بہت بہت دھن واد (شکریہ) مجھے بڑا عجیب لگا پہلی بار ایک آدمی سوڈیڑھ سو کلو میٹر دور میرا ایسا سواگت کر رہا ہے۔

مجھے تو ایک ایک منٹ مشکل ہو رہا تھا، میں اسی روز ۲۷ ستمبر کو دن چھپنے تک پھلت پہنچا مولانا صاحب نماز پڑھنے گئے تھے میں بیٹھک میں کرسی پر بیٹھ گیا، مولانا صاحب آئے تو میں نے ملاقات کی مولانا بہت خوشی سے ملے، ان کے یہاں باہر سے کچھ مہمان آئے ہوئے تھے جو اندر مکان کے اوپر والے کمرہ میں ٹھہرے ہوئے تھے، تھوڑی دیر میں مولانا نے مجھے بھی وہیں بلوالیا، مجھ سے پیار سے سوال کیا میرے لئے سیوا بتایئے میں نے کہا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، مولانا صاحب نے کہا بہت مبارک ہو، جو سانس اندر چلا گیا اس کے باہر آنے کا اطمینان نہیں اور جو باہر نکل گیا اس کے اندر جانے کا بھروسہ نہیں، اصل میں تو ایمان دل کے وشواس (یقین) کا نام ہے، آپ نے ارادہ کرلیا، دل سے طے کرلیا کہ مجھے مسلمان بننا ہے تو یہ کافی ہے مگر اس سنسار میں ہم لوگ دل کے حال کو جان نہیں سکتے اس لئے زبان سے بھی کلمہ پڑھنا پڑتا ہے آپ جلدی سے دولائن جس کو کلمہ کہتے ہیں پڑھ لیجئے، میں نے کہا مجھے ایک بات پہلے بتایئے کہ مسلمان ہوکر کیا مجھے بیوی کو چھوڑنا پڑے گا، مولانا صاحب! آپ کیسے مسلمان ہوں گے جو آپ اپنے جیون ساتھی کو چھوڑیں گے، آپ چھوڑنے کی بات کرتے ہیں، اگر آپ سچے دل سے مسلمان ہیں تو آپ کو اپنی بیوی کو سورگ (جنت) تک ساتھ لے جانا پڑے گا بلکہ اس سارے سنسار کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرک سے بچا کر سورگ لے جانے کی کوشش کرنی ہوگی، مجھے خوشی ہوئی چلو یہ اچھے آدمی ملے ہیں، مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھایا، ہندی میں ارتھ بھی کہلوایا اور بتایا کہ تین باتوں کا آپ کو خیال کرنا ہے، ایک یہ کہ ایمان اس مالک کے لئے قبول کیا ہے، جو دلوں کا بھید جانتا ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ میں مسلمان ہوں لوگ مجھے نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں، مگر میرا مالک جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں اور اسلام وہ ہے جو دلوں کے بھید جاننے والے کو قبول ہو جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی ایمان کی ضرورت ہے اور وہ آدمی جو ایک مالک کو چھوڑ کر دوسرے کے آگے جھکے کتے سے بھی زیادہ گیا گزرا، کہ کتا بھی بھوکا پیاسا اپنے مالک کے ایک در پر پڑا رہتا ہے، وہ آدمی کتے سے بھی بدتر ہے جو در در جھکے، مگر اصل ایمان کی ضرورت موت کے بعد پڑے گی جہاں ہمیشہ رہنا ہے تو موت تک اس ایمان کو بچا کر لے جانا ہے۔

تیسری سب سے ضروری بات یہ ہے کہ یہ ایمان ہماری آپ کی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے پاس ہر اس انسان کی امانت ہے جس تک ہم پہنچا سکتے ہیں اب اگر مالک نے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے تو ہمیں سارے خاندان، دوستوں اور جاننے والوں تک اس سچائی کو پہنچانے کی ذمہ داری ادا کرنی ہے میں نے کہا مولانا صاحب آپ سچ کہتے ہیں میں اصل میں خوف اور لالچ سے مسلمان ہو رہا ہوں، مرنے کے بعد کیا ہوگا، دوزخ کا کھٹکا اور جنت کی کنجی کتابوں میں میں نے جو کچھ پڑھا قلم کی طرح میرے دل و دماغ میں گھومتا رہتا ہے مجھے خیال ہوتا ہے کہ تو نے اتنے ظلم کئے ہیں موت کے بعد کیا ہوگا؟ اب میں آپ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اسلام میں مالک نے جن کاموں سے روکا ہے پوری جان لگا کر ان کاموں سے بچنے کی کوشش کروں گا، شاید میرے مالک کے سامنے جانے کا میرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ ہو جائے میں نے مولانا صاحب کو بتایا کہ یہ بھی اچھا ہوا کہ میں نے اسلام کو پڑھ کر مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا، مسلمانوں کو دیکھ کر نہیں، آج کے مسلمانوں کو دیکھ کر کون مسلمان ہوسکتا ہے؟ میرے چاروں طرف بہت سے مسلمان رہتے ہیں، ہمارا ایک کرایہ دار غلام حیدر نام ہے، نماز بھی نہیں پڑھتا میں نے ان سے ایک بار کہا تم ہر مہینہ میرے ماں باپ کو کرایہ دیتے ہو اگر تم ان سے مسلمان ہونے کو کہو تو کیا خبر وہ مسلمان ہو جائیں اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ہمارا پورا خاندان مسلمان ہو جائے گا، وہ بولے تمہارے بابا علاقہ کے پردھان ہیں اگر میں نے ان سے کہہ دیا تو ہمیں جینا مشکل کر دیں گے، میں نے کہا تم خدا سے نہیں ڈرتے میرے بابا سے ڈرتے ہو، اس لئے یہ کعبہ کا فوٹو ہٹا کر میرے بابا کا فوٹو لگاؤ اور روزانہ اس کا نام جاپ کر کے میرے بابا کو ڈنڈوت کرنا، میرے بابا نے کسی دن دیکھ لیا تو وہ تمہارا کرایہ معاف کر دیں گے، تمہارے مزے آجائیں گے، میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو سید بتاتے ہو خدا کے سامنے تمہیں بھی جانا ہوگا، میں مالک کے سامنے ہی لٹھ ماروں گا کہ انھوں نے سید ہو کر ایک دن بھی ہمیں ایمان لانے کو نہیں کہا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: میں نے مولانا صاحب سے اپنی روداد سنائی اور چار بڑے مولاناؤں کے پاس سے واپس آنے کی بات سنائی، مولانا نے مجھے بہت پیار سے سمجھایا کہ ان کا ایسا کرنا ٹھیک تھا اور مجھے تسلی دی۔

سوال: آپ کے کتنے بچے ہیں؟

جواب: دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں، بڑی لڑکی کی شادی میں نے کر دی ہے، ہمارا سماج اصل میں پٹھانوں سے بہت ملتا جلتا ہے، بہت شرم و حیا ہے، مردوں کا رہنا باہر اور عورتوں کا اندر، میں اپنی ماں کے سامنے اپنی بیوی سے آج تک بات نہیں کر سکتا، ماں بھی ہوگی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس کو ہی کام بتاؤں گا، وہ کبھی کہتی بھی ہے کہ یہ تیری پانچ ہاتھ کی بہو ہے تو اس سے کیوں نہیں کہتا، میں کہتا ہوں ماں جب تو مرجائے گی تب اس سے کہوں گا، ہمارے یہاں ابھی تک لڑکی کو پڑھانے کا رواج نہیں ہے، پورے خاندان میں میں نے بغاوت کر کے بڑی لڑکی کو پڑھایا، ہائی اسکول پاس کیا تو اس نے کہا: پتا جی مجھے دو ہزار روپے چاہئے، میں نے کہا بیٹی! دو ہزار کا کیا کرو گی؟ اس نے کہا ایک ہزار کا موبائل مل رہا ہے، میں نے کہا موبائل کا کیا کرو گی؟ اس نے کہا بات کیا کروں گی میں نے پوچھا اور ایک ہزار کا کیا کرو گی اس نے کہا جنس لاؤں گی، میں نے اس سے کہا کہ دو ہزار کی جگہ پانچ ہزار دوں گا، مگر ۱۵ دن کے بعد، میں نے لڑکے والوں کو بلوایا جہاں رشتہ طے کر رکھا تھا اور کہا آٹھ دن میں پھیرے پھروالو تو لڑکی تمہاری، ورنہ میں کسی دوسری جگہ شادی کر دوں گا، وہ تیار ہو گئے، بابا سے کہہ کر پنڈت بلوایا اور پھیرے پھروا دئے، میں نے لڑکی کو ڈھائی ہزار روپے دیئے اور کہا آدھے تو یہ اداور آدھے اس دن دوں گا جس روز گود میں بٹھا کر رخصت کرنے کے لئے تجھے گاڑی میں ٹیکوں (بٹھاؤں) گا، آج ہائی اسکول کر کے موبائل اور جنس مانگ رہی ہے اگر انٹر کر لیا تو کسی بھنگی کا ہاتھ پکڑ کر گھر لے آئے گی کہ پتا جی یہ تمہارا داماد ہے، میں نے عہد کر لیا کہ لڑکی کو پانچویں سے آگے ہرگز نہیں پڑھانا ہے، یہ بات میں نے مولانا صاحب سے بھی کہی تھی، انھوں نے کہا یہ سوچ ٹھیک نہیں ہے، اب تم مسلمان ہو گئے ہو، آپ کو اسلام کی ہر بات ماننا ہوگی، اسلام نے علم حاصل کرنے کو فرض کہا ہے اور لڑکا لڑکی دونوں کو پڑھانا ضروری ہے مگر شرط یہ ہے کہ اسلامی ماحول اور تربیت میں، میں نے وعدہ کر لیا اب میرا پکا ارادہ ہے کہ اپنے ان تینوں بچوں کو اسلامی تعلیم کی جو سب سے بڑی ڈگری ہوگی اس تک پڑھاؤں گا، آگے مالک کے ہاتھ میں ہے، اب میں نے بالکل اسلامی اصولوں پر زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا ہے میں شراب کا بہت عادی تھا، حالانکہ جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہندو تھا ہمت کر کے دو مہینے تین مہینے تک کئی بار شراب چھوڑی اور دوستوں کو اپنے ہاتھوں سے پلائی مگر خود نہیں پی، مگر جب سے میں نے کلمہ پڑھا ہے اب زندگی بھر نہ پینی ہے اور نہ پلانی ہے اور نہ پینے والوں کے پاس بیٹھنا ہے، ۱۵ دن ہو گئے مجھے خیال بھی نہیں آیا اور مالک کا کرم ہے کہ کسی دوست نے بھی میرے سامنے نہیں پی، حالانکہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہے کہ میں نے چھوڑ دی ہے، یا اسلام قبول کر لیا ہے۔

سوال: آپ نے یہ باتیں اپنی بیوی سے بتادیں؟

جواب: میری بیوی میری ماں کی طرح بہت دھارمک اور بہت کٹر ہے جب مولانا صاحب مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اس کو اپنے ساتھ جنت میں لے جانا ہے تو میں نے بتایا کہ وہ تو بہت کٹر ہندو ہے، جس روز گوشت کھا کر آتا ہوں گھر میں گھسنا مشکل کر دیتی ہے، نہ جانے اس کو کیسے خوشبو آجاتی ہے، مولانا صاحب نے کہا کہ کٹر ہندو ہی سچی مسلمان ہوتی ہے، دھرم پر انسان اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے ہی پابندی کرتا ہے، اگر آپ اس کو سمجھادیں کہ یہ راستہ غلط ہے اور سچا راستہ اسلام ہے تو اسلام پر بھی وہ بہت سختی سے عمل کرے گی، میں نے پھلت میں مولانا صاحب کے بھانجے کے موبائل سے اس کو بتادیا تھا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں، تو وہ بہت ناراض ہوئی، میں نے یہ کہہ کر بات بند کر دی کہ میں دوسرے کے موبائل سے فون کر رہا ہوں۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: اگلے روز صبح کو میرے مقدمے کی تاریخ تھی، مجھے صبح وکیل سے بھی ملنا تھا، اس لئے رات کو مولانا صاحب نے اپنی گاڑی سے کھتولی پہنچادیا، رات کو بارہ بج کر ۴۵ منٹ پر گھر پہنچا مہارانی جی غصے میں بھری تھیں، دھکے دینے لگی بار بار گالیاں، یں ۲۵ سال کا سارا ادب بھول گئی، کہنے لگی کہ تو دھرم بھرشٹ کر کے آیا ہے، تو میرا کیا لگتا ہے، بھاگ جا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ جانے کیا کیا کہا صبح تک لڑائی ہوتی رہی، مولانا نے بیوی کو دعوت دینے کے لئے آخری ہتھیار کے طور پر ایک پوائنٹ بتا دیا تھا، صبح ہونے کو ہوئی میں اس ڈر سے کہ دن نکل گیا تو یہ سب کو بتا دے گی اسلئے میں نے آخری تیر کے طور پر اس کا استعمال کیا، میں نے اس سے کہا کہ تو اصلی ہندو ہے یا نقلی، اس نے کہا اصلی ہوں بالکل اصلی، میں نے کہا کہ اگر اصلی ہندو ہے اور میں اسلام کی چتا میں جل گیا ہوں تو تجھے بھی میرے ساتھ ستی ہو جانا چاہئے، اب تو مجھے چھوڑ کر یا دھکے دے کر بازاری بنے گی یا دوسرے کے پاس بیٹھے گی، بھگوان نے تجھے میرے ساتھ باندھا ہے، تو اگر اصلی ہے تو میرے ساتھ ستی ہو جانا چاہئے، تیر نشانے پر لگ گیا وہ چپ ہو گئی دیر تک ہچکیوں سے روتی رہی میں اس کے قریب گیا پیار کیا اور دکھ سکھ اور جیون مرن میں ساتھ دینے کے وعدوں کی دہائی دے کر مسلمان ہونے کے لئے کہا وہ تیار ہو گئی، ٹوٹا پھوٹا کلمہ پڑھوایا اور صبح فجر کی نماز ہم دونوں نے ایک ساتھ پڑھی، بیوی کے مسلمان ہونے کی اپنے مسلمان ہونے سے زیادہ مجھے خوشی ہوئی، مجھے مولانا صاحب کی ہر بات سچی لگنے لگی، انھوں نے ہی کہا تھا کہ بیوی کو چھوڑنے کی بات کیا مطلب؟ اس کو جنت تک ساتھ لے جانا ہے۔

سوال اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟ اسلام کی تعلیم کے لئے آپ نے کیا سوچا؟

جواب ہمارے علاقہ میں ایک مولانا صاحب مسجد میں امام ہیں میں روزانہ رات کو ان کے پاس جا رہا ہوں، مجھے جماعت میں جانا ہے مگر مقدموں کی تاریخوں کی وجہ سے ابھی مجبور ہوں، میں نے اپنی بڑی لڑکی اور داماد کو بھی ''مرنے کے بعد کیا ہوگا'' اور ''آپ کی امانت'' پڑھنے کے لئے دی ہے۔

سوال ارمغان کے واسطے سے آپ مسلمانوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟

جواب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ یہ دین جب امانت ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے ''آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی امانت آپ کی سیوا میں'' میں لکھا ہے تو پھر اسے سارے سنسار تک پہنچانا چاہئے، آج کے دور میں اسلام پہنچانا بہت آسان ہے، میں لاکڑا جاٹ ہوں، جاٹ قوم کی سائیکالوجی اچھی طرح جانتا ہوں، جاٹ بہت لالچی ہوتا ہے اور لالچی سے زیادہ ڈرپوک ہوتا ہے، خصوصاً جیل اور سزا سے جتنا جاٹ ڈرتا ہے شاید دوسرا نہیں ڈرتا، احمد بھائی میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ''مرنے بعد کیا ہوگا'' اور ''دوزخ کا کھٹکا'' ہندی انواد (ترجمہ) کر کے جاٹوں تک پہنچایا جائے اور قرآن مجید میں جنت و دوزخ کا جو ذکر ہے ان کو سنایا جائے تو جاٹ سارے کے سارے ضرور مسلمان ہو جائیں گے، اس سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جب دین امانت ہے اور مالک کے سامنے حساب دینا ہے تو اس کا بھی حساب ہوگا کہ اس کو پہنچایا یا نہیں، اس لئے دین کو دوسروں تک پہنچانا نہ صرف یہ کہ دوسروں کے لئے ضروری ہے مرنے کے بعد کے جواب سے بچنے کے لئے خود مسلمانوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

سوال: آپ کی باتیں اتنی دلچسپ اور مزے کی ہیں کہ جی چاہتا ہے دیر تک کئے جاؤں، مگر بات لمبی ہوگئی ہے اس لئے باقی آئندہ انشاء اللہ، بہت بہت شکریہ، السلام علیکم، فی امان اللہ۔

جواب: آپ کا بھی شکریہ، وعلیکم السلام۔

مستفاد از ماہ نامہ ارمغان نومبر ۲۰۰۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵

جناب ماسٹر محمد اسلم صاحب ﴿پرمود کمار﴾ سے ایک ملاقات

میری اپنے بھائیوں سے درخواست ہے کہ پیارے نبی ﷺ آخری حج کے موقع پر سب سے وصیت کر کے گئے کہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ یہ دین ہر غائب شخص تک پہنچا دیا جائے، ختم نبوت کے بعد یہ کارِ دعوت اسلام کی سب سے بڑی شان کے طور پر ہمیں ملا ہے اور اس کام میں غفلت اور ایمان کو لوگوں تک نہ پہنچانے کی وجہ سے ہمارے حضرت کے بقول ہر منٹ میں تین سو تیرہ ہمارے بھائی کفر اور شرک پر مر کر ہمیشہ کی آگ کا ایندھن بن رہے ہیں، یہ سب ہمارے بھائی ہیں اگر نہ جاننے اور نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ ہم سے دشمنی کرتے ہیں تو اس سے ان کا حق ختم نہیں ہوتا، ہماری ترقی اور نجات کا واحد راستہ دعوت ہے، ہمارے نبی ﷺ سے عشق کا دعویٰ اور آپ کی ایک پیار بھری وصیت اور آخری نصیحت اور خواہش کا ہم نے خیال نہ رکھا تو یہ بہت دکھ کی بات ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

سوال: السلام علیکم

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ

سوال: آپ کی تعریف؟

جواب: میرا نام محمد اسلام ہے، دیوبند کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں، میرا پرانا نام پرمود کمار ہے ایک بہت مذہبی جاٹ گھرانے کا فرد ہوں، اب سے ساڑھے سات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال قبل میں نے اسلام قبول کیا، الحمدللہ میں نے بارہویں کلاس تک تعلیم حاصل کی ہے۔

سوال اپنے خاندان کے بارے میں بتائیں؟

جواب میرے تین بھائی ایک بہن ہے، والدین حیات ہیں جب میری چھ سال کی عمر تھی میرے والد نے سنیاس لے لیا تھا وہ گنگا کے کنارے ایک بڑا مشہور آشرم چلاتے ہیں، ہندو مذہب کے بڑے گیانی اور عالم ہیں، اس کے علاوہ خاندان میں چچا تائے اور پھر بھیا وغیرہ ہیں، ہمارا خاندان بڑا خاندان ہے۔

سوال آپ نے کہا کہ آپ کے والد ہندو مذہب کے بڑے گیانی رہتے ہیں کیا اب نہیں ہیں؟

جواب: الحمدللہ اب تو انھوں نے بھی اسلام قبول کرلیا ہے۔

سوال اپنے قبول اسلام کا حال سنائیں؟

جواب حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین فطرت ہے جیسا کہ ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ جس طرح انسان کے پیٹ کو بھوک و پیاس لگتی ہے اور پانی اور کھانے کے بغیر آدمی بے چین رہتا ہے اسی طرح انسان کی روح اس کی آتما کو دین اسلام خصوصاً توحید خالص کی تلاش اور بے چینی رہتی ہے، مجھے بچپن ہی سے خیال آتا تھا کہ جس طرح مالک نے اس دنیا کو بنایا ہے اس تک کس طرح پہنچا جائے بہت سے دھرم گروؤں سے میں بات کرتا تھا مگر اطمینان نہ ہوتا تھا، ایک حافظ صاحب سے میرا رابطہ ہوا میں نے ان سے بھی اس طرح کے سوالات کئے انھوں نے اسلام کے بارے میں مجھے بتایا جو مجھے اچھا لگا، سب سے زیادہ اسلام کی پاکی کا نظم مجھے بے حد پسند آیا، مجھے خیال آتا تھا کہ پیشاب، پاخانہ ایسی گندی چیزیں ہیں کہ آدمی جہاں پر یہ ہوں وہاں کھڑا ہونا پسند نہیں کرتا، جب یہ پیشاب انسان کے کپڑوں اور جسم کو لگے گا تو انسان کیسے (پوتر) پاک ہوسکتا ہے اور مالک تو بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پوتر) پاک ہے وہ ناپاک انسان کو کیسے مل سکتا ہے، پاکی کی اس چاہت اور پسند کے ذریعے میرے اللہ نے میرے دل کو کفر و شرک سے پاک کر دیا اور میں نے اسلام قبول کر لیا، حافظ صاحب مجھے پھلت حضرت کے پاس لائے، پھر میں نے چار مہینے، جماعت میں لگائے اور خوب محنت سے دین سیکھا پھر حضرت مولانا نے مجھے جا چک ضلع جنا نگر بھیج دیا، وہاں مدرسے میں میں نے قرآن شریف، تجوید اور دینیات پڑھی اور بچوں کو پڑھایا، اس کے بعد دو سال سے پھلت میں ہوں۔

سوال: قبول اسلام کے بعد آپ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ایک آدمی جب اپنا سب کچھ چھوڑ کے نئے ماحول میں آتا ہے تو اس کو پریشانی تو ہوتی ہی ہے مجھے بھی اس سے واسطہ پڑا، کئی بار کئی کئی روز تک فاقہ کرنا پڑا میرے لئے سب سے تکلیف کی بات مسلمان بھائیوں کے سوالات اور ہر آدمی کا انٹرویو لینا تھا، مگر ان سب کے باوجود میں نے جس قیمتی ایمان کو قبول کیا تھا اس کے لئے یہ پریشانیاں کوئی زیادہ نہیں لگیں۔

سوال: سنا ہے آپ ایک بار غصے میں آ کر کہیں چلے گئے تھے پھر آپ کے دوبارہ آنے کا کیا ذریعہ بنا

جواب: اپنی نا سمجھی اور کچھ لوگوں کے مسلسل سوالات سے تنگ آ کر میں گڑگاؤں ایک عیسائی مشن میں چلا گیا تھا اصل میں میری غلطی یہ تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے تو میرے مسائل کا حل کرنا مسلمانوں کے ذمہ ہے اور قبول اسلام کو میں شیطان کے بہکاوے میں مسلمانوں پر احسان سمجھنے لگا تھا، مگر میرے اللہ کا کرم تھا کہ میرا عقیدہ ٹھیک رہا گو میں ظاہر میں عیسائی مشن سے جڑ گیا تھا وہاں کے حال کو دیکھ کر بھی مجھے اسلام کی قدر بڑھی اور سب سے زیادہ میرے حضرت کی ماں سے زیادہ ممتا اور شفقت بلکہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانی توجہ مجھے مقناطیس کی طرح کھینچتی رہی، میں وہاں بے چین رہتا تھا اور پھر بلا اختیار مجھے پھلت آنا پڑا کھتولی آکر میں نے حضرت کو فون کیا، حضرت نے پھلت بلایا، میں نے اپنا حلیہ بدل لیا تھا مجھے شرم آرہی تھی مگر حضرت نے مسجد میں بلایا اور جامع مسجد میں گلے لگا کر خوب روئے اور مجھے سمجھایا، دوزخ کی آگ کا خوف دل میں بٹھایا اور مجھے کہا کہ تمہاری سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ ایمان کو تم مسلمانوں پر احسان سمجھ رہے ہو حضرت نے کہا کہ اگر ایک انسان کسی ڈوبتے آدمی کو یا آگ میں جلتے آدمی کو اس پر ترس کھا کر ڈوبنے یا آگ سے میں جلنے سے بچالے اور اس کو وہاں سے نکال لے اور ڈوبنے اور جلنے سے بچنے والا آدمی اس سے یہ کہے کہ تم نے میری جان بچائی اسلئے اب میرے سارے مسائل آپ کو حل کرنے ہیں میری روٹی کپڑے اور ساری ضروریات کا انتظام آپ کو کرنا ہے، تو اس آدمی کی کیسی غلط بات ہے، الحمدللہ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں نے صلوٰۃ التوبہ پڑھی۔

سوال اسلام میں آکر آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

جواب اسلام میں آکر میں اللہ کا بڑا شکر ادا کرتا ہوں اور مجھے جب بھی اپنے ایمان کا خیال آتا ہے تو مجھے اپنے اللہ کے سامنے سجدے میں گرنے کو جی چاہتا ہے اور اس خیال سے کہ کہیں مجھے میرے اللہ نے ہدایت نہ دی ہوتی اور حضرت کے پیار و محبت کی وجہ سے میں عیسائی مشن سے نہ نکلتا اور اس میں میری موت آجاتی تو کیا ہوتا؟ اور میرا رواں کھڑا ہو جاتا ہے، جیسا دیکھئے اس وقت ہو رہا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ

سوال آپ نے فرمایا کہ آپ کے والد نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے ان کے قبول اسلام کا کچھ حال بھی سنائیے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہمارے حضرت نے میرے خاندان کے بارے میں معلوم کیا جب میں نے ان سنیاس لینے اور آشرم کا حال بتایا تو انھوں نے مجھ سے ان کی ہدایت کے لئے دعا کو کہا، ہمارے حضرت کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر نو مسلموں کو کار دعوت پر نہ لگایا جائے تو ان کا پریشانیوں سے گھبرا کر مرتد ہونے کا خطرہ رہتا ہے انھوں نے مجھے والد صاحب کے پاس جانے کے لئے کہا اور مولانا عمران مظاہری کو میرے ساتھ بھیجا ہم آشرم پہنچے، تو میرے والد نے پہچان لیا مگر وہاں کے ماحول کی وجہ سے اظہار نہیں کیا ہم نے ان کے گرو کا حوالہ دیا جس کو بہانہ بنا کر شفقتِ پدری میں انھوں نے ہماری بہت خاطر کی چلتے وقت دونوں کو سو سو روپئے بھی دیئے اور پھر آنے کو کہا، ہم لوگ پھلت آئے تو حضرت نے کارگذاری سنی اور اس پر افسوس کیا کہ آپ نے دعوت کیوں نہیں دی اور دوبارہ جانے کو کہا اور پھلت کی دعوت دینے کو کہا، ہم دوبارہ گئے اور دعوت تو دینے کی ہمت نہ ہوئی پھلت کے لئے وعدہ لیا اور حضرت کی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' دے کر آگئے، انھوں نے ایک ہفتے بعد آنے کا وعدہ کرلیا۔

ایک ہفتے بعد میں ان کو لینے گیا، شروع میں ماحول سے مانوس کرنے کے لئے ان کو پانچ یک مدرسے میں رکھا دو روز بعد پھلت پہنچے، وہ آپ کی امانت کتاب سے بے حد متاثر تھے اور حضرت سے ملنے کو بے چین تھے، رات کو ایک بجے حضرت سفر سے آئے، صبح آٹھ بجے حضرت سے ملاقات کی، میرے والد کو حضرت نے دیر تک گلے لگایا، پھر تنہائی میں باتیں کیں اور تھوڑی دیر کے بعد خوشخبری ملی کہ میرے والد نے کلمہ پڑھ لیا ہے، ہم لوگوں نے تفصیلات معلوم کیں، تو حضرت نے بتایا کہ میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کی اور پھر ان سے کہا کہ آپ ماسٹر اسلام کے والد ہونے کی وجہ سے میرے بھی والد کی طرح ہیں، اگر مجھے معلوم ہو کہ آپ انجانے میں ایک ایسے راستہ پر جا رہے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں آگ کا الاؤ جل رہا ہے اور آپ اس میں کسی وقت بھی گر کر جل جائیں گے تو میرا کیا حال ہوگا، انھوں نے کہا کہ آپ بڑے دکھ میں رہیں گے تو میں نے عرض کیا کہ جب مجھے یقین ہے کہ ایمان کے بغیر (مکتی) نجات نہیں اور موت کا کچھ پتا نہیں کون سا سانس آخری ہو تو مجھے کس قدر تکلیف ہوگی، انھوں نے کہا بے شک بہت تکلیف ہوگی، میں عرض کیا کہ بس آپ کے اختیار میں ہے یا تو ایمان قبول کر کے ہمیں چین دلا دیں یا اس طرح تڑپتا چھوڑ دیں، انھوں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا، میں نے تو آپ کی امانت پڑھ کر طے کرلیا تھا کہ مجھے ایمان لانا ہے، مجھے بار بار یہ خیال آتا تھا کہ جب ان کی کتاب پڑھنے میں ایسا آنند (مزہ) اور پریم ملا ہے تو ان سے ملنے میں کیا آنند (مزہ) ہوگا۔

میں سمجھ گیا تھا کہ وہ کوئی مہان آتما ہے جو ایشور نے دھرتی والوں کے اودھار کے لئے بھیجی ہے۔ اب اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ مجھے مسلمان کرلیں اور میں بھی مسجد میں اللہ اللہ کروں، دوسری صورت یہ ہے کہ میرے ساتھ بہت سے لوگ میرے شاگرد ہیں جو مجھ سے اس لئے جڑے ہیں کہ ان کو شانتی کا سچا راستہ بتاؤں گا ان کا بھی حق ہے، میں مسلمان ہو جاؤں مگر ابھی ظاہر نہ کروں اور وہاں جا کر اپنے لوگوں سے کہوں کہ گنگا کی ترائی میں ہماری صحت اچھی نہیں ہے اب ہم پہاڑوں کے پاس اچھی آب و ہوا میں آشرم بنائیں گے، پھر ان کو بھی ساتھ لائیں اور ان کو سچائی بتائیں۔

آپ جیسا کہیں ویسا ہوگا، میں نے ان سے کہا یہ صورت بہت اچھی ہے، پہلے آپ کلمہ پڑھ لیں انھوں نے کلمہ پڑھا اور عبداللہ نام تجویز ہوا۔ الحمدللہ۔

سوال: پھر اس کے بعد ان کا کیا ہوا؟

جواب: حضرت کے درد نے ان کو شکار کرلیا، بار بار وہ حضرت کے گلے لگتے تھے، انھوں نے حضرت سے کہا کہ میں قرآن پڑھنا چاہتا ہوں، ہندی کا قرآن دلوادیں، میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھا ہے مگر اس وقت میں نے مسلمانوں کا دھرم گرنتھ سمجھ کر پڑھا تھا، اب میں اس لئے پڑھنا چاہتا ہوں کہ میرے مالک مجھ سے کیا کہتے ہیں، اس کے بعد وہ آشرم چلے گئے اپنے دو چیلوں کے ساتھ وہاں پر کچھ دن جمنا نگر کے مدرسہ میں رہے۔

ان کے دونوں چیلوں نے اسلام قبول کرلیا تھا، ایک چیلے کی بات آپ کو کیا بتاؤں کہ وہ ساڈھورہ میں ایک ہندو نائی کے یہاں اپنی جٹائیں (بال) کٹوانے کیلئے پہنچا، تو نائی نے کہا کہ کیا تمہارے سر میں جوں ہوگئی ہیں، اس نے کہا نہیں، نائی نے معلوم کیا تو پھر بال کیوں کٹوار ہے ہو اس نے بغیر جھجک کے کہا کہ اصل میں میں مسلمان ہوگیا ہوں اور شرک اور کفر کی ہر چیز کو میں ختم کرنا چاہتا ہوں اس لئے جٹائیں (بال) کٹوار ہا ہوں۔

افسوس ہے کہ ابھی میرے والد کے لئے کسی جگہ کا نظم نہیں ہوسکا، مگر الحمد للہ وہ بہت مضبوط ہیں اور بے چین ہیں، قرآن شریف پڑھتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں۔

سوال: جزاکم اللہ آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں پر کام کیا اور اس کے کیسے اچھے اثرات ہوئے

جواب: میرے حضرت نے مجھے متوجہ کیا، شروع میں میرے گھر والے مجھ سے نفرت کرتے تھے، مگر جب میں نے ان کے لئے دل سے ہدایت کی دعا کی اور ہمدردی میں دعوت کی نیت کی تو حالات بدل گئے، اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی داعی کے ساتھ غیبی مدد آتی ہے اور اللہ راستے کھولتے ہیں ہم فضول میں ڈرتے ہیں اب سب رشتے داروں کے یہاں میرا آنا جانا ہے، وہ میرا بہت احترام کرتے ہیں، غور سے بات سنتے ہیں بلکہ ایک طرح کی عقیدت سے ملتے ہیں، اپنے دنیوی مسائل میں دعا کو کہتے ہیں میں نے حضرت کی کتاب آپ کی امانت ان کو دی کچھ لوگ بہت قریب ہوگئے ہیں مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ان میں سے بہت لوگ اسلام قبول کرلیں گے، ان میں بعض لوگ بہت پڑھے لکھے اور بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدوں پر ہیں۔

سوال: آپ پھلت میں دن رات مسجد اور دعوت سے جڑے رہتے ہیں یہ جذبہ آپ میں کس طرح پیدا ہوا؟

جواب: میرے حضرت کا صدقہ ہے، انھوں نے ہمارے دل میں یہ بات بٹھائی کہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد دعوت اور دین کی خدمت ہے، روزگار اور دوسری چیزیں زندگی کی ضروریات ہیں، میرا دل چاہتا ہے کہ بزرگوں کی بستی پھلت ایک اسلامی بستی بن جائے، تاکہ لوگ یہاں آکر ہی اسلام کو جان لیں اور قبول کریں۔

سوال: آپ مسلمانوں کے لئے کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میں حقیر آدمی پیغام تو کیا دے سکتا ہوں، بس میں اپنے بھائیوں سے درخواست کر سکتا ہوں، ایک درخواست یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ آخری حج کے موقع پر سب سے وصیت کر کے گئے کہ فَلْيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ یہ دین ہر غائب شخص تک پہنچا دیا جائے۔ ختم نبوت کے بعد یہ کار دعوت اسلام کی سب سے بڑی شان کے طور پر ہمیں ملا ہے اور اس کام میں غفلت اور ایمان کو لوگوں تک نہ پہنچانے کی وجہ سے ہمارے حضرت کے بقول ہر منٹ میں تین سو تیرہ ہمارے بھائی کفر اور شرک پر مر کر ہمیشہ کی آگ کا ایندھن بن رہے ہیں، یہ سب ہمارے بھائی ہیں اگر نہ جاننے اور نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ ہم سے دشمنی کرتے ہیں تو اس سے ان کا حق ختم نہیں ہوتا، ہماری ترقی اور نجات کا واحد راستہ دعوت ہے، ہمارے نبی ﷺ سے عشق کا دعویٰ اور آپ کی ایک پیار بھری وصیت اور آخری نصیحت اور خواہش کا ہم نے خیال نہ رکھا یہ بہت دکھ کی بات ہے۔

دوسری درخواست یہ ہے انسان ایک سماجی جاندار ہے اسے جینے کے لئے ایک سماج کی ضرورت ہے، ایک نو مسلم کو اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے اپنا گھر بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے، اس کو بڑے سہارے اور گلے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے جنگل بیابان میں وہ لوگوں اور مسلمان بھائیوں کا سہارا تکتا ہے ہر نئے آنے والے کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی ضرورت ہے وقتی طور پر کچھ مدد کر کے کچھ صدقہ خیرات : مگر اس کو بھکاری بنانا یا اس کی عادت بگاڑنا ٹھیک نہیں، اگر ایک مسلمان بھائی مدینے کی مواخاۃ کا نمونا بن کر ایک مہاجر بھائی کی فکر کو اوڑھ لے اس کو قرض دے کر یا شرکت کر کے اس کو پیروں پر کھڑا کرانے کی کوشش کرے تو اس کے خاندان کو دعوت دینا آسان ہو جائے تو اس کو تسلی بھی ہوگی اس کے لئے کچھ روز ہمارے حضرت کے ساتھ آ کر محبت اور مامتا سیکھنی چاہیے

سوال: بہت بہت شکریہ جزاکم اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان فروری ۲۰۰۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)

جناب عبدالرحمٰن صاحب ﴿رگھوبیر سنگھ﴾ سے ایک ملاقات

میں اس تصور سے بھی کانپ جاتا ہوں اگر میرے اللہ مجھے ہدایت نہ دیتے تو کفر پر میری موت ہوتی، اچانک پھر مجھے غم سا ہو جاتا ہے کہ کہیں میری شامت اعمال کی وجہ سے مجھ سے اسلام کی نعمت چھین نہ لی جائے اس لئے کہ اصل ایمان تو خاتمہ کا ہے، میں اس تصور سے کانپ کر اکثر سجدے میں گر جاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ آپ تو سخیوں کے سخی ہیں، آپ کے نبیﷺ نے ہمیں بتایا کہ کسی کو چیز دے کر یا ہدیہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے جیسا الٹی کر کے چاٹنے والا، آپ تو کریموں کے کریم ہیں، آپ نے میری خواہش کے بغیر مجھ کو ہدایت دی ہے، میرا خاتمہ بھی ایمان پر کیجئے، مجھے امید ہے کہ میرے اللہ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائیں گے ان شاء اللہ، آپ بھی دعا کیجئے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اواہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؟

عبدالرحمٰن : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : عبدالرحمٰن بھائی خیریت سے ہیں؟ ارمغان کے لئے کچھ بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔

جواب : الحمدللہ میں خیریت سے ہوں، احمد بھائی ضرور کیجیے میری خوش قسمتی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اپنا مختصر تعارف کرائیں؟

جواب: میرا پرانا نام رگھو بیر سنگھ تھا میں قصبہ کھتولی کے ایک کمہار مزدور گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں گھر کے لوگ سادگی میں مجھے رگھو کہا کرتے تھے ۱۹۷۱ء میں اللہ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اس وقت میری عمر اکیس سال رہی ہوگی میرے والد دیپ چند جی کا انتقال ہوگیا ہے، اب میرے تین بھائی اور دو بہنیں حیات ہیں والدہ کا میری شادی کے سال انتقال ہوگیا تھا، اس وقت میں کھتولی میں جنرل مرچنٹ کی دکان کرتا ہوں درمیان میں میں نے نائی کی دکان بھی کی تھی شرعی قباحتوں کی وجہ سے اب میں نے وہ چھوڑ دی ہے۔

سوال: اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنایئے؟

جواب: میرے قبول اسلام کا واقعہ ایک لطیفہ ہے ہوا یہ کہ ۱۹ سال کی عمر میں میری شادی ہوگئی میری بیوی بہت خوبصورت تھیں، ان کا میکہ بھی ہمارے خاندان سے ذرا اونچا تھا، ان کے والد ایک اچھے کسان تھے اور کچھ کاروبار بھی کرتے تھے ہمارے گھر غربت کی حالت میں اس کا دل نہ لگا، میں دسویں کلاس فیل تھا وہ مجھ سے پڑھی ہوئی بھی زیادہ تھی، اس نے انٹرمیڈیٹ پاس کررکھا تھا، وہ مجھے بہت پسند آئی اور مجھے اس سے محبت ہوگئی، ایک مرتبہ اس کے میکہ والے اس کو لینے کے لئے آئے وہ گھر چلی گئی، کچھ زمانے کے بعد میں اس کو لینے کے لئے گیا اس نے آنے سے انکار کردیا مجھے بہت صدمہ ہوا، پھر میرے والد اس کو لینے کے لئے گئے مگر ان لوگوں نے اس کو نہیں بھیجا، رشتہ داروں اور ذمہ داروں سے سفارشیں کرائیں مگر انہوں نے صاف انکار کردیا۔

ساری ظاہری کوششیں بے کار ہوجانے کے بعد سیانوں اور ملاؤں سے ٹو ٹکے، گنڈے اور تعویذ کرانے شروع کئے مگر کام بننے کی کوئی صورت نہ نکلی، میں اس کو بہت یاد کرتا میرا دل ہر کام سے اچاٹ ہوگیا اور نیم پاگل سی حالت میں بے چین رہتا، میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد کو کسی نے بتایا کہ جمعہ کی رات ہفتہ کی صبح تک اکبر خاں والی مسجد میں مسلمانوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے وہاں بہت سے مولانا لوگ آتے ہیں آپ وہاں جاؤ، میرے والد صاحب سنیچر کی صبح کو وہاں پہنچے، لوگوں نے بتایا کہ مسجد کے باہر بیٹھ جاؤ جب پروگرام ختم ہوگا کسی مولانا سے ملوا دیں گے، ایک ملاجی مسجد سے باہر تہری کی تھیلی لگاتے تھے میرے والد صاحب ان کے پاس گئے اور اپنا دکھ بتایا، انہوں نے کہا کہ ہم کھتولی والے سارے کاموں میں پھلت والوں کے پاس جاتے ہیں وہ نوجوان کھڑے ہوئے تقریر کر رہے ہیں، وہ پھلت کے رہنے والے ہیں وہ اگر چہ دیکھنے میں مولوی نہیں لگ رہے ہیں مگر پھلت کے ہیں اور پھلت کے لوگ بہت پہنچے ہوئے ہیں جب وہ نکلیں تو بس ان سے چمٹ جانا، وہ منع کریں گے اگر انہوں نے تیرا کام کر دیا تو بس تیرا کام بن جائے گا۔

سوال: وہ نوجوان کون صاحب تھے؟

جواب: بتا رہا ہوں، اصل میں وہ آپ کے والد صاحب تھے، اس وقت مشن اسکول میں گیارہویں کلاس میں پڑھتے تھے اسکول کی ڈریس میں اجتماع میں شریک ہوتے تھے گو وہ جماعت سے لگے ہوئے تھے اور بہت اچھی تقریر کرتے تھے مگر لوگ اس وقت ان کو مولوی صاحب کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، ہفتہ واری اجتماع میں جوڑنے والی یا صبح چھ نمبر والی بات اکثر وہی کرتے تھے اشراق سے فارغ ہو کر وہ باہر نکلے، بستہ ساتھ تھا اسکول کی طرف رخ تھا، میرے والد ان کے پیچھے آواز لگاتے دوڑے، مولوی صاحب! مولی صاحب! وہ مولوی صاحب ہوتے یا اپنے کو مولوی سمجھتے، تو سنتے، میرے والد نے دوڑ کر ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور بولے اجی ایسی بھی کیا بات ہے اتنا آواز دے رہا ہوں سنتے بھی نہیں۔

آپ کے والد بولے: آپ تو مولوی صاحب مولوی صاحب آواز دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے، میں مولوی صاحب کہاں ہوں؟ میرے والد بولے یہ تو مجھے ملا جی تہبری والوں نے خوب بتادیا ہے کہ پھلت والے اپنے کو بہت چھپاتے ہیں، آپ کو میرا کام کرنا پڑے گا، انہوں نے معلوم کیا کہ آپ کا کیا کام ہے؟ میرے والد صاحب نے کہا: لڑکے کی بیوی نہیں آتی لڑکا غم میں مرا جارہا ہے کچھ کام بھی نہیں کرتا؟ ایسا تعویذ دے دو کہ بہو آجائے، وہ بولے بھائی ملا جی نے آپ سے مذاق کیا ہے، میرے تو پردادا نے بھی کبھی تعویذ نہیں بنایا، میرے والد صاحب کو ملا جی نے بتایا تھا کہ وہ انکار کریں گے تم ہرگز نہ ماننا آپ کے والد کے انکار سے ان کو اور بھی یقین ہوگیا کہ چھپے ہوئے آدمی ہیں، ہر ایک کا کام نہیں کرتے ہیں اس لئے انہوں نے اصرار کیا، بولے: آپ مجھے تو نہیں بہکا سکتے ہیں، مجھے اصلیت سب پتہ ہے، میں آپ کے ساتھ رہوں گا اور جب تک میرا کام نہیں ہوگا میں ہرگز ٹلوں گا نہیں۔

مولوی صاحب بتایا کرتے ہیں کہ بہت سمجھانے اور معذرت کرنے کے باوجود جب وہ نہیں مانے تو انہوں نے جان چھڑانے کے لئے اگلے سنیچر کا وعدہ کرکے اپنی جان بچائی، ان کا خیال یہ تھا کہ کسی جاننے والے سے تعویذ لا کر دے دوں گا اس زمانہ میں پھلت میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے ایک مرید حافظ عبداللطیف صاحب مدرسہ میں پڑھاتے تھے وہ یہ کام جانتے تھے، خیال تھا کہ ان سے تعویذ بنوا کر لا دوں گا میرے والد نے اگلے سنیچر کے وعدہ پر ان کو چھوڑ دیا اگلے ہفتہ ان کو یاد نہیں رہا ہفتہ واری پروگرام میں صبح کے چھ نمبروں پر بات ان کو کرنی تھی۔

مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ ذرا دن کی روشنی ہوئی، بات کرتے کرتے تقریر کے دوران جوتوں والے برآمدہ کی طرف گردن گھمائی تو میرے والد پر نگاہ پڑی وہ مجھے لیکر صبح صبح یہاں پہنچ گئے تھے کمہاروں کی صبح بھی جلدی ہوتی ہے، پچھلے ہفتہ کا اصرار یاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تعویذ لانا یاد نہیں رہا تھا، بات کا توازن بگڑ گیا کسی طرح اپنے کو سنبھال کر بات پوری کی، اشراق کے لئے نیت باندھی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا کسی کنجری کو اس کی فیس دے کر مصلّیٰ پر نماز کے لئے کھڑا کر کے اس کے لئے دعاء کرنے والا واقعہ یاد آیا، کہ الٰہی! مصلّیٰ تک تو میں نے پہنچا دیا، دل کو پھیرنا آپ کا کام ہے۔

اپنی بات میں یہی واقعہ سنایا تھا اسی کی برکت سے نماز میں جان بچانے کی ترکیب سوجھی دو رکعت پڑھ کر انہوں نے میرے والد کو بلایا اور کہا اپنے بیٹے کو مسجد کے غسل خانہ میں بھیج کر اشنان (غسل) کرنے کو کہو، انہوں نے مجھے نہانے کو کہا نماز پڑھ کر وہ مجھے مسجد کے باہر والے حجرہ میں لے گئے اور تین بار کلمہ طیبہ پڑھوایا اس کے معنی بتائے اور مجھے کہا بس ایک مالک سب کچھ کرنے والا ہے اگر تم یہ کلمہ دل میں بٹھا لیا تو وہ مالک تمہاری بہو کو بغیر بلائے بھیج دیگا اور مجھے ایک کاغذ پر ہندی میں کلمہ طیبہ لکھ کر دیا کہ ہر وقت سچے دل سے اس کا جاپ کرتے رہو باہر آ کر میرے والد سے کہا کہ میں نے ان کو ایک منتر بتا دیا ہے یہ اس کا جاپ کریں گے مالک ضرور آپ لوگوں کی سن لے گا۔

مولانا صاحب بتاتے تھے کہ اس کے بعد مسجد میں جا کر انہوں نے دو رکعت اور نفل پڑھی اور خوب دل سے دعا کی کہ الٰہی از بان سے تو میں نے کہلوا دیا دل میں آپ اتار سکتے ہیں، ہم دونوں مطمئن ہو کر گھر لوٹے، چوتھے دن میرے سسر میری بیوی کو لیکر میرے گھر آئے؟ حوتی خوشی ان کو چھوڑ کر چلے گئے، مجھے اس منتر پر بہت اعتقاد ہو گیا اور میں خوب اس کا جاپ کرتا اور کبھی زور زور سے مزے لیکر پڑھنے لگتا تھا، کبھی کبھی مزے میں مجھے وجد آ جاتا۔ اگلے سنیچر کو میرے والد دو کلو لڈو لیکر پھر پہنچے اس سنیچر کو آپ کے والد صاحب نہیں آئے، وہ مایوس ہو کر لوٹے اور تیسرے سنیچر کو پھر گئے، اجتماع سے فارغ ہو کر آپ کے والد صاحب مسجد سے نکلے تو میرے والد نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور وہ لڈو پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے انہوں نے لڈو واپس کر دیئے کہ اس میں میرا کچھ کام نہیں مالک نے آپ کی سن لی میرے والد نے کہا ایک بات یہ پوچھنی ہے کہ میرا بیٹا ہر وقت آپ کے جس منتر کا جاپ کرتا رہتا ہے اس سے کچھ نقصان تو نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا ہے اس کو بہت فائدہ ہوگا۔

میں ہر وقت کلمہ پڑھتا رہا ایک دن مزہ مزہ میں زور زور سے میں اس کلمہ کو پڑھتا جارہا تھا پھلت کے ایک ملاجی جو بڑھئی کا کام کرتے تھے غلام حسین ان کا نام ہے وہ ہمارے محلہ میں کواڑ کھڑکیاں بنانے آتے تھے انہوں نے سن لیا وہ ہمیں اچھی طرح جانتے تھے، انہوں نے سنا تو بولے ارے رکھو! یہ تو کیا پڑھ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ منتر ہے، پھلت والے مولوی صاحب نے بتایا تھا، اسی سے تو میری بیوی آئی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ تو اسلام کا کلمہ ہے یہ کلمہ پڑھ کر ہی تو آدمی مسلمان ہوتا ہے، میں نے کہا کیا میں مسلمان ہوگیا انہوں نے کہا کہ اگر سچے دل سے تو نے پڑھا ہے تو مسلمان ہو ہی جائے گا، میں نے کہا کہ میں تو سچے دل اور وشواس سے ہی پڑھتا ہوں ایسا تو آپ بھی نہ پڑھتے ہوں گے، پھر تو تو مسلمان ہوگیا، میں نے کہا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے کہا اب تمہیں اپنا مسلمان نام رکھنا چاہئے اور نماز یاد کر کے پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہیے، میں نے پوچھا کہ کیا نام رکھوں؟ انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن رکھ لو میں نے کہا نماز مجھے کون سکھائے گا؟ انہوں نے کہا کہ میں سکھا دوں گا، میں نے کہا بہت اچھا، وہ روز رات کو مجھے وقت دیتے، دن چھپنے کے بعد وہ مجھے نماز سکھاتے، پندرہ بیس روز میں مجھے خاصی نماز آگئی، انہوں نے مجھے ہندی میں ایک دو کتابیں لا کر دیں، جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا تو مجھے آج تک یاد ہے۔

میں چھپ چھپ کر نماز پڑھنے لگا میں نے وہ کتابیں اپنی بیوی کو پڑھائیں اور ان کو اپنے مسلمان ہونے کا حال بتایا اور ان کو قسم دے کر کہا کہ سچی ہندو بیوی شوہر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس کی چتا میں جل جاتی ہے تجھے بھی میرے مذہب میں آجانا چاہئے وہ تیار ہوگئی ملاجی غلام حسین نے اس کو بھی کلمہ پڑھوادیا اس کا نام فاطمہ رکھ دیا اب ہم ایک دوسرے کی پہرہ داری کر کے کبھی کبھی نمبر وار گھر میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے، ایک روز میرے والد نے مجھے نماز پڑھتے دیکھ لیا مجھے ڈانٹنے لگے مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں، آپ سے جو ہو، وہ کرلو، انہوں نے بھائیوں کے ساتھ مل کر مجھے بہت مارا اور میں گھر سے بھاگ گیا۔

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: اس کے بعد میں تیس روز گھر سے باہر رہا میں دہلی چلا گیا اور خیال تھا کہ بس یہاں کوئی روزگار دیکھ لونگا میرے والد صاحب پانچ چھ لوگوں کو لے کر پھلت پہنچے اور آپ کے والد صاحب سے میرا پتہ مانگا انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا مگر ان کو یقین نہ آیا، وہ کہتے رہے آپ نے اس پر جادو کر کے اس کو مسلمان کیا اور ہمارا لڑکا آپ کے پیٹ میں (علم میں) ہے اگر پرسوں تک وہ نہ آیا تو ہم تھانے میں رپورٹ کر دینگے آپ کے والد بہت پریشان ہوئے ان کو سمجھایا کہ میری تو آج تک ملاقات بھی نہیں ہوئی میں نے آپ کے ساتھ بھلائی کی آپ اس کا یہ بدلہ دے رہے ہیں؟ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور بدتمیزی سے دھمکی دے کر واپس آگئے۔

سوال: پھر کیا ہوا؟

جواب: نہ جانے کیوں میرا دل دلی میں بہت گھبرایا، میرے دل میں شدید تقاضہ ہوا کہ پھلت جاؤں اور آپ کے والد صاحب سے ملوں رات گذارنا مشکل ہوگیا مجبوراً اسٹیشن پہنچا رات کو ایک گاڑی کھتولی جاتی تھی اس سے کھتولی پہنچا اور صبح صبح پیدل پھلت پہنچا مولانا صاحب مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے میں نے سارا ماجرہ سنایا انہوں نے بتایا کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بہت پریشان تھا ہمارے گھر والے بھی تھانہ پولیس سے بہت بچتے ہیں بہت دعا کر رہا تھا اللہ کا شکر ہے آپ آگئے میں نے ان سے کہا آپ مجھے کھتولی لے چلیں میرا ہاتھ پکڑ کر میرے والد کے ہاتھ میں دے دیں کہ آپ کا بیٹا یہ ہے، اب آپ چھوڑیں یا بند کر کے رکھیں میں ذمہ دار نہیں رہوں گا اور اس سے بھی معلوم کر لو کہ میں اس سے کبھی ملا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ تمہیں بہت ماریں گے، میں نے کہا میں خود سنبھال لونگا، وہ مجھے لے کر گئے اور میرے پتاجی کے ہاتھ میں میرا ہاتھ دے کر کہہ آئے کہ آئندہ میں ذمہ دار نہیں اور اس سے پوچھ لو یہ کبھی مجھ سے ملا تھا؟ میں نے کچھ روز معاملہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے گھر میں رہنا شروع کیا۔

ہمارے محلّہ کے قریب میں کچھ مسلمان بیکری کا کام کرتے تھے، جو پونہ میں رہتے تھے، میں نے حکمت کے ساتھ والد صاحب کو اس پر راضی کیا کہ میں بھی ان کے ساتھ وہاں جاؤں گا اور کچھ کاروبار کرونگا میں پونہ چلا گیا اور پھر اپنی بیوی کو بھی لے گیا وہاں جا کر مجھے وطن بہت یاد آیا میں نے کچھ پیسے کمائے اور کھتولی کے ایک مسلم محلّہ میں ایک مکان بنالیا، جماعت میں وقت لگاتا رہا الحمدللہ دین سے بہت اچھا تعلق ہوگیا ہمارا شہر کے ایک جماعت کے ساتھ میرا مظفر نگر کا رخ بنا مجھے اصرار کر کے جماعت کا امیر بنا دیا گیا ہم پھلت پہنچے میں نے اذان بھی عربی لہجہ میں سیکھ لی تھی، ظہر کی اذان کہی، مولانا صاحب سے ملنے کے لئے گھر پہنچا اس وقت تک آپ کے والد بھی مولانا صاحب بن گئے تھے، میں ان سے چمٹ گیا وہ مجھے نہیں پہچان سکے جب میں نے بتایا کہ میں کھتولی والا آپ کا رگھو ہوں تو وہ مجھے نئے حلیے میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب معلوم ہوا کہ ظہر کی اذان میں نے کہی ہے تو انہوں نے مجھے گلے لگایا اور بہت خوش ہوئے، جماعت کا یہ وقت جو میرے اپنے علاقے میں لگا، مجھے بہت اچھا لگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب اس کے بعد مولانا صاحب کے مشورہ سے میں کھتولی آ کر رہنے لگا اور اپنے گھر والوں کو کھتولی سے خرچ بھیجتا تھا، تقریباً دس سال سے میں کھتولی میں رہ رہا ہوں، مگر میرے گھر والوں کو یہ علم ہے کہ میں پونا میں رہتا ہوں، پہلے میں نے نائی کی دکان کھول لی تھی مگر مسلمانوں کی ڈاڑھی مونڈنا مجھے عجیب لگتا تھا، اس لئے کہ نبی کی سنت پر استرہ چلانا مجھے ناگوار تھا، پھر میں نے جنرل مرچنٹ کی دوکان کھول لی الحمدللہ اچھی چل رہی ہے۔

سوال سنا ہے آپ نے ایک مکتب بھی تو قائم کیا ہے؟

جواب ہماری سسرال میں خاصے مسلمان رہتے ہیں میرے دو سالوں کو اللہ نے میری کوشش سے ہدایت دیدی ہے، وہاں پر کوئی تعلیم کا نظم نہیں تھا، میں نے مولانا صاحب سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ مرنے کے بعد کے لئے کوئی صدقہ جاریہ ضرور بنانا چاہئے، الحمدللہ وہاں ایک مکتب قائم کیا گیا جو پہلے مسجد میں چلتا تھا اب گاؤں والوں نے زمین دیدی ہے، چار کمرے بھی تعمیر ہو گئے ہیں پانچ مدرس کام کر رہے ہیں، اللہ کا شکر ہے، بہت اچھا کام چل رہا ہے۔

سوال: آپ کے کتنے بچے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

جواب: میرے پانچ بچے ہیں، تین لڑکے محمد عثمان، محمد علی اور محمد حسن، دو بیٹیاں ہیں عائشہ اور زینب، الحمدللہ سب دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، بڑا لڑکا بہت اچھا حافظ ہو گیا ہے، گجرات کے ایک مدرسہ میں پڑھ رہا ہے، محمد علی کے ۱۶ پارے ہو گئے ہیں، الحمدللہ محمد حسن کے تین پارے حفظ ہو گئے ہیں، وہ سب سے زیادہ ذہین ہے، عائشہ اور زینب دونوں نے قرآن شریف پڑھ لیا ہے ان کا بھی حفظ شروع ہو گیا ہے، میں نے شب قدر اور جماعت میں دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے سارے بچوں کو حافظ عالم اور دین کا داعی بنا دیجئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کے انداز کا مسلمان بنا دیجئے، مجھے امید ہے کہ میرے اللہ جو مجھے اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی طرف لائے ہیں وہ میری فریاد ضرور سنیں گے۔

سوال: اسلام سے پہلے کی زندگی کے بارے میں آپ کو کیسا لگتا ہے؟

جواب: میں اس تصور سے بھی کانپ جاتا ہوں، اگر میرے اللہ مجھے ہدایت نہ دیتے تو کفر پر میری موت ہوتی، اچانک پھر مجھے غم سا ہوجاتا ہے کہ کہیں میری شامت اعمال کی وجہ سے مجھ سے اسلام کی نعمت چھین نہ لی جائے، اس لئے کہ اصل ایمان تو خاتمہ کا ہے، میں اس تصور سے کانپ کر اکثر سجدے میں گر جاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ آپ تو سخیوں کے سخی ہیں، آپ کے نبی نے ہمیں بتایا کہ کسی کو چیز دے کر یا ہدیہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے جیسا الٹی کر کے چاٹنے والا، آپ تو کریموں کے کریم ہیں، آپ نے میری خواہش کے بغیر مجھ کو ہدایت دی ہے، میرا خاتمہ بھی ایمان پر کیجئے، مجھے امید ہے کہ میرے اللہ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائیں گے انشاء اللہ، آپ بھی دعا کیجئے۔

سوال: ضرور انشاء اللہ۔ بہت بہت شکریہ۔ السلام علیکم

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان اگست ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷

جناب محمد صادق ایڈووکیٹ (ستیند رملک) سے ایک ملاقات

میرا دل چاہتا ہے کہ مسلمان اگر سیاسی الوسید ھا کرنے والے اور ان کے جھانسے میں آکر جذباتی نا سمجھ غیر مسلموں سے متاثر ہو کر ایکشن (انفعال) کا راستہ چھوڑ کر اگر صرف غیر مسلموں میں اندر کے مسلمانوں کو تلاش کر کے ان کو ابھاریں تو شیطان اور باطل کے سارے حربے مکڑی کا جالا بن جائیں، کتنے اندر کے مسلمان اپنے ایمان کو اندر لے کر مر جاتے ہیں، میرا دل جانتا ہے کہ گاندھی جی اندر سے مسلمان تھے، جواہر لال نہرو اندر سے مسلمان تھے، سبھاش چندر بوس اندر سے مسلمان تھے کھتولی کے پنڈت سندر لال اندر سے مسلمان تھے، بس مسلمانوں نے ان کا حق ادا نہیں کیا، آج بھی بعض لوگوں کی تقریریں سنیں، بل کلنٹن اندر سے مسلمان ہیں، نیلسن منڈیلا اندر سے مسلمان ہیں، پرنس چارلس اندر سے مسلمان ہیں، خود ہمارے ملک میں کتنے ہندو بھائی ہیں جو ظاہر داری کو نبھا رہے ہیں، کاش بس ایک طرف ہو کر اس کوشش میں سارے مسلمان جٹ جائیں کہ غیر مسلموں میں اندر سے مسلمان باہر سے اقرار کر لیں تو نہ صرف ہمارے ملک بلکہ ساری دنیا کا نقشہ دوسرا ہوگا۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد صادق: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: وکیل صاحب بہت اچھا ہوا آپ تشریف لے آئے، ابی اس بار رمضان میں بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بار آپ کا ذکر خیر کرتے رہے، کئی بار تقریر میں آپ کا ذکر کیا، مجھے خیال ہوا کہ ارمغان میں اس بار آپ کا انٹرویو چھپے؟

جواب: آپ ہی حضرت کے بیٹے مولوی احمد صاحب اتاہ ہیں

سوال: جی ہاں! میرا نام ہی احمد اواہ ہے، یہ لفظ اواہ ہے، اتاہ نہیں ہے؟

جواب: اوّاہ کا ارتھ (معنی) کیا ہے؟

سوال: اوّاہ کے معنی ہیں مخلوق پر حد درجہ شفقت و رحمت رکھنے والا، قرآن مجید میں ایک بہت بڑے رسول حضرت ابراہیم کے استعمال ہوا ہے ’’انّ ابراهيم لحليم اوّاه منيب (سورہ ہود: ۷۵) ‘‘بلاشبہ ابراہیم تو بہت برداشت کرنے والے مخلوق اور انسانوں کے حد درجہ ہمدرد اور اللہ کی طرف جھکنے والے تھے‘‘ انہی کے نام پر ہمارے ابی کے پیر صاحب حضرت مولانا علی میاں صاحبؒ نے میرا نام رکھا تھا، وکیل صاحب! اصل میں ہمارے یہاں پھلت سے ایک اردو میگزین ماہانہ نکلتی ہے، اس کا نام ہے ’ارمغان‘ اس میں اسلام لانے والے خوش قسمت نومسلموں کے انٹرویو چھاپے جاتے ہیں، اس کے لئے ابی نے آپ سے انٹرویو لینے کے لئے آپ کو زحمت دی۔

جواب: ارمگھان کا ارتھ (معنی) کیا ہے؟

سوال: یہ لفظ ارمغان ہے، ارمگھان نہیں ہے (حلق سے)

جواب: میں اردو نہیں جانتا، اور گاؤدی زبان ہے ہماری۔

سوال: نہیں وکیل صاحب، آپ تو اردو نہیں جانتے بعض پڑھے لکھے بلکہ مولوی صاحبان کو دیکھا ارمغان کے معنی گفٹ gift بھینٹ، تحفہ، ہدیہ، اصل میں اللہ کا شکر ہے کہ یہ میگزین انسانیت کے لئے ایک تحفہ ہی ثابت ہو رہا ہے، آپ سے ابی نے بتادیا ہوگا۔

جواب: ہاں مولانا صاحب کا فون آیا تھا کہ تھوڑی دیر کے لئے آجائیں آپ سے احمد اواہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک انٹرویو لینا چاہتے ہیں، میرا دل بھی بہت ملنے کو چاہ رہا تھا، مجھے ملے ہوئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا، ایک دو روز مولانا صاحب سے ملے ہوئے ہوجاتے ہیں، بے چینی ہوجاتی ہے یہاں آکر معلوم ہوا کہ مولانا صاحب سفر پر گئے ہوئے ہیں، کیا آج آجائیں گے؟

سوال شام تک آجائیں گے، ہوسکتا ہے رات کو دیر بھی ہوجائے۔

جواب شام تک رکوں گا، دل بہت ملنے کو چاہ رہا ہے، اگر شام تک نہ آئے تو رات میں آجائیں گے، پھر کل صبح آکر ملوں گا۔

سوال آپ اپنا خاندانی تعارف (پریچے) کرائیے؟

جواب میں ۱۵ راگست ۱۹۵۲ء کو دورالہ کے قریب، نگلہ گاؤں میں ایک جاٹ فیملی میں پیدا ہوا میرے پتاجی (والد صاحب) سرکاری اسکول میں ہیڈ ماسٹر، مشہور سوتنتر تا سینانی (مجاہد آزادی) تھے، ماسٹر ہزاری لال ان کا نام تھا بہت اچھی اردو جانتے تھے، انھوں نے پرانے زمانے میں اردو سے بی اے کیا تھا، قرآن شریف انھوں نے ایک مولانا صاحب سے پڑھا تھا وہ بتایا کرتے تھے کہ ان کے والد اے ان کو دیوبند بھی پڑھنے کے لئے بھیجا تھا، ہمارے پردادا ماسٹر پریم چند تو آدھے مسلمان تھے، اور وہ ۱۸۵۷ء میں دیوبند والوں کے ساتھ انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے تھے، انگریزوں نے ان کے گولی ماری تھی، ان کو مولانا قاسم جو دیوبند مدرسہ کی نیو رکھنے والے تھے مولوی پریم چند کہتے تھے، ان کے بیٹے بابو شیام لال بھی انگریزوں سے جنگ کرتے رہے اور وہ بھی جنگ آزادی میں شہید ہوئے، میرے پتاجی ان کے اکیلے بیٹے تھے، گاندھی جی نے ان کو اپنا بیٹا بنالیا تھا، اور انھوں نے گاندھی جی کے ساتھ ودیشوں کے سفر بھی کئے، انگلینڈ اور افریقہ بھی گئے تھے، ان کے بہت دنوں تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی، بعد میں ایک پہنچے ہوئے فقیر کی دعا سے، میری ماتا جی کے یہاں ۵۰ رسال کی عمر میں، میں پیدا ہوا، میرے والد صاحب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گاندھی جی کا بہت اثر تھا، وہ گاندھی جی کو آدھے سے زیادہ مسلمان سمجھتے تھے، بلکہ کبھی کبھی تو کہتے تھے گاندھی جی اندر سے مسلمان تھے وہ بتاتے تھے کہ صبح اُٹھ کر گاندھی جی غسل کرتے تھے، سب سے پہلے قرآن مجید پڑھتے تھے وہ قرآن مجید انھوں نے میرٹھ کے ایک حکیم صاحب سے رائے پور والے حضرت جی کے پاس بھجوایا تھا، اس پر انھوں نے جگہ جگہ کچھ لکھ رکھا تھا، میرے پتا جی کہتے تھے، گاندھی جی کو گاندھی بنانے والے دیو بند کے مولوی محمود تھے، جنھوں نے ریشمی رومال اندولن کیا تھا، میرے بچپن میں میرے والد کا انتقال ہو گیا، میرے رشتہ کے چچا نے میری پرورش کی، اس کی وجہ سے میں اردو نہ پڑھ سکا، میری ماں بتاتی تھی کہ میرے والد صاحب نے نصیحت کی تھی کہ مجھے دیو بند بڑے مدرسہ میں پڑھایا جائے، مگر خاندان والے میرے والد کے انتقال کے بعد اس پر راضی نہ ہوئے، دورالہ سے ہائی اسکول اور انٹر کرنے کے بعد میں نے میرٹھ کالج سے بی اے اور بعد میں ایل ایل بی کیا اور میرٹھ کچہری میں وکالت کرنے لگا، تقریباً بیس سال تک میں نے پریکٹس کی، مگر مجھے وکالت سے اندر سے مناسبت نہ تھی، جھوٹی جھوٹی گواہی، دھوکہ، غلط دعوے، سچے مقدمہ کے لئے بھی جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا تھا میں بہت دنوں تک اپنی انتر آتما (ضمیر) سے لڑتا رہا، اور روزگار کی وجہ سے وکالت کرتا رہا، مگر دل میں ہمیشہ یہ بات آتی تھی کہ روزی تو آدمی کو پاک رکھنی چاہئے، گندی اور جھوٹ کی روزی سے جیون بھی کالا ہوگا اور آتما (روح) بھی کالی ہوگی، اس لئے ۱۹۹۵ء میں میں نے وکالت چھوڑ دی، بس کھیتی کرتا ہوں، چھوٹی موٹی ایک دو تجارت بھی شروع کی ہے مالک کا کرم ہے کہ دو روٹی آرام سے مل رہی ہیں۔

www.kitabosunnat.com

سوال: اپنے اسلام قبول کرنے کا حال بیان کریں؟

جواب: مولوی احمد صاحب سچی بات یہ ہے، کہ میں بائی نیچر فطرتاً مسلمان ہی پیدا ہوا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: یہ تو بالکل سچی بات ہے، آپ ہی نہیں بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتاً مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے، سچے نبی کا ارشاد ہے: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ. ترجمہ: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

جواب: میرا حال یہ تھا کہ اگر میرے والد کچھ دن زندہ رہتے تو شاید میں دیوبند مدرسہ میں استاذ ہوتا، شاید میں آپ کا استاذ بنتا آپ نے دیوبند سے ہی مولویت کی ہے۔

سوال: نہیں! میں نے دیوبند والوں کا ایک اور بڑا مدرسہ ہے لکھنؤ میں، ندوہ وہاں سے پڑھا ہے۔

جواب: ندوہ، مولانا علی میاں جی کا مدرسہ، جو لکھنؤ میں ہے وہاں گیا ہوں، مولانا علی میاں جی بھی جو ندوہ مسجد کے برابر میں رہتے تھے، وہ تو ہمارے دیش کے بڑے گورو (قابل فخر) تھے، عرب دیش کے سب عالم ان کو اپنا بڑا مانتے تھے، ہمارے مولانا حکیم جی ان کے خاص مرید ہیں۔

سوال: جی جی وہی ندوہ ہے۔

جواب: آپ نے سچ کہا کہ ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، تبھی تو ہمارے یہاں ہندوؤں میں بچپن میں کوئی مر جائے تو اس کو دبایا جاتا ہے، مالک کی شان آگ سے کیسے بچاتے ہیں، مگر مولانا احمد میں تو اسلامی نیچر پر بڑا ہی ہوا تھا، مجھے ہندو دھرم سے مناسبت نہیں تھی، میرا پریوار حالانکہ آریہ سماجی ہے اور آریہ سماج میں مورتی پوجا کی مخالفت تو اسلام سے بھی زیادہ ہوتی ہے، مگر مجھے آریہ سماج بھی بھول بھلیاں میں بھٹکنے کے علاوہ کچھ نہیں دکھائی دیتا، وکالت کے زمانہ میں مجھے دھرم پڑھنے کا بہت شوق تھا مگر وکالت چھوڑنے کے بعد تو مجھے کچھ کام نہیں تھا بس پڑھنے کے علاوہ، آریہ سماج اور دوسرے دھرموں کو میں نے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا، میں یہ سمجھا کہ سوامی دیا نند سرسوتی بلکہ ان کے گرو سوامی ودیکا نند نے جو کچھ سدھار کیا ہے وہ اسلام کے اثر سے ہے، مگر وہ اسلام سے چڑتے ہیں، حالانکہ ودیکا نند جی تو کچھ دن مسلمان رہ بھی چکے ہیں، مجھے بہت ہی بلبلاہٹ سی ہوتی ہے، اگر مولانا کلیم جی سوامی ودیکا نند جی سے مل لیتے تو ان کو آریہ سماج بنانے کی ضرورت نہ ہوتی بلکہ اسلام ان کے مسئلہ کا حل تھا، میری بدقسمتی یہ ہے کہ میں آس پاس کے ماحول میں رہنے کی وجہ سے اسلام کو سب سے کم پڑھ سکا، اس کے باوجود کہیں مسجد میں نماز ہوتی، میں وہاں سے گزرتا تو میں کھڑا ہو جاتا، بڑی حسرت سے دیکھتا رہتا، مالک سے شکایت کرتا، مالک! آپ سب کو پیدا کرنے والے ہیں، آپ نے مجھے اندر سے تو مسلمان بنایا اور پیدا ایک ہندو جاٹ پریوار میں کر دیا، ایسا بیسیوں بار ہوا ہوگا، میں دو بار عید کی نماز دیکھنے جامع مسجد دہلی تک گیا، ایک بار تو رات کو پہنچا اور صبح تک جامع مسجد پر انتظار کرتا رہا، مسجد میں پڑے ہوئے انسانوں کے سمندر کو دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور ساتھ میں، میں بھی سجدہ میں پڑ گیا، مجھے بہت رونا بھی آیا، اس دن مالک سے میں نے بہت شکایت کی۔

: ماشاء اللہ، اللہ نے آپ کی شکایت سن لی اور آپ کی مراد الحمدللہ پوری ہوئی، پھر مسلمان آپ کیسے ہوئے، بتایئے؟

جی بتا رہا ہوں، فروری میں اسی سال موبائل پر ایک فون آیا، میں نے رسیو کیا، تو آپ کے ابی کا فون تھا، انھوں نے کہا. السلام علیکم، میں نے کہا وعلیکم، انھوں نے کہا مولانا راشد صاحب میں نے کہا. یہ فون نمبر غلط ہے، یہ راشد کا فون نا ہے، انھوں نے کہا: معاف کیجیے ہنوں. بند ہو گیا، اصل میں مولانا صاحب کے ایک ساتھ مولانا راشد ہیں جو تھوڑا میں ایک مدرسہ چلاتے ہیں، ان کا فون نمبر مولانا صاحب نے ایک غلط نمبر کے ساتھ فون میں فیڈ کر لیا تھا، اس کے بعد ان کا صحیح نمبر بھی فیڈ کر لیا، مگر میرا نمبر ڈیلیٹ نہیں کیا اور پہلے نمبر پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا فیڈ رہا، ڈیڑھ مہینے کے بعد پھر اچانک فون آیا: السلام علیکم میں نے جواب دینے کے بجائے کہا: بھائی تو نمبر ٹھیک کر لے نا، بار بار کیوں پریشان کرے ہے، مولانا صاحب نے پھر معافی مانگی، اگست میں پھر فون آیا، پھر السلام علیکم، میں نے اس بار ذرا سخت لہجہ میں کہا: تو نمبر ٹھیک کیوں نہیں کر لیتا بار بار تھا کاڑ (پریشان) کرے ہے، مولانا صاحب نے پھر معذرت کی اور فون بند کر دیا، میری قسمت اور اللہ کا کرم تھا کہ مولانا صاحب نے اس بار فون نمبر ڈیلیٹ کیا، مگر میرے مالک کو مجھ پر پیار آرہا، مولانا راشد کا اصل نمبر ڈیلیٹ ہو گیا ، اور میرا نمبر اب بھی رہ گیا، اس سال رمضان میں ۱۴ ستمبر کو مولانا صاحب کا پھر فون آیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نے سخت لہجہ میں کہا: بھیا یہ نمبر غلط ہے، تجھے کب تک بتاؤں، کیا تو میری جان ہی لے گا، مولانا صاحب نے ہنس کر کہا، بھائی صاحب، آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ یہ نمبر غلط ہے، میرے بھائی کا ہے، میں نے کہا یہ نمبر بھائی میرا ہے، تیرے بھائی کا نہیں ہے، مولانا صاحب نے کہا یہ آپ کا نمبر ہے نا؟ میں نے کہا، ہاں میرا نمبر ہے، مولانا صاحب نے کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: ستیندر ملک، مولانا صاحب کے کہا: ہاں بھائی ستیندر ملک آپ سے ہی تو بات کرنی ہے، آپ ہی تو میرے بھائی ہیں، آپ مجھے نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں میں تو آپ کو نہیں جانتا، مولانا صاحب نے کہا کہ آپ اور ہم سب ایک ماتا پتا کی سنتان ایک ماں باپ کی اولا د نہیں ہیں کیا، میں نے کہا: ہاں، مولانا صاحب نے کہا: تو ایک ماں باپ کی سنتان کو ہی تو بھائی کہتے ہیں، آپ اپنے خونی رشتے کے بھائی کو نہیں پہچانتے؟ آپ کی عمر کیا ہے؟ میں نے کہا ۵۶ سال ہے، مولانا صاحب نے کہا: آپ تو میرے بڑے بھائی ہیں اور خونی رشتے کے سگے بھائی؟ چھوٹے بھائی کی خیر خبر تو آپ لیتے نہیں، چھوٹا بھائی سلام بھی کرتا ہے تو آپ ہر دفعہ ڈانٹ دیتے ہیں، ورنہ بڑے بھائی پر میرا حق تھا کہ آپ ہر روز خیر خبر لیتے، گھر آکر حال چال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے، چال چلن پر نظر رکھتے، پر یورا گھر بار دیکھتے،مولانا صاحب نے معلوم کیا کہ آپ کہاں رہتے ہیں، میں نے کہادورالہ کے پاس نگلہ میں، مولانا صاحب بولے: اتنے پاس آپ رہتے ہیں سچے بھائی تو دور دیشوں سے آتے ہیں، بہت سے بھائی پاکستان میں رہتے ہیں، پاکستان میں ویزہ وغیرہ ملنا کتنا مشکل ہے، مگر لوگ دور کے رشتہ داروں کی خیریت لینے آتے ہیں، آپ میرے اتنے قریب کی پڑوسی اور خونی رشتہ کے بھائی ہیں، آج تک ایک بار بھی خیر خبر لینے نہیں آئے اور اگر میں سلام کرتا ہوں تو ہر بار الٹا ڈانٹ دیتے ہیں، مولانا صاحب نے کچھ ایسے پیار سے بات کی مجھے واقعی بہت شرمندگی ہوئی، میں نے کہا. بھائی آپ کہاں رہتے ہوں؟ مولانا نے بتایا پھلت کھتولی کے پاس، میں نے کہا. وہاں تو ہم ایک بار بھینس خریدنے گئے تھے، میں نے کہا بھائی صاحب میں آپ سے آج ہی ملنے آجاؤں؟ واقعی میری غلطی ہے، مجھے اپنے بھائی کے پاس آنا چاہئے، مولانا نے کہا: آج تو میں سفر پر جارہا ہوں، میں نے کہا: تو کل آجاؤں؟ مولانا صاحب نے کہا کل بھی رات تک واپسی ہوگی، آپ پرسوں آجائیں، ۱۶؍ ستمبر کو دس بجے بات طے ہوگئی، میں نے مولانا کا نام معلوم کیا، بولے کہ گاؤں میں داخل ہوتے ہی مدرسہ ہے، وہاں کلیم نام پوچھ لیجئے، ۱۶؍ ستمبر کو میں کھتولی بس سے آیا، کھتولی سے جگاڑ میں پھلت کے لئے بیٹھ گیا، جگاڑ والے سے معلوم کیا کہ بھائی یہاں مدرسہ ہے کلیم صاحب سے ملنا ہے، جگاڑ والے نے کہا اچھا آپ کو حضرت سے ملنا ہے، میں نے کہا: کلیم نام بتایا ہے، اس نے کہا: وہی حضرت ہیں، اس نے معلوم کیا کہ آپ مسلمان ہونے آئے ہیں کیا؟ میں نے ہنس کر کہا کہ اگر وہ کریں گے تو ہو بھی جائیں گے، جگاڑ سے اتر کر پھلت مولانا صاحب کے گھر پہنچے، مولانا صاحب یہاں سامنے کرسی پر کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے، کھڑے ہو کر ملے، جب میں نے اپنا نام بتایا تیندر ملک ایڈوکیٹ، تو پھر گلے لگایا، بہت ہی محبت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواگت (استقبال) کیا، بار بار بولے میرے بڑے بھائی صاحب، بہت بہت شکریہ ، بھائی صاحب آپ چھوٹے بھائی کی خیر خبر لینے آہی گئے، رمضان کے باوجود چائے ناشتہ کا انتظام کروایا، چائے پر بیٹھ کر بات شروع ہوئی اور چائے کے ساتھ ساتھ اسلام بھی بتلاتے رہے اور چائے ختم نہیں ہوئی کہ میں کلمہ پڑھ کر مسلمان تھا، میرا نام محمد صادق رکھا، کھتولی تک اپنی گاڑی سے رخصت کرایا ''آپ کی امانت اور'' اور ''مرنے کے بعد کیا ہوگا ؟'' کتاب بھی دی، میں نے کئی بار ان کتابوں کو پڑھا، اپنی بیوی سے اپنے مسلمان ہونے کی بات بتائی، پہلے تو وہ بہت روئی، میں نے اس سے کہا میرے پاس دو کتابیں ہیں پہلے ان کتابوں کو تم تین بار پڑھ لو، اگر تم کہو گی تو میں واپس ہندو ہو جاؤں تو میں تیار ہوں۔ میری بیوی نے آپ کی امانت ایک بار پڑھی اور پھر مرنے کے بعد کیا ہوگا پڑھ رہی تھی، میرے پاس آئی اور کہنے لگی مجھے بھی مسلمان بنوادو، میں نے اللہ کا شکر ادا کیا، ہمارے دونوں بچے مسلمان ہو گئے ہیں تینوں کو میں نے پھلت آکر کلمہ پڑھوایا، میری بیوی کا نام فاطمہ بیٹی کا نام آمنہ اور بیٹے کا محمد احمد رکھا گیا، الحمدللہ ہمارا پورا پریوار مسلمان ہے۔

سوال خاندان والوں کو بھی آپ کے اسلام کا علم ہو گیا؟

جواب خاندان والے ہمارے سخت دشمن ہو گئے وہ پہلے سے بھی بڑے سخت رہے ہیں، انھوں نے گاؤں والوں کی پنچایت کی، مگر میں وکیل بھی ہوں، اس لئے میں نے آئی جی ،ایس ایس پی کے یہاں درخواست دیدی، شروع میں تو بہت شور ہوا، مگر اب بات دب گئی ہے، میں نے ایک گھر دہلی میں بنا بھی لیا تھا، دونوں بچے دہلی میں پڑھ رہے ہیں، میں نے مولانا صاحب کے مشورہ سے ہی گھر خاندان والوں سے ذرا دور رہنے کا اپنا پلان بنایا ہے۔

سوال اسلام میں آکر آپ کو کیسا لگ رہا ہے؟

جواب اسلام میں آکر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی گھر سے بھٹکا اپنے گھر واپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آجائے، میں نے جیسے جیسے اسلام کو پڑھ رہا ہوں مجھے ماتا پتا (ماں باپ) دادا، پردادا کی یاد تڑپاتی ہے میرے اندر ایک عجیب سی جنونی کیفیت ہو جاتی ہے، نہ جانے اتنے مسلمانوں کے بیچ بلکہ مولویوں کے بیچ وہ رہے، حتیٰ کہ مولویوں کے ساتھ شاملی میں شہید بھی ہوئے، وہ ان کو انگریزوں سے تو لڑاتے رہے، دیش کو آزاد کرانے کے لئے ابھارتے رہے مگر خود ان کو شرک سے آزاد کرانے کے لئے فکر نہیں ہوئی، بڑوں کو مرنے کے بعد برا کہنا اچھا نہیں، مگر احمد بھائی، آپ میرے حال کو سمجھ نہیں سکتے، مجھے تو وہ سب ظالم لگتے ہیں، جنھوں نے اپنے ایسے وفاداروں کو ایمان کے لئے نہیں کہا، وہ مجھ سے سو گنا زیادہ اسلام کے قریب تھے، ان کو معلوم ہی نہیں تھا اسلام قبول کرے بغیر (دھڑ دھڑی لیتے ہوئے، انتہائی کرب میں) نہ جانے وہ انسان بھی تھے کہ نہیں؛ مسلمان تو بہت دور کی بات ہوتی ہے۔

سوال: آپ یہ ہی کیوں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے، کیا خبر کسی نے ان کو کلمہ پڑھوا دیا ہو، یا پھر موت کے وقت فرشتوں نے انھیں کلمہ پڑھوا دیا ہو؟

جواب: مولوی احمد صاحب، میں بچہ نہیں ہوں، میں نے اپنے بچپن میں اپنے پتاجی کو چتا میں جلایا ہے اور بے دردی سے جلتے دیکھا ہے، جو باپ اپنے بیٹے کو دیوبند مدرسے میں پڑھانے کی وصیت کرے، اس کا اس طرح خود ہندو رہ کر چتا میں جلنا مولانا لوگوں کا اور مسلمانوں کا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

سوال: آپ جس طرح کا حال ان کا کہہ رہے ہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ نے ان کو ضرور ایمان دیا ہوگا، یہاں کی آگ سے وہاں کی آگ کا کوئی رشتہ نہیں۔

جواب: عید کی رات مجھے اس خیال میں نیند نہیں آئی اور میں بہت تڑپتا رہا اور دل میں آتا تھا کہ سارے مسلمانوں کو کوسوں، رات کو پھر وضو کیا، نماز کے لئے ٹوٹی پھوٹی نیت باندھی اور دیر تک روتا رہا صبح کو آنکھ لگی میں نے اپنے دادا اور پتاجی کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے بیٹا صادق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سارے انسانوں کے رب ہیں، مسلمانوں کے نہیں، اللہ ہم سے خوش ہیں اور ہم بھی مسلمان ہیں، کچھ تسلی ہوئی، مگر خواب تو خواب ہے۔

سوال: ماشاء اللہ آپ مسلسل آتے رہتے ہیں، کچھ دین کو سیکھنے کا پروگرام نہیں بنایا؟

جواب: نومبر میں جماعت میں جا رہا ہوں، دو تین روز مجھے فون پر بات نہ ہو تو میں بے چین ہو جاتا ہوں، میں نے مولانا صاحب سے کہا اللہ کریم ہے کہ اس نے آپ کے ڈیلیٹ کرنے کے باوجود اپنی فہرست سے میرا نمبر ڈیلیٹ نہیں کیا، میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے سارے جاننے والوں کے نمبر آپ کے فون میں فیڈ کردوں تاکہ سب کو ہدایت ہوجائے، مولانا صاحب نے کہا: آپ نے اچھا کیا توجہ دلائی، میرے فون میں بہت سے ڈاکٹروں اور غیر مسلم بھائیوں کے فون نمبر فیڈ ہیں، مجھے فکر ہوئی کہ یہ سب میدان محشر میں میرا اگلا پکڑیں گے کہ ہمارے فون نمبر بھی ان کے فون میں تھے، پھر بھی ہماری فکر نہیں کی، جن لوگوں کے فون نمبر ہم اپنے موبائیل میں فیڈ کرتے ہیں ان سے ہمارے معاملات یا دوستی کا تعلق ہوتا ہے۔ طے ہے اور اللہ کے نبی کا فرمان ہے کہ اللہ کی جنت ان لوگوں پر حرام کردی گئی، جو لوگوں سے معاملات اور لین دین تو کرتے ہیں اور ان کو دین نہیں پہنچاتے، ظاہر ہے یہ ہمارا موبائیل فون اللہ کے یہاں ہمارے ان لوگوں سے تعلق کی گواہی دیں گے۔ مجھے بہت فکر ہوئی کہ کم از کم فون والوں تک بات تو پہنچادی جائے، مولانا صاحب نے بتایا کہ اس کے بعد سے میں نے سب سے بات شروع کردی، الحمد للہ دو لوگوں نے، ایک ڈاکٹر اور دہلی کے وکیل صاحب نے کلمہ پڑھ لیا ہے، ان دونوں اور باقی لوگوں کو اگر اللہ نے ہدایت دی تو ان کی ہدایت کا ثواب آپ کو ملے گا۔

سوال: ارمغان کے قارئین کیلئے آپ کوئی پیغام دیں گے؟

جواب: میرے جیسے نہ جانے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو اندر سے مسلمان ہیں، اور جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے نبی نے بتایا کہ ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے تو ایک مسلمان کو اس پر یقین کرنا چاہیے جس طرح کسی مذہب پر کوئی آدمی ہے وہ اپنے گھر، سے بھولا بسرا یا بھٹک گیا ہے اس کو اپنے گھر لانا اس کے ساتھ کیسی بھلائی ہے، جو مسلمان ہو گیا تو گویا آپ نے اس کے گھر پہنچا دیا، مولانا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے دعوت کی الف با بھی نہیں آتی اس روز آپ آئے تو کوئی جاننے والا تھا نہیں، مجھے بہت فکر ہوئی کہ مجھے کچھ آتا نہیں مگر آپ آگئے تھے تو بات کرنی ہی تھی آپ معمولی سی دعوت پر مسلمان ہو گئے اصل میں آپ مسلمان ہوئے نہیں بلکہ مسلمان تو تھے ہی بس آپ نے باہر سے اظہار کر دیا، مسلمان صرف اندر کے مسلمانوں کو تلاش کرکے جن کی دوسرے مذہب میں رہنے کے باوجود فطرت اسلام ہی ہے، ان سے ظاہری طور پر اسلام کا اقرار کرالیں تو ہندوستان میں بہت جلد مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی، میں بہت ذمہ داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ہندوؤں میں اندر سے خود فطری مسلمانوں کی تعداد خاندانی مسلمانوں سے زیادہ ہے، بس مسلمان ان کو پہچان کر ان کو ظاہر کرلیں تو ملک کا نقشہ دوسرا ہوگا۔

سوال بہت خوب، واقعی آپ نے بڑے پتہ کی بات کی ہے۔ بہت بہت شکریہ!

جواب آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے موقع دیا، اچھا السلام علیکم

سوال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جواب مولوی احمد! میرا دل چاہتا ہے کہ مسلمان اگر سیاسی الو سیدھا کرنے والے اور ان کے جھانسے میں آکر جذباتی ناسمجھ غیر مسلموں سے متاثر ہو کر ایکشن (انفعال) کا راستہ چھوڑ کر اگر صرف غیر مسلموں میں اندر کے مسلمانوں کو تلاش کرکے ان کو ابھاریں تو شیطان اور باطل کے سارے حربے مکڑی کا جالا بن جائیں، کتنے اندر کے مسلمان اپنے ایمان کو اندر لے کر مر جاتے ہیں، میرا دل جانتا ہے کہ گاندھی جی اندر سے مسلمان تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواہر لال نہرو اندر سے مسلمان تھے، سبھاش چندر بوس اندر سے مسلمان تھے کھتولی کے پنڈت سندر لال اندر سے مسلمان تھے، بس مسلمانوں نے ان کا حق ادا نہیں کیا، آج بھی بعض لوگوں کی تقریریں سنیں، بل کلنٹن اندر سے مسلمان ہیں، نیلسن منڈیلا اندر سے مسلمان ہیں،، پرنس چارلس اندر سے مسلمان ہیں، خود ہمارے ملک میں کتنے ہندو بھائی ہیں جو ظاہر داری کو نبھار ہے ہیں، کاش بس ایک طرف ہو کر اس کوشش میں سارے مسلمان جٹ جائیں کہ غیر مسلموں میں اندر سے مسلمان، باہر سے اقرار کر لیں تو نہ صرف ہمارے ملک بلکہ ساری دنیا کا نقشہ دوسرا ہوگا۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، نومبر ۲۰۰۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸

محترمہ عائشہ باجی صاحبہ ﴿نو مسلمہ﴾ سے ایک ملاقات

مجھے ایک عیسائی لڑکی نے بائبل دی، مذہب سے بچپن سے مجھے لگاؤ تھا، اصل میں سچے نبی کا سچا ارشاد ہے کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، بعض لوگ ایسی فطرت کے ہوتے ہیں کہ ان پر ماحول کا اثر دوسروں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے شاید میری فطرت ایسی ہی تھی، مجھے شرک کے ان بکھیڑوں میں گھٹن محسوس ہوتی تھی اور دل میں بار بار گھر چھوڑنے کا تقاضہ ہوتا تھا، اپنے خاندان کے مذہب سے میرا دل مطمئن نہ تھا مجھے یہ ڈھونگ اور بے تکا سا لگتا تھا، جیسے بس بے جان کوئی ڈرامہ ہو، اس لئے اندر سے جیسے مجھے حق کی پیاس لگی تھی میں نے بائبل پڑھی مگر اس میں تین میں ایک اور ایک میں تین کی بھول بھلیاں میرے ذہن کی الجھن بنی رہی، میں نے خواب دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میرا مذہب تو اسلام ہے۔

اسماء ذات الفوزین

اسماء ذات الفوزین : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عائشہ باجی : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: عائشہ باجی کتنی حیرت کی بات ہے کہ ارمغان میں کتنے لوگوں کی کارگزاری چھپی ہے مگر آج تک آپ سے انٹرویو نہیں لیا، میں نے کئی بار ابی سے کہا کہ عائشہ باجی کا انٹرویو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور چھپنا چاہئے؟

جواب: مجھے خود خیال ہوتا تھا میں نے عمر کے ابو سے کئی بار کہا کہ حضرت جی سے کہو اس خیر میں ہمارا بھی نام آجائے، کیا خبر یہی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے، حضرت نے کئی بار فون پر کہا بھی مگر ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اس لئے پچھلے مہینہ حضرت نے حکم دیا کہ یہیں گھر آکر انٹرویو دینا ہے اگلے ماہ وہی چھپنا ہے اللہ کا شکر ہے کہ اس کا وقت آگیا۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیے؟

جواب: میرا تعلق ہریانہ کے پانی پت ضلع سے ہے، آپ کے علم میں ہے کہ ہندوستان کی علمی، سیاسی، سماجی، ادبی اور روحانی ہر طرح کی تاریخ میں پانی پت کو ملک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے، وہاں کا ایک گاؤں جو دریائے جمنا کے قریب ہتھوالا ہے وہاں کے شرما برہمن خاندان میں پیدا ہوئی، میرا گھر بہت مذہبی تھا میرے چار بھائی ہیں اور تین بہنیں مجھ سے بڑی ہیں اور میں سب سے چھوٹی ہوں، ہماری بستی میں چند گھر مسلمانوں کے رہتے ہیں، بے چارے مزدور یعنی دنیاوی لحاظ سے بھی کمزور ہیں اور دینی لحاظ سے اور بھی کمزور، بہت سے لوگوں کو تو شاید یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلام کیا ہوتا ہے بلکہ بعض ان میں ایسے ہیں جو نام کے بھی مسلمان نہیں، یعنی ہندوؤں جیسے یا ملتے جلتے نام ان کے اور ان کے بچوں کے ہیں، میں نے اسکول میں داخلہ لیا تو میرے ساتھ دو تین لڑکیاں مسلمانوں کی پڑھتی تھیں، ان میں سے ایک کی والدہ یوپی کی تھی جس کی وجہ سے ان کو کچھ دینی شدھ بدھ تھی، ورنہ اکثر لڑکیوں کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ کلمہ بھی کیا ہوتا ہے، پرائمری کے بعد میرے بڑے بھائی مجھے لدھیانہ لے گئے اور وہیں پر داخلہ کرا دیا اور وہیں پر میں نے پہلے ہائی اسکول کیا پھر الحمدللہ بارہویں کلاس پاس کی، اللہ کو مجھے دوسرا امتحان دلوانا تھا بس لدھیانہ جانا ہی میری زندگی کا رخ بدلنے کا ذریعہ بنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتایئے؟

جواب: جیسا کہ میں نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی راجندر شرما لدھیانہ میں رہتے تھے وہ مجھے لدھیانہ لے گئے وہاں ایک مشن اسکول میں میرا داخلہ ہوگیا وہاں مجھے ایک عیسائی لڑکی نے بائبل دی، مذہب سے بچپن سے مجھے لگاؤ تھا، اصل میں سچے نبی کا سچا ارشاد ہے کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، بعض لوگ ایسی فطرت کے ہوتے ہیں کہ ان پر ماحول کا اثر دوسروں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے شاید میری فطرت ایسی تھی، اپنے خاندان کے مذہب سے میرا دل مطمئن نہ تھا مجھے یہ ڈھونگ اور بے تکا سا لگتا، جیسے بس بے جان کوئی ڈرامہ ہو، اس لئے اندر سے جیسے مجھے حق کی پیاس لگی تھی میں نے بائبل پڑھی مگر اس میں تین میں ایک اور ایک میں تین کی بھول بھلیاں میری ذہن کی الجھن بنی رہتی، میں نے خواب دیکھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میرا مذہب تو اسلام ہے یہ میرے لائے ہوئے مذہب کی بگڑی ہوئی شکل ہے، میری آنکھ کھلی تو مجھے اسلام پڑھنے کا شوق پیدا ہوا، مگر لدھیانہ میں میرے لئے اسلامی لٹریچر ملنا بہت مشکل تھا، ایک بار میں اسکول سے جا رہی تھی ایک مسجد میں چھوٹا سا تبلیغی جلسہ ہو رہا تھا باہر کچھ جائے اور ٹوپی مسواک والوں نے دو کانیں لگا رکھی تھیں وہیں کچھ ہندی اور اردو کی اسلامی کتابیں بھی تھیں میں نے کچھ کتابیں خریدیں، ان میں ہمارے نبی کی سیرت پاک بھی تھی، اب تو مجھے یاد بھی نہیں رہا کہ کس کی لکھی ہوئی تھی میں نے اسے پڑھا تو مجھے لگا کہ میری پیاس مجھے مل گئی اور مجھے اسلام کو مزید جاننے کا شوق پیدا ہوا، اللہ نے فضل فرمایا کہیں نہ کہیں سے مجھ کو کچھ پڑھنے کو ملتا رہا اور میں نے لدھیانہ میں ہی فیصلہ کر لیا کہ مجھے مسلمان ہونا ہے، معلومات کی تو معلوم ہوا کہ یہ کام جامع مسجد دہلی کے شاہی امام کراتے ہیں، چھٹیوں میں میرا گھر آنا ہوا تو مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کے ان کے بکھیڑوں میں گھٹن محسوس ہوئی، دل میں بار بار گھر کو چھوڑنے کا تقاضہ ہوا، میں نے ایک مسلمان گھرانہ سے تعلق پیدا کیا اور ان سے یو پی سے برقعہ منگوایا اور ایک دن سحری کے وقت گھر سے نکل پڑی، جنگل کے راستہ پیدل جمنا تک پہنچی اور جمنا کو پار کرنے کے لئے جمنا میں گھس گئی، میرے گلے تک پانی آرہا تھا کئی بار خیال آیا کہ شاید میں ڈوب جاؤں گی، مجھے کسی نے بتایا تھا کہ زیادہ سے زیادہ کمر تک پانی آتا ہے مگر اس روز رات میں بارش ہوئی تھی اس کی وجہ سے پانی بڑھ گیا میں دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتی رہی میرے اللہ دیکھ رہے ہیں، اگر میں ڈوب کر مری تو پھر یہ موت میری آپ کی محبت میں، آپ کی تلاش میں ہوگی، اسماء بہن نہ جانے مجھے کہاں سے حوصلہ اور ہمت ملی تھی، اللہ کا شکر ہے کہ جمنا پار کی، جمنا پار کر کے میں نے دہلی جانے کا راستہ معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ بڑوت جا کر دہلی جانا ہوگا، ایک مسلمان بھائی مجھے ملا اس نے کہا کہ وہاں پر مسلمان ہونے کے لئے دو جاننے والے گواہ لے جانے ہوں گے ورنہ یہ کام وہاں نہیں ہو سکے گا، میں نے کہا تو پھر میں کیا کروں، مجھے ضرور مسلمان ہونا ہے، اس نے کہا کہ اچھا یہ ہے کہ تم دیوبند چلی جاؤ، میں نے کہا کہ میں اکیلی کس طرح دیوبند جاؤں اس کو مجھ پر ترس آیا کہا: بہن دیوبند تک میں ہی پہنچا دوں گا، مگر ہم دونوں ذرا دور دور بس میں بیٹھیں گے اگر کوئی رشتہ دار مل جائے تو یہ مت بتانا کہ میں اس کے ساتھ جارہی ہوں، میں نے کہا ٹھیک ہے وہ مجھے پہلے کیرانہ، وہاں سے شاملی اور پھر نانوتہ سے دیوبند لے گیا، دو بجے کے بعد ہم دیوبند پہنچے، مدرسہ میں گئے مگر وہاں سب نے منع کر دیا، ایک مولانا ملے انھوں نے کہا ان کو صدر دروازہ کے سامنے مولانا اسلم عطر والوں کے پاس لے جاؤ، وہاں یہ کام ہو جائے گا، وہ مولانا اسلم کے یہاں لے گئے انھوں نے ہمیں کھانا کھلایا بہت تسلی دی اور حضرت (مولانا محمد کلیم) سے پھلت بات کی حضرت نے کہا کہ کلمہ تو فوراً پڑھوا دیجئے اور ایک دو روز بعد پھلت بھیج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیجئے، مجھے کلمہ پڑھوایا اور میرا نام عائشہ رکھ دیا، دو یا تین روز کے بعد مجھے پھلت بھیج دیا، پھلت میں کچھ روز وہاں رہی، وہاں پر نماز وغیرہ سیکھنا شروع کی پھر پڑھائی اور دین سیکھنے کے لئے مجھے اللہ تعالیٰ نے مالیرکوٹلہ شاکرہ باجی کے یہاں بھیج دیا، وہاں میں نے قرآن مجید اور دینیات پڑھی، شاکرہ باجی بڑی نیک خاتون ہیں، انھوں نے مجھے بہت محبت سے رکھا، قرآن مجید وغیرہ مکمل کر کے میں واپس پھلت اور دیوبند آئی اور حضرت جی نے میری شادی دہلی کے ایک نوجوان حبیب الرحمٰن سے کر دی۔

سوال: آپ کو اس نئے ماحول میں عجیب سا نہیں لگا؟ والدین کے بغیر شادی آپ کو کیسی لگی؟

جواب: حضرت نے اور پھر مولانا اسلم صاحب اور دونوں کے گھر والوں نے میرے ساتھ بہت محبت کا معاملہ کیا اور جس بڑی چیز ایمان کے لئے میں گھر سے نکلی تھی اس کے مل جانے اور اس نے نتیجہ میں آخرت کی کامیابی نے مجھے کوئی احساس نہیں ہونے دیا، کبھی خیال جاتا بھی تھا تو میں اپنے دل کو سمجھا لیتی تھی۔

سوال: آپ کے سسرال والوں نے شادی کس طرح کی؟

جواب: میرے شوہر الحمدللہ حضرت سے بیعت ہیں، ان کی والدہ ایک نیک خاتون ہیں، بالکل سنت کے مطابق سادگی سے میری شادی کی اور الحمدللہ مجھے اس طرح کوئی غربت اور اجنبیت نہیں محسوس ہونے دی۔

سوال: آپ کے شوہر کیا کرتے ہیں؟

جواب: وہ ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں مگر ان پر بہت حالات آئے ہیں، اس طرح تو شاید جس طرح ہمارے ساتھ حالات آئے ہیں، بہت کم لوگوں کے ساتھ آتے ہوں گے مگر میرے اللہ ہمیں ہمت دیدیتے ہیں اور میرے شوہر کا دعوتی شوق اور روز روز کی خبریں ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات میں ہمارے لئے حوصلہ کا ذریعہ بنتی ہیں۔

سوال: آپ کے گھر والوں نے آپ کو تلاش نہیں کیا؟

جواب: شروع میں بہت تلاش کیا، تھانے میں رپورٹ بھی لکھوائی، گاؤں کے بعض لوگوں کو پریشان بھی کیا، میں چلتے وقت ایک خط لکھ کر آئی تھی کہ میں نہ کسی لڑکے کی وجہ سے جارہی ہوں نہ کوئی مجھے ساتھ لے جارہا ہے نہ میں خودکشی کرنے جارہی ہوں، مجھے حق کی تلاش تھی وہ مجھے مل گیا، اس کو پانے اور اپنے خدا کی ہونے جارہی ہوں، میری تلاش کرنا فضول ہے، اگر میرے اللہ نے چاہا تو میں خود رابطہ کروں گی لیکن اس کے باوجود بھی انھوں نے بہت تلاش کیا میرے والد کا انتقال تو میرے سامنے ہی ہوگیا تھا، میں کسی طرح گھر کی خیر خیریت لیتی رہتی تھی مجھے معلوم ہوا کہ میری ماں بہت بیمار ہے اور بستر مرگ پر ہیں مجھے بہت یاد آئی اور فکر ہوئی کہ وہ شرک پر نہ مر جائے، میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ کتنے لوگوں کو آپ نے کلمہ پڑھوایا میری ماں کلمہ کے بغیر مرجائیں گی تو ایسے داعی سے شادی کرنے سے مجھے کیا خاک فائدہ ہوگا، وہ جذبہ میں آگئے اور بولے آج ہی چلتے ہیں، ہماری امی (ساس اماں) بولی میں تم لوگوں کو اکیلے جانے نہیں دوں گی میں بھی ساتھ چلوں گی، ہم لوگ گھر سے چلے بچے بھی ساتھ تھے، میں نے اپنی ساس اماں اور شوہر سے کہا کہ آپ یہاں ایک مسلمان کے گھر ٹھہریں، میں بچوں کے ساتھ جاتی ہوں، اگر تین بجے تک ہم واپس آگئے تو آپ سمجھنا کہ ہم زندہ ہیں، ورنہ آپ چلے جانا یہ سوچ کر کہ ہم چاروں کو مار دیا گیا، میری ساس اماں مصلے پر بیٹھ گئیں، میں برقعہ میں جب گھر پہنچی تو لوگ حیران رہ گئے، میری ماں مجھ سے چمٹ چمٹ کر خوب روئی، مجھے انھوں نے نہیں چھوڑا چار بج گئے، میری ساس اماں بہت گھبرا گئی اور میں نے اپنے شوہر اور سسرال کی بہت تعریف کی تو انھوں نے ملنے کی خواہش ظاہر کی، میں نے کہا اب تو مجھے جلدی جانا ہے دو تین روز کے بعد ہم آئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، میں اپنے شوہر کو لے کر گئی میں نے اور انھوں نے والدہ کو سمجھایا، الحمدللہ انھوں نے سب گھر والوں کو بھیج کر اکیلے میں بات کی اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں سچے دل سے کلمہ پڑھ رہی ہوں اور مجھے اپنے زیور میں سے کئی تولہ سونا دیا، میرے شوہر اور مجھے اور بچوں کو کپڑے دیے۔

سوال: اس کے بعد بھی آپ لوگ وہاں گئے؟

جواب: ان کی زندگی میں دو بار اور گئے مگر میرے دو بھائی بلکہ ان کی بیویاں ہمارے جانے سے بہت ناراض تھیں، خصوصاً ماں کے ہر دفعہ کچھ دینے سے، اس لئے ہمارے لئے مشکل ہونے لگی، پھر ایک مہینہ کے بعد میری والدہ کا انتقال ہو گیا، الحمدللہ ان کا کلمہ پڑھنے کے بعد انتقال ہوا۔

سوال: باقی گھر والوں کا کیا رویہ ہے؟

جواب: میری دو بہنیں اور دو بھائی تو محبت اور تعلق رکھتے ہیں، ہم ان کے لئے دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو ہدایت عطا فرمائیں، اصل میں گھر والے تو اتنے مخالف نہیں ہیں جن کو معلوم ہوا وہ لوگ ان پر دباؤ بناتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ڈرتے ہیں، بھائی صاحب نے کہا کہ جب تم کو ملنا ہو تو ہمیں بلا لیا کرو تمہارے یہاں آنے سے ہمیں مشکل ہوتی ہے۔

سوال: آپ کے شوہر مجیب بھائی تو بڑے داعی ہیں، ابی ان کا بہت ذکر کرتے ہیں کیا وہ آپ کو بھی دعوت میں شریک کرتے ہیں؟

جواب: الحمدللہ، اللہ نے ان کو تو بہت نوازا ہے، نہ جانے کتنے لوگ بڑے اہم اہم ان کی دعوت پر مشرف باسلام ہو چکے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمارے حضرت کہتے ہیں کہ داعی کو حساب رکھنا چاہئے کہ کم از کم ایک دن میں ایک آدمی کو اس کی دعوت پر مسلمان ہونا ہی چاہئے، اسماء بہن کبھی تو مہینوں تک ان کا حساب پورا ہوتا رہتا ہے، آج کل تو ایک یومیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ ان کے ہاتھوں مسلمان ہورہے ہیں، کبھی کبھی کام رک سا جاتا ہے تو بہت پریشان ہوتے رہتے ہیں، کبھی کبھی بس روتے رہتے ہیں کہ میرے کسی گناہ کی وجہ اللہ نے راستہ بند کردیا، حضرت سے ملنے جاتے ہیں، کبھی کبھی فون بھی نہیں مل پاتا، پچھلے دنوں دو مہینے تک حضرت سے نہ ملاقات ہوئی نہ فون ملا، دعوت کا کام بھی سست ہوگیا بس گھر ماتم کدہ تھا جب دیکھو رورہے ہیں، میں بہت سمجھاتی، ہوسکتا ہے حضرت سفر پر ہوں، کہتے نہیں حضرت ناراض ہیں، اللہ کا شکر ہے فون مل گیا حضرت نے فرمایا کہ تم میرے کماؤ پوت ہو تم سے کیوں ناراض ہونے لگا، بس فون پر بات کرکے آئے جیسے عید ہوگئی ہو اور پھر کام پر لگ گئے بس تو کوئی صبح کو کلمہ پڑھ رہا ہے کوئی شام کو، مجھے بھی خیال ہوا کہ ان کی بات ہی سچی ہے، حضرت سے ملے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے داعی کی حفاظت کے لئے یہ نظم ہوتا ہے کہ کبھی داعی یہ نہ سمجھنے لگے کہ ہماری وجہ سے کام ہورہا ہے، جب اللہ چاہے اور جس کو چاہے ہدایت ہوتی ہے یہ یقین ضروری ہے اور داعی کا رونا بھی اللہ کو بہت پیارا لگتا ہے اس لئے کبھی اللہ راستے کھولتے ہیں اور کبھی روکتے ہیں۔

سوال: آپ کے بچے کیا پڑھ رہے ہیں؟

جواب: میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، الحمدللہ چاروں پڑھ رہے ہیں ان شاء اللہ چاروں کو حافظ و عالم بنانے کی نیت ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے ارمان پورے فرمائے اور ان چاروں کو داعی بنائے۔

سوال: ابی بتا رہے تھے کہ آپ پر بہت حالات آتے رہتے ہیں، آپ کو کیسا لگتا ہے؟

جواب: کاروباری اور ہمارے گھر میں بیماری وغیرہ کے مسائل آتے ہیں تو اکثر صحابہؓ کی قربانیاں یاد آجاتی ہیں کہ ہم نے تو ایمان کے لئے کچھ بھی قربانی نہیں دی اور ذرا ہمت کم سی ہوتی ہے تو کوئی اچھا خواب آجاتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی خواب میں زیارت الحمدللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت ہوتی ہے اور مہینوں اس کا مزہ اور خوشی رہتی ہے، پچھلے ہفتے مجھے الحمدللہ بڑی اچھی حالت میں زیارت ہوئی، عمر کے ابو کہتے ہیں، بہت وقت تک تمہارا چہرہ بھی کھلا رہتا ہے۔

سوال: قارئین ارمغان کے لئے کوئی پیغام بھی دینا چاہیں گی؟

جواب: سچائی اور حق کے لئے آدمی کو قربانی دینی پڑتی ہے، آدمی عزم کرے اور سچائی اور حق جو انسان کا حق ہے اس کے لئے پر عزم ہو جائے تو اس کو پانا انسان کے لئے مشکل نہیں، میں ایسے حالات میں گھر سے نکلی تھی بس حق پر اللہ نے اعتماد کی طاقت سے میری مدد فرمائی اور مجھے ہمت دی اور الحمدللہ میں اپنی مراد کو پہنچی، اللہ تعالیٰ بس موت تک اس پر استقامت نصیب فرمائے کہ اصل مسئلہ تو ابھی باقی ہے۔

سوال: بہت بہت شکریہ عائشہ باجی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اگست ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹

جناب قاضی محمد شریح صاحب ﴿سمیر﴾ سے ایک ملاقات

حضرت فرماتے ہیں اور کتنی سچی بات فرماتے ہیں کہ یہ ملک اہل محبت کا ملک ہے، محبت یہاں کے لوگوں کی کم زوری ہے سچی ہمدردی اور محبت کے سامنے یہ قوم پاؤں نہیں جماپاتی، فوراً مائل ہوجاتی ہے، اس قوم کی اس خوبی کا فائدہ ہی اٹھا کر ہم لوگ کچھ ناسمجھ لوگوں کی گندی سیاسی فرقہ پرستی سے متاثر ہونے کے بجائے ان کو اپنا خونی رشتہ کا بھائی سمجھ کر اگر محبت سے دعوت دیں تو ایسا ہو نہیں سکتا کہ یہ قوم ٹھکرائے، یہاں دعوت کا کام کرنے کے لئے زیادہ بحث ومباحثہ اور عقلی دلائل اور اس کی صلاحیت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف محبت اور جرأت کی ضرورت ہے اور جرأت سے زیادہ محبت کی، شرط یہ ہے کہ محبت وہ جو اندر سے ابلے اور دل تک پہنچ جائے، جب ایک کم پڑھے لکھے، سیدھے دیہاتی نوجوان کے دو بلکہ ڈیڑھ آنسو مجھے ہمیشہ کے کفر شرک سے نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں، اگر رحمۃ للعالمین نبی ﷺ کی طرح راتوں کو اللہ کے حضور رونا اور سینہ کا ہانڈی کی طرح کھولنا ہمیں نصیب ہوجائے تو یہ ملک سو فیصد اسلام کا زبردست مرکز بن سکتا ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قاضی محمد شریح : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، مولانا احمد صاحب

سوال : قاضی محمد شریح صاحب! ماشاء اللہ ابی نے ابھی بتایا کہ ابی نے آپ کا نام قاضی محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریح رکھا ہے؟

: ہاں مولانا احمد صاحب! ابھی میں نے بہت اچھی طرح اعلان تو نہیں کیا مگر حضرت جی نے میرا نام قاضی محمد شریح رکھا ہے، نام ذرا مشکل ہے مگر جب حضرت نے تاریخ بتائی تو مجھے اچھا لگا اور دل میں آیا کہ اللہ تعالیٰ نام کی برکت سے اگر قاضی شریح کا کروڑواں حصہ بھی مجھے ان کی خوبی دیدے تو میرا بیڑہ پار ہو جائے گا۔

: اصل میں ابی کا کہنا ہے کہ مسلمانوں بلکہ اس پوری دنیا کے انسانوں کی خیر و ترقی اس میں ہے کہ یہ پیچھے ہٹ کر چودہ سو سال پہلے کے زمانے سے وابستہ ہو جائیں، اس زمانہ اور اس کے مزاج سے دنیا کے دور ہو جانے کی وجہ سے ساری تباہی آرہی ہے، اس لئے ابی لوگوں کے مدرسوں کے نام، دفتروں کے نام خیر القرون سے ملا کر رکھنے پر زور دیتے ہیں، مدرسہ صفۃ الاسلام، دار ارقم، دار ابی ایوب وغیرہ قاضی شریح ہمارے نبی کے چوتھے خلیفہ کے زمانے میں بڑے مشہور قاضی تھے۔

: ہاں انھوں نے وہ قصہ سنایا تھا کہ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں ایک یہودی کے حق میں انھوں نے زرہ کے مقدمہ میں شرعی گواہ نہ ہونے کی وجہ سے فیصلہ سنایا تھا اور اس انصاف پر وہ یہودی مسلمان ہو گیا تھا۔

: جی بالکل وہی واقعہ ان کا مشہور ہے اور بھی ان کے انصاف اور عدل کے بہت سے واقعات ہیں، قاضی صاحب آپ کو ابی نے بتایا ہوگا کہ مجھے آپ سے ارمغان کے لئے انٹرویو لینا ہے؟

: جی ابھی بتایا ہے، میں نے عرض بھی کیا کہ بار بار اجازت کے باوجود آپ نے مجھے اپنے قبول اسلام کا اعلان کرنے سے منع کیا ہے اور ایسے میں میرا انٹرویو چھپنا کیا مناسب ہوگا، حضرت جی نے فرمایا کہ مقصد تو نصیحت اور دعوتی جذبہ پیدا کرنا ہے، آپ اپنا نام جمالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کرادیں، اصل میں رمضان کا مہینہ ہے اور آپ آ گئے ہیں، اس برکت والے مہینہ میں آپ کا ہی حال چھپ جائے تو یہ بہتر ہے۔

سوال: آپ اپنا خاندانی تعارف کرائیے؟

جواب: میں ہریانہ کے ایک جاٹ خاندان میں ۲۳ رمئی ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوا، روہتک سے میں نے بارہویں کلاس اور پھر بی ایس سی کیا اور بعد میں میرے والد نے جو چندی گڑھ میں جج تھے میری لائن بدلنے کا فیصلہ کیا اور ایل ایل بی کرنے کو کہا، میں نے ایل ایل بی کیا اور چندی گڑھ سے وکالت شروع کردی اور پھر اللہ نے یہ کیا PCS پہلی بار میں کوالی فائی کیا، آج کل ایک ضلعی عدالت میں CIA ڈی جے ہوں، انشاء اللہ بہت جلد ڈسٹرکٹ جج بننے کی امید ہے، میری ایک بہن DSP ہیں، ان کے شوہر ADM ہیں، ہمارا خاندان اللہ کا شکر ہے کہ پڑھا لکھا خاندان ہے، ہمارے خاندان میں اردو کا رواج رہا ہے، میرے دادا اُردو کے بہت اچھے شاعر تھے، مخدوم اپنا تخلص لکھتے ہیں وہ مخدوم پانی پتی کے عقیدت مندوں میں تھے۔

سوال: اپنے قبول اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: میں ہریانہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کورٹ میں جج کے عہدہ پر فائز تھا ہمارے خاندان میں انسانی قدروں کی بڑی اہمیت تھی، گھر میں بوڑھی عورتیں اور بڑے، مہاپرشوں، صوفیوں اور اچھے لوگوں کے قصے سناتے تھے، میرے والد خود بہت ایمان دار افسر تھے، میں نے پریم چند کی کہانیاں پڑھی تھیں، میں نے پنچ پرمیشور کہانی بھی پڑھی تھی، اس کہانی سے میرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ فیصلہ کی گدی پر آدمی خدا کا نائب بن کر بیٹھتا ہے ان کو سارے انسانوں کو ایک آنکھ سے دیکھنا چاہئے اور انصاف کرنا چاہئے، اللہ کا شکر ہے کہ میں اس کا خیال کرتا ہوں اور عدالت میں اپنی طرف سے انصاف کرنے کی کوشش کرتا ہوں، جب آدمی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی لوگوں کے دلوں میں عزت اور محبت پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردیتے ہیں، میں جہاں بھی رہا لوگ میری ایمان داری کی وجہ سے میری بہت قدر کرتے تھے بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ بے ایمان اور رشوت لینے والے بھی میری عزت کرتے بلکہ میں نے تو دیکھا کہ میرے افسر بھی میری ہمیشہ کی ایمان داری کی وجہ سے بہت عزت کرتے ہیں، پانچ سال پہلے کی بات ہے ایک روز صبح مارننگ واک (چہل قدمی) کررہا تھا، مولانا صاحب کا ایک شاگرد جو بہت شریف اور محبت بھرا نوجوان ہے میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں یہ بڑی خوشی کی بات ہے، سب لوگ آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ سے محبت کرتے ہیں، میں آپ سے کافی روز سے بات کرنا چاہ رہا ہوں آپ مجھے دس منٹ کا وقت دیدیجئے، میں نے کہا ابھی میرے ساتھ چلئے ایک کپ چائے پی لیجئے، اس نے کہا کہ ہمارے حضرت یہ کہتے ہیں قرآن نے کہا ہے کہ جب کسی سے ملنے جانا ہو تو اپائمنٹ لے کر جاؤ، میں نے کہا میں ٹائم دے رہا ہوں، میرے پاس ابھی وقت ہے، وہ خوش ہوا میرے ساتھ میرے گھر آیا اور بولا: مجھے یہ فکر ہے جج صاحب آپ اتنے ایمان دار اور بھلے افسر ہیں آپ کو ایک دن مرنے کے بعد بڑی عدالت میں مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑے گا اور آپ پر غداری کا مقدمہ چلے گا، میں نے حیرت سے پوچھا مجھ پر غداری کا مقدمہ چلے گا؟ بولے جی، جس دیش میں آدمی رہتا ہو وہاں کے حاکم اور مالک کو نہ مانے اور وہاں کے سن ودھان (Constitution) کو نہ مانے وہ باغی اور غدار ہے، اس پوری سرشٹی (کائنات) کا حاکم و مالک ایک اللہ ہے اور اس کا فائنل دستور سنودھان قرآن مجید ہے، جو اللہ کو اور قرآن کو نہ مانے وہ تو باغی اور غدار ہے، میں نے کہا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ مجھ پر یہ مقدمہ چلے گا؟ اس نے بڑے درد اور حیرت سے کہا کہ میں اتنا پڑھا لکھا تو ہوں نہیں کہ آپ کو ترک (دلائل) سے سمجھا دوں مگر جب آنکھ کھلے گی جس کو آپ مرنا اور آنکھ بند ہونا کہتے ہیں ہم اسے آنکھ کھلنا کہتے ہیں تو بات ہماری سچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگی، مگر جج صاحب اس وقت آپ کو فیصلہ کا اختیار نہیں رہے گا تو مجبوراً آپ کو ہمیشہ کی نرک کی جیل میں جلنا پڑے گا، یہ کہہ کر اس کی آنکھوں سے محبت اور ترس سے دو آنسوں نکلے، جن میں سے ایک تو زمین میں ٹپک گیا اور دوسرا پلکوں میں اٹک گیا، مولانا احمد صاحب بے لوث محبت اور ہمدردی میں اس کے وہ دو آنسو میرے گلے کا پھندہ بن گئے، میرے دل میں آیا کہ سمیرا ایسے ہمدرد کی بات میں ضرور سچائی ہے اور اس کی ماننے میں میرے لئے بھلائی ہے، میں نے کہا مجھے کیا کرنا چاہئے، اس نے کہا آج پہلی تاریخ ہے ہمارے حضرت سونی پت آتے ہیں، آپ کو کلمہ پڑھوا کر مسلمان بنا دیں گے، میں نے کہا کس وقت چلنا ہے؟ اس نے کہا دس بجے یہاں سے چلیں گے گیارہ بجے تک پہنچ جائیں گے، حضرت گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک آجائیں گے، دس بجے ہم دونوں چلے، گیارہ بجے سونی پت پہنچے، اتفاق سے مولانا کو اس روز کوئی کام تھا جس کی وجہ سے ڈیڑھ بجے سونی پت پہنچے، گاڑی کی آواز آئی، میں کمرے سے نکلا، مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی، میں نے کہا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، حضرت صاحب نے کہا: ایمان اندر کے یقین کا نام ہے، آپ نے ارادہ کرلیا بس ہوگیا، ہم بھی اس ثواب میں شریک ہو جائیں اس کے لئے کلمہ پڑھ لیجئے، یہ کلمہ آخری اور مکمل دستور قرآن کو، نبی کے طریقہ پر عمل کرنے اور اس کو ماننے کا حلف ہے، جو ہر آدمی کو عہدہ سنبھالتے وقت لینا ہوتا ہے، حضرت نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور اردو میں ترجمہ بھی کہلوایا پھر مجھ سے معلوم کیا کہ آپ نے اتنا بڑا فیصلہ لیا ہے، آپ نے اسلام کو پڑھا اور سمجھا بھی ہے؟ میں نے کہا میں نے ایل ایل بی میں مسلم پرسنل لا جو کچھ پڑھا ہے بس اس کے علاوہ ایک لفظ نہیں پڑھا، مسلمانوں سے زیادہ رابطہ بھی نہیں رہا بلکہ نام کیلئے بھی مسلمانوں سے رابطہ نہیں رہا، ہریانہ میں مسلمان ہیں بھی نا کے برابر، حضرت نے پوچھا پھر اتنا بڑا فیصلہ آپ نے کس بات پر لیا؟ میں نے کہا آپ کا یہ مرید میرے پاس آیا اور محبت سے مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: آپ اتنے ایمان دار افسر ہیں، مگر آپ پر ایک بڑی عدالت میں غداری کا مقدمہ چلے گا اور جب میں نے اس سے ثبوت مانگا تو جواب میں محبت سے اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل گئے، ایک زمین میں گر گیا اور ایک پلکوں میں اٹک گیا، حضرت صاحب مجھے آج معلوم ہوا کہ ہتھکڑی پڑ کر مجرم کیسے بے بس ہو جاتا ہے، یہ محبت بھرے دو آنسو میرے گلے کا پھندہ بن گئے، میرے دل نے کہا ایسے محبت بھرے آدمی کی بات ماننے میں بھلائی ہے، ایسا خیر خواہ جھوٹا نہیں ہو سکتا، حضرت نے میرا نام قاضی محمد شریح رکھا اور پورا قصہ قاضی شریح کا سنایا، مجھے بار بار مبارک باد دی اور اسلام پڑھنے کے لئے کہا، کتابوں کی ایک فہرست بنائی اور ایک مولانا کے ذمہ لگایا کہ وہ دہلی سے یہ کتابیں مجھے منگا کر دیں۔

سوال: اس کے بعد آپ نے وہ کتابیں پڑھیں؟

جواب: سب سے پہلے میں نے ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' پڑھی، اس کتاب نے مجھے اپنے فیصلہ پر بڑا اعتماد پیدا کیا کہ بے سوچے سمجھے میں نے کتنا سوچا سمجھا فیصلہ لیا بلکہ سچی بات یہ ہے کہ میرے اللہ نے مجھے کتنا سوچ سمجھ کر لینے والا فیصلہ، بے سوچ سمجھے لینے پر مجبور کیا، اس کے بعد میں نے ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' پڑھی اس کتاب نے یوم آخرت خصوصاً حشر کی عدالت کو دل و دماغ پر ایسا طاری کیا کہ اب عدالت میں جج کی کرسی پر ہوتا ہوں اور میرا ذہن اللہ کی عدالت میں حساب دیتے وقت مجرموں کے کٹہرے میں اپنے کو کھڑا پاتا ہے، بعض مرتبہ اس خوف میں بہت زیادہ بدحال ہو جاتا ہوں اس کے بعد الحمد للہ ایک کے بعد ایک کئی سو کتابیں پڑھ چکا ہوں۔

سوال: آپ نے گھر والوں کو ابھی تک نہیں بتایا؟

جواب: پانچ سال ہونے والے ہیں میں خود بہت پریشان ہوں مگر جب بھی حضرت سے بات ہوتی ہے تو حضرت کہتے ہیں کہ ابھی کچھ روز بعد اعلان کیجئے، الحمد للہ میری اہلیہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوگئی ہیں اور میرے دونوں بچے بھی، ہم چاروں تو نماز روزہ گھر میں پابندی سے ادا کرتے ہیں، آج حضرت نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ رمضان کے بعد اعلان کروائیں گے، میرے دل میں بار بار غیرت کی وجہ سے، بہت جذبہ ہوتا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے بھی تو حضور ﷺ کے منع کرنے کے باوجود اعلان کر دیا تھا، مگر پھر اندر سے کوئی سمجھاتا ہے کہ ایک آدمی کو اپنا رہبر بنالیا ہے تو پھر اپنی چلانے کے بجائے اس کی ماننے میں عافیت ہے، بعض دوسرے معاملات میں میں نے تجربہ بھی کیا کہ حضرت کی مرضی ماننے میں بڑی بھلائی ملی۔

سوال: نماز وغیرہ آپ کہاں پڑھتے ہیں اور جمعہ کی نماز کا کیا کرتے ہیں؟

جواب: عام اعلان میں نے نہیں کیا ہے ورنہ بہت سے مسلمانوں کو الحمد للہ ہمارے اسلام کا علم ہے، میں جمعہ کی نماز جہاں رہتا ہوں اس سے دور کسی شہر گاؤں یا قصبہ میں جہاں جمعہ ہوتا ہو تلاش کر لیتا ہوں الحمد للہ جمعہ پابندی سے پڑھتا ہوں، یوں بھی جماعت میں میں نے تین روز الحمد للہ اب تک سات مرتبہ لگائے ہیں مگر دور جا کر۔

سوال: آپ کو اسلام میں آکر کیسا لگا؟

جواب: ہریانہ میں ۱۹۴۷ء کے بعد اسلام اور مسلمان تو ایسے ہی ہیں، اس لئے رسم ورواج کے لحاظ سے اسلام سے ہمیں مناسبت کم ہی تھی، اگر چہ اردو تہذیب اور گھر میں نان ویج کا رواج تھا، مگر چونکہ عقیدہ اور پورے ضابطہ کے لحاظ سے اسلام بالکل نیچرل مذہب ہے مجھے بالکل بھی اجنبی نہیں لگا، بلکہ ایسا لگا کہ میری چیز تھی حضرت صاحب کتنی سچی بات کہتے ہیں، رنی پت میں ان کی تقریر میں نے سنی، اسلام دین فطرت ہے، پیاسے انسان کو جس طرح بھی آپ اس کے ہونٹوں کے پاس پانی لائیں گے تو جس طرح وہ اس کو قبول کرے گا اسی طرح انسانی فطرت، دین فطرت کی پیاسی ہے، اس کو دین فطرت اجنبی نہیں لگتا، شرط یہ ہے کہ اس کے ہونٹوں تک لگا دیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ابی نے آپ کو دعوت پر نہیں لگایا، گھر والوں اور خاندان والوں پر کام کے لئے نہیں کہا؟

جواب: ہاں الحمدللہ کہا ہے، میں کام بھی کر رہا ہوں، الحمدللہ میری ایک بوا (پھوپی) اور ان کے شوہر مسلمان ہو گئے ہیں، میرے چچا کے ایک بیٹے مسلمان ہو گئے ہیں، میرے چھ نوکر مسلمان ہو کر اعلان کر چکے ہیں، دو نے تو مسلمان لڑکیوں سے شادی بھی کر لی ہے۔

سوال: ماشاءاللہ! اچھا ارمغان کے لئے آپ کوئی پیغام دیں گے؟

جواب: حضرت فرماتے ہیں اور کتنی سچی بات فرماتے ہیں کہ یہ ملک اہل محبت کا ملک ہے، محبت یہاں کے لوگوں کی کمزوری ہے سچی ہمدردی اور محبت کے سامنے یہ قوم پاؤں نہیں جما پاتی، فوراً مائل ہو جاتی ہے، اس قوم کی اس خوبی کا فائدہ اٹھا کر ہم لوگ کچھ ناسمجھ لوگوں کی گندی سیاسی فرقہ پرستی سے متاثر ہونے کے بجائے ان کو اپنا خونی رشتہ کا بھائی سمجھ کر اگر محبت سے دعوت دیں تو ایسا ہو نہیں سکتا کہ یہ قوم ٹھکرائے، یہاں دعوت کا کام کرنے کے لئے زیادہ بحث و مباحثہ اور عقلی دلائل اور اس کی صلاحیت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف محبت اور جرأت کی ضرورت ہے اور جرأت سے زیادہ محبت کی، شرط یہ ہے کہ محبت وہ جو اندر سے ابلے اور دل تک پہنچ جائے، جب ایک کم پڑھے لکھے، سیدھے دیہاتی نوجوان کے دو بلکہ ڈیڑھ آنسو مجھے ہمیشہ کے کفر شرک سے نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں اگر رحمۃ للعالمین نبی ﷺ کی طرح راتوں کو اللہ کے حضور رونا اور سینہ کا ہانڈی کی طرح کھولنا ہمیں نصیب ہو جائے تو یہ ملک صد فیصد اسلام کا زبردست مرکز بن سکتا ہے۔

سوال: بہت بہت شکریہ قاضی صاحب

جواب: بہت بہت شکریہ تو آپ کا کہ آپ نے مجھے اس مبارک کام میں شریک کر لیا، انشاء اللہ رمضان میں پھلت میں ملاقات ہوگی۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، ستمبر ۲۰۰۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰

جناب محمد عمر صاحب ﴿آدیش﴾ سے ایک ملاقات

میں بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اسلام سے نوازا ہے وہ اس کی قدر کریں اور چونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر کچے پکے گھر میں اسلام داخل ہوگا ہی تو اس کے لئے دعا اور کوشش کریں، دوسری ضروری بات نو مسلم بھائیوں سے ارمغان کے واسطہ سے یہ کہنی ہے کہ اگر آدمی اپنے ایمان پر پکا ہے تو کتنی ہی مشکلیں آئیں مشکلیں خود کافور ہو جاتی ہیں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والے کے ساتھ اللہ کی مدد آتی ہے، دوسرے دعوت کے لئے کوشش کرنے والوں کے لئے بھی اللہ کی مدد کا وعدہ ہے۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محمد عمر : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال: عمر بھائی گزشتہ سال میں نے آپ سے جو انٹرویو لیا تھا وہ آپ کے منع کرنے کی وجہ سے شائع نہیں کیا جا سکا اور اب وہ انٹرویو میرے پاس صحیح حالت میں نہیں ہے، میری خواہش ہے کہ آپ کا انٹرویو ضرور شائع کیا جائے اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو دوبارہ آپ سے کچھ باتیں کر لی جائیں۔

جواب: ہاں احمد بھائی کیوں نہیں، میں تو انٹرویو شائع ہونے کا انتظار کر رہا تھا، اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو شائع کرنا مناسب نہیں تھا، الحمدللہ اب حالات سازگار ہیں اس لئے اسے شائع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

سوال پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں؟

جواب میرا پہلا نام آدیش تھا، میں ضلع سہارنپور کے ایک گاؤں نبجی کا رہنے والا ہوں، میں نے نبجی ہی میں جنتا انٹر کالج سے ہائی اسکول کیا ہے اور اب مدرسہ قاسم العلوم تیوڑہ میں عالمیت کر رہا ہوں۔

سوال آپ کو اسلام کی طرف کیسے رغبت ہوئی اور کیا چیز آپ کے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنی؟

جواب بچپن سے ہی مجھے اسلام کی بہت سی چیزیں اچھی لگتی تھیں، خاص طور پر پردہ کا نظام مجھے بہت پسند آیا، یہ چیز مجھے دوسرے مذاہب میں نظر نہیں آئی اور دوسری چیز جس کی وجہ سے میں نے اسلام قبول کیا، میرا ایک خواب تھا میں بچپن سے ہی اپنا نام آدیش لکھتا تھا، یہ مجھے بہت پسند تھا شاید اس لئے ہی آپ ﷺ مجھے خواب میں نظر آئے، آپ نے مجھ سے فرمارہے ہیں کہ کلمہ پڑھ لو اور یہاں سے چلو، پھر مجھے ایک بہت اچھا کنواں دکھائی دیا جو میرے گاؤں میں ہی تھا، یہ آواز اس کنویں میں سے بھی سنائی دی۔ میں نے یہ بات اپنے مسلمان دوست کو بتائی تو وہ کہنے لگا کہ تو چاہے جو بھی کرلے مسلمان ضرور ہو کر رہے گا، اس کے کچھ ہی دن بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام سے سرفراز فرمایا۔

سوال آپ اپنے قبول اسلام کا پورا واقعہ سنائیں؟

جواب احمد بھائی مجھے بچپن سے ہی مورتی پوجا سے نفرت تھی میں اپنی والدہ کو بھی اس سے روکتا تھا، گھر میں کوئی بھی میرے سامنے پوجا نہیں کرسکتا تھا، سب لوگ مجھ سے چھپ کر ہی پوجا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے گھر کے تمام بھگوانوں کے پوسٹر پھاڑ کر جیب میں رکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے اور ان کے فریم کو اپنے بھائی سے کنویں میں پھنکوا دیا، اس وقت میری والدہ سوئی ہوئی تھیں، میں نے ان تصویروں کو آگ لگادی، آگ لگنے کے بعد جب ان کی طرف سے کوئی ردِ عمل نہیں ہوا تو مجھے پورا یقین ہو گیا کہ یہ سب بیکار ہیں اس کے بعد جب میری ماں کو یہ سب بات معلوم ہوئی کہ میں نے تمام بھگوانوں کو جلا دیا ہے تو اس نے مجھ سے بلا کر پوچھ تاچھ کی کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے اپنی ماں کو سمجھایا کہ جب یہ اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتے تو میری اور آپ کی کیسے کر سکتے ہیں، اس پر میری ماں نے مجھے بہت مارا اور کہنے لگیں کہ تو مسلمان ہو گیا ہے، میں نے کہا کہ میں کوئی مسلمان نہیں ہوا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ کون صحیح ہے، ہندو کہتے ہیں کہ مسلمان غلط ہیں اور مسلمان کہتے ہیں کہ ہندو غلط ہیں، میں جب تک اچھی طرح تحقیق نہیں کر لیتا کہ کون صحیح ہے تب تک نہ میں مسلمان اور نہ ہندو، پھر کچھ دن بعد مجھے یہ خواب نظر آیا جس پر میرے دوست نے کہا تھا کہ تو چاہے جو بھی کر لے مسلمان ضرور ہو کر رہے گا، میرا رجحان اسلام کی طرف پہلے سے ہی تھا، مزید اس خواب نے میری دلچسپی اسلام کی طرف اور بڑھا دی اس کے بعد ہی میں نے پڑھائی چھوڑ دی اور سہارنپور کام سیکھنے کے لئے گیا، وہاں ایک سید صاحب کی دکان میں کام سیکھا کرتا تھا اور ان سے اسلام کے بارے میں کچھ باتیں بھی ہوا کرتی تھیں، جس کی وجہ سے ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اسلام کو پسند کرتا ہوں اور قبول بھی کرنا چاہتا ہوں، ایک دن سید صاحب کے سالے دکان پر تشریف لائے، ان کو معلوم تھا کہ میں ہندو ہوں لیکن سید صاحب نے ان کو بتایا کہ میرا رجحان اسلام کی طرف ہے، پھر انھوں نے مجھ سے بات کی، میں نے صاف صاف بتا دیا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں، اگلے ہی دن وہ صاحب مجھے لے کر دیوبند مولانا اسلم صاحب کے پاس آئے، مولانا نے مجھے کلمہ پڑھایا اور میرا نام محمد عمر رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اس کے بعد کیا ہوا؟

جواب: کلمہ پڑھنے کے بعد مجھے مولانا اسلم صاحب نے نماز وغیرہ سیکھنے کے لئے پھلت بھیج دیا، یہاں میں نے بہت جلد نماز اور بہت سی دعائیں سیکھ لیں، اس کے تقریباً سوا مہینے کے بعد میرا گھر جانا ہوا، گھر والوں نے معلوم کیا کہ کہاں کام کر رہے ہو، میں نے بتایا کہ میں دہلی میں کام سیکھ رہا ہوں، دو چار دن گھر رہنے کے بعد میں واپس آنے لگا تو گھر والوں نے دہلی کا کوئی فون نمبر اور ایڈریس مانگا میں نے کہا کہ میرا بیگ دہلی میں ہی رہ گیا ہے، اسی میں فون نمبر اور ایڈریس وغیرہ ہے، میں وہاں پہنچ کر فون سے نمبر اور ایڈریس دے دوں گا، گھر سے نکلتے وقت مجھے خرچ کے لئے گھر والوں نے -/۵۰۰ روپے بھی دیئے، کئی روز تک میری خیر خبر نہ ملنے پر گھر والوں نے میری تلاش جاری کر دی، جب میرا ان کو کوئی سراغ نہیں ملا تو انھوں نے اسلام کی طرف میرا رجحان ہونے کی وجہ سے ہمارے گاؤں کے رہنے والے ظہور صاحب جن کے پاس میرا آنا جانا تھا پر میرے اغوا (اپہرن) کا الزام لگا دیا اور ان پر تمام گاؤں والوں نے دباؤ ڈالا، بیچاروں نے مجبور ہو کر یہ کہہ دیا کہ آٹھ دن میں تمہارا لڑکا مل جائے گا، یہ بات سنی تھی کہ ان کو یقین ہو گیا کہ میں ان ہی کے پاس ہوں، وہ پریشان ہو کر میرے پاس آئے اور مجھے لے کر قاضی رشید مسعود ایم پی کے یہاں لے گئے، ایم پی صاحب نے ہمیں تسلی دی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا، میں قاضی جی کے یہاں تین چار دن تک رہا، ظہور صاحب کو میرے اپہرن کے الزام میں جیل بھی جانا پڑا، ان کی ضمانت تو ہو گئی تھی لیکن مقدمہ شروع ہو گیا تھا مجھے ان کو بچانے کے لئے بیان دینا تھا، بیان دینے کے لئے ایم پی صاحب نے مجھے پولیس والوں کے ساتھ بھیجا اور ان کو یہ نصیحت کی میرے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے، جو میں چاہتا ہوں وہی ہونا چاہئے اور کسی قسم کی کوئی سختی میرے ساتھ نہ کی جائے، پولیس

www kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے مجھے لے کر دیو بند جا رہے تھے کہ نانوتہ میں میرے گھر والے مل گئے، انھوں نے مجھے روک کر بہت سمجھایا میں ان کو بے دھڑک اور سخت لہجے میں جواب دے رہا تھا، ایس او (S.O) نے یہ دیکھ کر کہ میں جواب دے رہا ہوں اور ان کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں، سمجھایا کہ بھائی یہ تیرے ماں باپ ہیں، تجھے کرنی تو اپنے من کی ہے، ان کا دل رکھنے کو ان کی بات بھی مان لے، میں نے ایس او کے کہنے سے کپڑے یعنی پینٹ شرٹ جو وہ اس وقت خرید کر لائے تھے، لے لئے اور کولڈ ڈرنک بھی پی لی، لیکن کھانا نہیں کھایا، گھر والے مجھ سے کہنے لگے کپڑے بھی بدل لے، میں نے کہا کہ اس وقت نہیں، صبح میں بدل لوں گا، میرا یہ کہنا تھا کہ گھر والوں نے گاؤں میں یہ بات اڑادی کہ میں نعوذ باللہ مرتد ہو گیا ہوں اور میں نے داڑھی وغیرہ کٹوادی ہے، اس بات سے مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ گھبرا گئے کہ کہیں میں ظہور صاحب کے خلاف بیان نہ دے دوں۔

احمد بھائی جب ہم دیو بند پہنچے تو وہاں مجھے پانچ گھنٹے تک آفیسرز نے پریشان کیا، کبھی ایک تو کبھی دوسرا، مجھ سے پوچھ تاچھ کرتا، یہ سلسلہ پانچ گھنٹے تک چلتا رہا، اخیر میں مجھ سے تمام آفیسرز نے جو چار پانچ تھے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ میں نے ان کو جواب دیا کہ میں اپنی مرضی سے مسلمان ہو گیا ہوں کسی کا مجھ پر کوئی دباؤ یا لالچ نہیں ہے اور اب میں اسلام کے بارے میں پڑھنا چاہتا ہوں، مجھے آپ کسی مدرسہ میں بھجوا دیجئے، انھوں نے میری یہ بات مان لی اور مجھے مدرسہ چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں پولیس والوں نے گاڑی روک دی، سامنے سے ایک بجرنگ دل کا آدمی آیا اس کے ہاتھ میں ترشول تھا، دیکھتے ہی دیکھتے وہاں تقریباً تین سو آدمی جمع ہو گئے وہ مجھے گاڑی سے اتارنے لگے میں نے گاڑی کے پائپ کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ مجھے گاڑی سے کھینچ ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آ گئی، ایک دوسری پولیس والوں کی گاڑی آ کر رکی، گاڑی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکتے ہی وہ سب بھاگ گئے، پھر یہ پولیس والے مجھے مدرسہ قاسم العلوم تیوڑہ لے کر آئے، اگلے دن بجرنگ دل والوں نے قریب کے تمام گاؤں والوں کو اکٹھا کر کے ظہور صاحب اور گاؤں کے تمام مسلمانوں پر چڑھائی کر دی اور ظہور صاحب کے کھیتوں کو نقصان پہنچایا، تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ پورے بجی گاؤں کو فورس نے گھیر لیا اور فوج نے بہت سختی کی اور لاٹھی چارج بھی کر دیا، بیلک منتشر ہو گئی اس کے بعد بجی میں کئی دن تک کرفیو لگا رہا، احمد بھائی اس وقت جب آپ نے میرا انٹرویو لیا تھا اس وقت حالات ٹھیک نہیں تھے، بڑی مشکل سے کچھ معاملہ ٹھنڈا ہوا تھا میں نے مصلحتاً کہ نئی نئی بات ہے کہیں ماحول دوبارہ گرم ہو جائے، انٹرویو شائع کرنے کو منع کر دیا تھا، الحمدللہ آج کل حالات ٹھیک چل رہے ہیں۔

سوال: اسلام لانے کے بعد اور کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: احمد بھائی گھر میں جو سہولتیں ہوتی ہیں وہ گھر سے دور جانے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں بس اس طرح کی کچھ چھوٹی موٹی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال: ہاں واقعی عمر بھائی یہ بات تو ہے کہ گھر سے دور رہ کر کچھ سہولتیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن آپ نے ان سہولتوں کے بدلے اتنی بڑی نعمت پائی ہے کہ دنیا کی تمام سہولتیں دے کر بھی مل جائے تو بھی سستی ہے اور سچے مسلمان تو آپ ہی ہیں کہ آپ نے حق سامنے آ جانے کے بعد اسے قبول کر لیا، ہمارا کیا ہے ہمیں تو اسلام ورثے میں ملا ہے، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا فرما کر اسلام پر باقی رکھا، اچھا گھر والوں اور ظہور صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے کیا؟

جواب: نہیں احمد بھائی، گھر والوں سے تو اس کے بعد ایک بھی بار ملاقات نہیں ہوئی، البتہ ظہور صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے، انھوں نے مجھے بیٹا بنا لیا ہے وہ مجھ سے ملنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدرسے آتے رہتے ہیں اور مجھ سے اپنے بچوں کی ہی طرح محبت کرتے ہیں اور ان کے بچے بہن بھائی کی طرح رہتے ہیں اور دو بہنوں کی شادی بھی ہوگئی ہے، چھٹی گزارنے میں ان کے یہاں ہی جاتا ہوں۔

سوال اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے کیسا محسوس کیا؟

جواب بہت زیادہ سکون محسوس کیا، قبول اسلام کے بعد مجھے سکون قلب مل گیا۔

سوال عالمیت کے بعد کیا ارادہ ہے؟

جواب: عالمیت کے بعد دعوت کا کام کرنا ہے، میں عالمیت کر ہی اسی لئے رہا ہوں کہ اسلام کو ٹھیک سے جاننے کے بعد اپنے غیر مسلم بھائیوں کو اس کی طرف دعوت دوں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچاؤں، آپ سے اور تمام قارئین ارمغان سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کے لئے قبول فرمالے۔

سوال آمین۔ قارئین ارمغان کو کچھ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میں بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اسلام سے نوازا ہے وہ اس کی قدر کریں اور چونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر کچے پکے گھر میں اسلام داخل ہوگا ہی تو اس کے لئے دعا اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر ہر گھر میں اسلام پہنچانے میں آپ کا ہم دونوں کا بھی کچھ حصہ شامل فرمائے اور میرے اور آپ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو بھی اس کار خیر کے لئے مکمل طور پر قبول فرمائے۔

دوسری ضروری بات تو مسلم بھائیوں سے بھی ارمغان کے واسطہ سے یہ کہنی ہے کہ اگر آدمی اپنے ایمان پر پکا ہے تو کتنی ہی مشکلیں آئیں مشکلیں خود کافور ہو جاتی ہیں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والے کے ساتھ اللہ کی مدد آتی ہے، دوسرے دعوت کے لئے کوشش کرنے والوں کے لئے بھی اللہ کی مدد کا وعدہ ہے، ظہور صاحب کی اتنی مخالفت ہوئی مگر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ان کا بال بیکا نہ کر سکا، ان کے کھیتوں کو لوگوں نے نقصان پہنچایا، ان کا کہنا ہے کہ اگلے سال ان کی فصل دوگنی ہوگئی، وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ عمر میاں سچی بات یہ کہ تم نے ہمیں سچا مسلمان بنادیا، ہم لوگ رسمی مسلمان تھے، تمہیں بیٹا بنانے کی وجہ سے اللہ پر اور اللہ کی مدد پر ہمیں پکا ایمان حاصل ہوا، اب ہم ہر مشکل میں صرف اللہ کو کارساز مانتے ہیں، پہلے یہ بات نہ تھی۔

سوال : سنا ہے آپ نے ختنہ بھی کرائی ہے؟

جواب : ہاں احمد بھائی، ایک تو مجھے یہ خیال تھا کہ ایک سنت جھوٹی ہوئی ہے دوسرے مجھے ڈر بھی رہتا تھا کہ کہیں سفر حضر میں میری موت آجائے تو ہندو سمجھ کر مجھے جلادیں اور ان دونوں باتوں سے زیادہ بات یہ تھی کہ پیشاب کے بعد قطرہ رکار [illegible] خیال رہتا تھا اور یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید میں پاک نہیں ہوا اور جب پاکی نہیں تو نماز روزہ سب بے کار ہے، اس لئے میں مولانا صاحب سے اس کے لئے بہت اصرار کرتا تھا، مدرسہ کی ششماہی چھٹیاں ہوئیں تو میں پھلت آگیا، مولانا صاحب نے مجھے سردھنہ بھیج کر میری ختنہ کرادی، الحمدللہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور اب بہت اطمینان ہوگیا ہے۔

سوال : شکریہ جزاکم اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

جواب : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مستفاد از ماہنامہ ارمغان مئی ۲۰۰۷ء

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱

ڈاکٹر محمد اسعد صاحب (راجکمار) سے ایک ملاقات

میرا خیال ہے کہ ہم مسلمانوں کا باہر کا کوئی دشمن نہیں ہے اسلام سے دوری ہماری سب سے بڑی دشمن ہے بلکہ اسلام سے دور رہ کر ہم ساری انسانیت سے دشمنی کر رہے ہیں، اس لئے کہ ایمان واسلام انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت ہے وہ مسلمانوں کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کے نام سے گھبراتے ہیں، اپنی سب سے بڑی ضرورت اور اپنی نجات کے راستے سے وہ ہماری وجہ سے دور ہیں میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے لئے نہیں تو ساری انسانیت پر رحم کھا کر ان کو اسلام کا تعارف کرانے کے لئے کم از کم ظاہری طور پر مسلمان بن جانا چاہیے، خدا کے لئے اس دردناک پہلو کی طرف توجہ کریں۔

مولانا احمد اوّاہ ندوی

ڈاکٹر محمد اسعد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

احمد اوّاہ : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : ڈاکٹر صاحب آپ بہت اچھے موقع پر تشریف لائے، مجھے آپ جیسے کسی خوش قسمت کی تلاش تھی بلکہ گویا آپ کی ہی تلاش تھی۔

جواب : کیوں بھیا احمد ایسی کیا ضرورت تھی؟ آپ تو اب ماشاء اللہ بڑے ہو گئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال اصل میں کچھ زمانے سے ہمارے یہاں ارمغان میگزین میں نومسلموں کے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس ماہ ابی کی خواہش تھی کہ فوجی کے کسی ساتھی کا انٹرویو چھپ جائے، اچھا ہوا آپ آگئے۔

جواب مگر ابی تو نو مسلم کی اصطلاح کو اچھا نہیں سمجھتے اور میرا بھی یہ خیال ہے کہ اس لفظ سے نقصان ہوتا ہے، عام طور پر مسلمانوں میں اس کی الگ ہی حیثیت رہتی ہے اور اسلام قبول کرنے والا بھی عرصہ تک بہت سی غلط فہمیوں میں رہتا ہے، ان میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنی ساری ذمہ داری مسلمانوں کے ذمہ سمجھتا ہے جو اس کے لئے بہت خطرناک ہے اس لئے میں اپنے کو نو مسلم نہیں کہتا بلکہ نو مسلم سمجھتا بھی نہیں ہوں اور جب سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی، مجوسی اور نصرانی بنا دیتے ہیں، میں اپنے کو پیدائشی مسلمان سمجھتا ہوں الحمدللہ، بہرحال آپ پھر بھی بتایئے میرے لائق کیا خدمت ہے؟

سوال واقعی آپ کی بات ٹھیک ہے ہندو گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے کچھ روز اسلام سے ظاہری طور پر آپ بھٹکے رہے، ورنہ آپ کے پیدائشی مسلمان ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے جب نبی صادق کا ارشاد بھی صاف ہے صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارئین ارمغان کے لئے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں دعوت کا کام کرنے والوں کو فائدہ ہو۔

جواب ضرور کیجئے میرے لئے خوشی کی بات ہوگی۔

سوال اپنا مختصر تعارف کرایئے؟

جواب اب الحمدللہ میرا نام اسعد ہے میری پیدائش موضع سرور پور جواب ضلع باغپت میں ہے کے ہندو جاٹ زمیندار گھرانے میں ہوئی میرا نام میرے والد محترم نے راجکمار رکھا تھا، میری پرائمری تعلیم گاؤں میں ہوئی، بعد میں بڑوت سے انٹر، سائنس میں اور بائیولوجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کیا اور الہ آباد سے آیورویدک کا ڈگری کورس بی، اے ایم، ایس کیا۔

سوال اپنے قبول اسلام کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب : میرے قبول اسلام کا واقعہ اللہ کی صفت ہادی کا کرشمہ ہے، بی اے، ایم ایس کے ہاؤس جاب کے بعد میں نے تین اپریل ۱۹۹۳ء کو پھلت آکر مولانا کلیم صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا پھر جماعت میں وقت لگایا اور اب میں مظفر نگر میں پریکٹس کر رہا ہوں، گاؤں میں میڈیکل پریکٹس شروع کی لیکن اللہ کو اور کچھ منظور تھا میری کلینک چل نہیں سکی حالانکہ تین سال تک پابندی کے ساتھ میں نے کلینک کی، میرے ایک رشتہ دار نے مجھے مشورہ دیا کہ کاندھلہ کے پاس ایلم گاؤں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے تم وہاں کلینک کرلو، اپنی دوکان دینے کی بھی پیش کش کی، میں نے اپنے والد صاحب سے مشورہ کیا، ان کی رائے ہوگئی اور میں نے وہاں کلینک کرلی، ایک سال تک وہاں بھی پابندی سے بیٹھنے کے بعد میری کلینک نہیں چلی ایلم گاؤں میں ان دنوں سنسر پال عرف فوجی کا آتنک (دہشت) پھیلا ہوا تھا چاروں طرف فوجی کے گینگ کی دہشت تھی خود ایلم گاؤں چھاؤنی بنا ہوا تھا پی، اے، سی لگی ہوئی تھی، مگر روز معلوم ہوتا تھا کہ فوجی آیا اس کو مار دیا اور کسی کو گولیوں سے بھون دیا، ملک کے اکثر اخباروں میں فوجی کی خبریں آتی تھیں پولیس نے اس کو زندہ یا مردہ لانے پر دو لاکھ روپے انعام طے کیا تھا میری بھی اس سے دور کی رشتہ داری تھی کلینک سے مایوس ہو کر مجھے بھی اس کے ساتھ رہنے کی سوجھی، کسی طرح میری ان سے ملاقات ہوگئی فوجی قاتل اور ڈاکو کی صورت میں میں نے ان کے اندر ایک بڑے انسان کو دیکھا پہلی ملاقات نے مجھے ان کا گرویدہ بنا دیا اور میں نے ان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرلیا۔

سوال : آپ ایک شریف گھرانے کے فرد تھے آپ نے ایک دم ایسا فیصلہ کیسے کرلیا ان کے اندر کیا خوبی دیکھی کہ اس قدر گرویدہ ہوگئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ان کی شخصیت کو سمجھنے کے لئے آپ کو ان کی داستان سننی پڑے گی، اصل میں وہ بہت شریف گھرانے کے ایک سجیلے نوجوان تھے ایسی وجاہت کے نوجوان کہ جہاں سے وہ گزرتے آدمی ان کو دیکھنے کے لئے مجبور ہوجاتا، ان کو فوج میں ملازمت مل گئی وہ بہت جذباتی اور مضبوط عزم کے آدمی تھے، وہ جس افسر کے ماتحت تھے اس کے بارے میں انہوں نے سنا کہ اس نے رشوت لے کر دشمن جاسوسوں کو راز دیئے ہیں وہ تحقیق میں لگ گئے اور بات سچ ہونے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسے غدار کو جینے کا حق نہیں، مجھے اس کو مارنا ہے، انہوں نے اپنے ارادہ کو پورا کیا اور اپنے افسر کو گولی مار کر فوج سے بھاگ آئے اپنے گھر وہ نہیں جاسکتے تھے اس لئے جنگلوں میں دربدر پھرتے تھے پولیس ان کی تلاش میں تھی اس دوران وہ بڑھانہ میں ایک قاری صاحب کے یہاں کبھی کبھی رات گزارا کرتے تھے قاری صاحب کو وہ اپنا ساؤ (محسن) سمجھتے تھے قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ مقدمہ فوجی عدالت میں گیا اور عدالت نے ان کو بری کردیا اسی دوران بابری مسجد کی شہادت کا معاملہ ملک میں گرم ہوا، ایلم گاؤں میں کچھ مسلمان رہتے تھے ایک روز فوجی کے پاس آئے اور کہنے لگے بھائی فوجی ہمیں معاف کردو ہم گاؤں چھوڑ کر جارہے ہیں، فوجی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ پردھان جی کے گھر والے مسجد ڈھانے کو کہہ رہے ہیں اور جب ہماری مسجد ہی نہ رہے گی تو ہمارا اس گاؤں میں رہنا بے کار ہے، فوجی نے جواب دیا جب تک میں زندہ ہوں تمہاری مسجد کو کوئی نہیں گراسکتا تم آرام سے گاؤں میں رہو ان لوگوں نے پردھان سے کہہ دیا کہ فوجی نے کہا ہے میرے رہتے ہوئے کوئی مسجد نہیں گراسکتا، موجودہ پردھان سے فوجی کے خاندان کی چلتی تھی پردھان نے کہا ایسے فوجی سیکڑوں بھی ہوں گے پھر بھی ہمیں ۶ رڈسمبر کو مسجد ڈھانے سے کوئی روک نہیں سکتا، یہ لوگ بھی بے وقوف تھے انہوں نے آکر فوجی سے یہ بات بھی کہہ دی، اس نے رائفل اٹھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردھان اس کے ایک بیٹے اور ایک بھتیجے کو گولی ماری اور مسجد سے منبر نکال کر باہر ڈال دیا اور مسلمانوں سے بولا یہی تھے تمہاری مسجد کو ڈھانے والے اب تو تمہیں کوئی ڈر نہیں؟ اب تم آرام سے رہو اس خاندان کے بچے ہوئے لوگوں نے کسی کیمپ سے تعلق قائم کیا اور فوجی کے گھرانے پر رات کو ڈاکہ ڈلوادیا سامان لوٹنے کے علاوہ عورتوں کی بے عزتی کی فوجی کے بھابی اور چچی کی عزت لوٹ کر ان کو مارا اور ان کی چھاتیاں کاٹ ڈالیں فوجی گھر نہیں تھے ان کو معلوم ہوا بھابی اور چچی کی لاش دیکھ کر ان کا حال خراب ہو گیا انہوں نے ان لاشوں کی سوگندھ (قسم) کھائی کہ جب تک زندہ رہوں گا ان کے گھر والوں کا روزانہ ایک آدمی ماروں گا پھر گینگ بنایا اور روزانہ ایک آدمی قتل کیا شاید ۱۶۵ افراد کو قتل کیا پورے صوبہ کی پولیس پریشان تھی مگر فوجی پر قبضہ کرنا مشکل تھا، مگر وہ عجیب ڈاکو تھے ڈاکہ ڈالتے تھے لوگوں سے مہینے وصول کرتے تھے مگر اس میں سے نہ خود پیسہ استعمال کرتے تھے نہ ساتھیوں کو کھانے دیتے تھے غریبوں کی مدد کرتے تھے اور بیواؤں اور یتیموں کی شادیاں کراتے، عجیب بات یہ ہے کہ غریب لوگ اکثر مسلمان تھے اس لئے زیادہ تر وہ مسلمانوں کی مدد کرتے تھے، اسی دوران اللہ کی رحمت کو جوش آیا بڈھانہ میں قاری صاحب کے حجرہ میں وہ رکے ہوئے تھے مولانا کلیم صاحب ہریانہ کے ایک سفر سے صبح صبح واپس ہو رہے تھے ان کو قاری صاحب سے کچھ کام تھا وہ مسجد میں آگئے قاری صاحب بہت خوش ہوئے ان کو دیکھ کر فوجی کو ذرا تکلف ہوا مگر قاری صاحب نے کہا کہ میں آپ کا کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ میرے ساؤ (محسن) ہیں، قاری صاحب نے کہا یہ میرے ساؤ ہیں مجھے آپ کو ان سے ملانا تھا مولانا صاحب سے وہ ان کا تعارف بڑوت سے بڈھانہ تک کے ایک سفر کے دوران کرا چکے تھے، مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ مسجد کی حفاظت کے سلسلہ میں ڈاکو بننے کی حالت نے ان کو بہت متاثر کیا اور وہ بڈھانہ تک فوجی کے ہدایت کے لئے دعائیں مانگتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے کہ یا اللہ آپ کے گھر کی حفاظت نے اس کو یہاں تک پہنچادیا اس لئے اس کو ہدایت ضرور دے دیجئے، مولانا صاحب بھی ان سے ملنے کے مشتاق تھے مل کر خوش ہوئے، مولانا نے فوجی سے کہا: پورے علاقہ میں یہ قتل عام تم نے کیوں پھیلا رکھا ہے، فوجی نے کہا میں نے سوچا ہے موت تو میری قریب ہے تھوڑا سا نام ہی کر جاؤں، مولانا صاحب نے کہا موت کو قریب سمجھتے ہو تو وہاں کی کچھ تیاری بھی کر رکھی ہے؟ یہاں کی پولیس اور عدالت سے تو بچ سکتے ہو وہاں کی عدالت سے بچنا ممکن نہیں، فوجی نے کہا موت کے بعد کس نے دیکھا؟ مولانا صاحب نے کہا جس نے دیکھا ہے اس نے بتایا ہے، وہاں کا مسئلہ بڑا نازک ہے وہاں کی تیاری کی فکر کرو، فوجی نے کہا کہ لارے کی بات تو میں سمجھتا نہیں جب میرے ساؤ کے ساؤ ہو تو بتاؤ آپ کیا چاہتے ہو؟ مولانا صاحب نے فرمایا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ، فوجی نے فوراً کہا پڑھاؤ، آپ کے ابی بتایا کرتے ہیں، میں نے سوچا کہ مذاق میں کہہ رہا ہے وہ اس وقت تک اس کے عزم سے واقف نہیں تھے مگر انہوں نے اس کو کلمہ پڑھایا اس نے کلمہ پڑھا اور بولا جی میں مسلمان بن گیا اب موت کے بعد میرے لئے سزا ختم ہو گئی؟ مولانا صاحب نے کہا ہاں انشاء اللہ دن نکل رہا تھا اس نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور چلنے لگا، مولانا صاحب نے پوچھا کہاں جانا ہے؟ فوجی نے بتایا ہمارے مخالف ایک مخبر نے ہمارے ایک ساتھی کی غلط مخبری کر کے پولیس سے ہاتھ پاؤں تڑوا دیئے ہیں، آج حسین پور کے ایک باغ میں اس کا کام کرنا ہے، مولانا صاحب نے کہا اب اس کا کوئی مطلب نہیں، اب تم کسی کا قتل نہیں کر سکتے، فوجی نے کہا آپ نے یہ تو نہیں کہا تھا مولانا صاحب نے کہا کلمہ میں پہلا لفظ لا پڑھایا تھا جس کے معنی ہیں نا، یعنی اللہ کی ہر نافرمانی قتل، ظلم، کفر اور ہر برائی پہ نا ہے، فوجی نے کہا یہ ہتھیار تو بھینٹ مانگتے ہیں مولانا صاحب نے کہا اگر بھینٹ مانگتے ہیں تو آج مجھے قتل کر دو کل قاری صاحب کو قتل کر دینا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوجی صاحب نے کہا کہ میں کوئی باؤلا ہوں؟ مولانا صاحب نے کہا اس طرح تم روز قتل کرتے ہو تو کیا تم راؤ لے (عقلمند) ہو؟ فوجی نے کہا اچھا تو نا ہے؟ مولانا صاحب نے کہا بالکل نا ہے، فوجی نے کہا اگر نا ہے تو پھر آج کے بعد فوجی قتل اور ڈاکا کچھ بھی نہیں کرے گا۔

فوجی وہاں سے چلا گیا اس نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اس میں ۹ر غیر مسلم تھے اور ۳۱ر مسلمان تھے اس کو نہ جانے کیوں ۴۰ر کی گنتی کا کچھ اعتقاد تھا اپنے مسلمان ہونے کی خبر دی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھ پر جان سے کھیلنے والے سارے ساتھی مسلمان ہو جائیں دوسرے روز فوجی کو گرفتار کرلیا گیا دیش کے سارے بڑے اخباروں نے فوجی کی گرفتاری کو سرخیوں میں چھاپا تہاڑ جیل میں انہوں نے تین مہینے گزارے یوپی پولیس نے معذرت کر دی تھی کہ فوجی چار بار جیل سے فرار ہو چکا ہے اگر اب فرار ہوا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

سوال اپنے اسلام قبول کرنے کی بات تو آپ نے بتائی نہیں؟

جواب جیل میں ان کے ایک بھائی ملائی کرنے گئے انہوں نے سگریٹ کے کاغذ پر ایک خط مولانا صاحب کے نام لکھ کر میرے پاس بھیجا اور پیغام بھیجا کہ ڈاکٹر راجکمار سے کہنا اگر فوجی سے محبت ہے تو پھلت جا کر مولانا صاحب کے پاس کلمہ پڑھ لے اور جماعت میں چلا جائے اور میرا یہ خط مولانا صاحب کو دے دے اور میرا اسلام سو بار کہے، وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے میں وہ خط لے کر پھلت آیا ۳ر اپریل ۹۳ء کو ۱۲ر بجے کے قریب میں پھلت پہنچا مولانا کو وہ خط دیا وہ خط ارمغان میں چھپا ہے آج تک اس کا فوٹو میرے پرس میں رکھا رہتا ہے، یہ ہے (خط نکالتے ہوئے) خط کا مضمون یہ ہے۔

پریہ مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو تو سویم آتما سے پتا لگ گیا ہوگا تہاڑ جیل میں ہوں موت کے منہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں، جیل کی اس تنگ زندگی میں ایمان کے بعد بادشاہت کا مزہ آ رہا ہے دو اتم (آخری) اچھائیں ہیں ایک یہ کہ میرے سب ساتھی جو میرے ساتھ سدا جان سے کھیلتے رہے کلمہ پڑھ لیں اور مسلمان ہو جائے اور دوسری یہ کہ آپ ایک بار مل لیں ایمان سلامت ہے، آپ کے احسان کا بدلہ اپنی کھال کی جوتیاں بنا کر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

والسلام

آپ کا سیوک سنسر پال فوجی

مولانا صاحب نے مجھے کلمہ پڑھایا، کھانا کھلایا، میرا نام محمد اسعد رکھا تھوڑی دیر باتیں کیں مجھے وضو کرا کے مدرسے لے گئے ظہر کی نماز میں نے ساتھ پڑھی، مدرسہ کے بچے مجھ گھور گھور کر دیکھ رہے تھے، کیوں کہ میں نماز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا مجھے نماز آتی نہیں تھی، میں نے دس ہزار روپے مولانا صاحب کو دیئے کہ مجھے جماعت میں جانے کے لئے کہا ہے میں اپنے ان پیسوں سے یہ کام نہیں کرنا چاہتا آپ یہ پیسے لے کر مجھے اپنے پاس سے خرچ دے دیجئے مولانا صاحب نے کہا یہ پیسے تو ہم بھی نہیں لے سکتے مگر آپ کے خرچ کا انتظام کر دیتے ہیں انہوں نے مجھے خرچ دیا چار مہینے کے لئے جماعت میں جانا تھا جماعت میں مجھے بڑے اچھے امیر ملے وہ بارہ بنکی کے ایک ٹیچر تھے انہوں نے کہا جماعت میں اپنی جان اور اپنا مال لگانا چاہیے، اس لئے صرف ایک چلہ لگا کر میں نے اپنا کام کرنے کا پروگرام بنایا اور کما کر اپنے مال سے باقی دو چلے لگانے کا ارادہ کیا لوٹ کر پھلت آیا مولانا صاحب پہلے تو وقت سے پہلے واپس آیا ہوا دیکھ کر پریشان ہوئے مگر جب وہ وجہ معلوم ہوئی تو بہت خوش ہوئے مظفر نگر میں میں نے کلینک شروع کی جو شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہ چل سکی ایک سال میں تین جگہیں بدلیں، مگر ایک سال کے بعد مولانا صاحب نے استغفار کی تسبیح بتائی اور روزانہ صدقہ کرنے کو کہا اللہ کا شکر ہے کام اچھا چل گیا اس کلینک سے میں نے اپنا گھر بنایا اور اب حال بہت اچھا ہے۔

سوال: فوجی صاحب کا کیا ہوا؟

جواب: مولانا صاحب بتایا کرتے تھے اس خط کو پڑھنے کے بعد ان کو تہاڑ جیل میں جا کر فوجی سے ملنے کی بڑی تڑپ ہوئی اور کچھ روز میں وہاں جانے کا ایک بہانہ مل گیا مگر جس روز وہاں جانا تھا ہندوستان ٹائمز میں یہ خبر چھپی کہ سنسر پال نے خودکشی کر لی مولانا صاحب کہتے تھے کہ مجھے اس خبر سے حد درجہ صدمہ ہوا، پورے اعصاب پر اس کا اثر ہوا انہوں نے اپنے شیخ کو اس المناک واقعہ کی اطلاع دی، مولانا صاحب بتاتے ہیں کہ حضرت مولانا علی میاں صاحب کو سناتے ہوئے میری ہچکیاں بندھ گئیں حضرت مرحوم نے مولانا صاحب کو بہت تسلی دی اور اطمینان دلایا کہ ہمیں امید ہے کہ اس شخص نے خودکشی نہیں کی ہوگی اور اگر ایک فی صد اس نے خودکشی کی ہوگی تو ابھی اس کا مکلف نہیں تھا انشاء اللہ اس کا خاتمہ بخیر ہوگا بعد میں وہاں کے ایک مسلمان افسر جو اس وقت جیل کے ذمہ دار تھے انہوں نے مولانا کو بتایا کہ اس سے قبل فوجی صاحب جیل سے چار بار فرار ہو چکے تھے اس لئے یو پی پولیس نے آئندہ کے لئے معذرت کر دی تھی اس لئے تہاڑ جیل سے لے گئے تھے اور شاید الیکٹرک شاک سے ان کو مار دیا گیا اور بعد میں خودکشی کی خبر چھپا دی گئی، اس افسر نے بہت افسوس کا اظہار کیا کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہو جاتا تو میں ضرور کچھ کرتا، اللہ کا شکر ہے کہ فوجی صاحب کی خواہش کافی حد تک پوری ہوئی ۳۱ر غیر مسلم ساتھیوں میں سے ۲۳ر الحمدللہ مسلمان ہیں ان میں سے ۵، ۶ر تو ایسے ہیں کہ عام لوگ اور خود ہم ان سے دعا کو کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی زندگی کا حال ایسا ہے کہ ان پر کتابیں چھپیں عجیب اللہ کی شان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کس راستے سے رحمت کی ہوا چلائی۔

. آپ کی شادی ہوگئی تھی آپ کے خاندان کا کیا حال ہے؟

. ہاں میری شادی ہوگئی تھی میری بیوی میرے ساتھ ہر حال میں جس طرح رہی وہ مثالی بات ہے اس نے میرے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک لمہ میری مخالفت نہیں کی میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مالک نے مجھے آپ کے ساتھ باندھا ہے میں بھارت کی ایک پتنی ہوں آپ کے ساتھ خوشی سے ستی ہونے کو تیار ہوں جماعت سے آنے کے بعد جب میں نے اس کو اسلام کے بارے میں سمجھانا شروع کیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔

الحمد للہ میرے تین بچے ہیں بڑے بیٹے کا نام ابوبکر ہے چھوٹے کا محمد عمر ہے لڑکی کا نام میں نے فاطمہ رکھا ہے، بڑا بیٹا حفظ کر رہا ہے چھوٹا بچہ تیسری کلاس میں پڑھ رہا ہے فاطمہ بھی اب مدرسہ جانے لگی ہے میرا ارادہ ہے کہ ان سب کو اور اللہ جتنی اولاد دے گا سب کو عالم، حافظ اور دین کا داعی بنانے کی کوشش کروں گا گھر والوں نے شروع میں مخالفت کی اور کچھ روز ناراضگی رہی مگر میں نے تعلق رکھا اور والدین کی خدمت کرتا رہا، ہر ماہ ان کے پاس کچھ نہ کچھ لے کر جاتا ہوں اب وہ خوش ہیں اور اسلام کے بھی قریب ہو رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ اللہ نے خدمت کی بڑی تاثیر رکھی ہے خدمت سے پتھر دل موم ہو جاتے ہیں، اسلام سے پہلے ہم نے والدین کی خدمت نہیں کی مگر اب میں اور میری بیوی جب بھی گھر جاتے ہیں، بہت خدمت کرتے ہیں اب وہ سارے، بہن بھائیوں میں ہم سے ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

. مسلمانوں کے لئے کچھ خاص پیغام آپ دینا چاہیں گے؟

. اس کے لئے بڑا الباد وقت چاہئے میرا خیال ہے کہ ہم مسلمانوں کا باہر کا کوئی دشمن نہیں ہے اسلام سے دوری ہماری سب سے بڑی دشمن ہے بلکہ اسلام سے دور رہ کر ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری انسانیت سے دشمنی کر رہے ہیں، اس لئے کہ ایمان و اسلام ان کی سب سے بڑی ضرورت ہے وہ خود مسلمانوں کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کے نام سے بہ گھبراتے ہیں، اپنی سب سے بڑی ضرورت اور اپنی نجات کے راستے سے وہ ہماری وجہ سے دور ہیں میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے لئے نہیں تو ساری انسانیت پر رحم کھا کر ان کو اسلام کا تعارف کرانے کے لئے کم از کم ظاہری طور پر مسلمان بن جانا چاہیے، خدا کے لئے اس دردناک پہلو کی طرف توجہ کریں۔

سوال : واقعی اس سلسلے میں ایک مستقل نشست چاہیے، انشاء اللہ اگلی بار اس سلسلے میں باتیں کریں گے، شکریہ جزاک اللہ

جواب : انشاء اللہ ضرور، میرے لئے یہ بڑا دردناک موضوع ہے جس کا ہم سے زیادہ دعوت کا کام کرنے والے مسلمانوں کو تجربہ ہے، میرے اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس نے اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی، احمد بھائی آپ بھی ذرا ہادی اور کریم مالک کی کرم فرمائی اور قدرت دیکھئے کہ ڈاکا کے اندھیرے راستے سے اسلام کی روشنی کی طرف مجھ گندے کو نکال لائے، روتے ہوئے، میں اپنے اللہ کے قربان جاؤں، صدقہ جاؤں اس کی رحمت کے۔

مستفاد از ماہنامہ ارمغان، اکتوبر ۲۰۰۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

ماہنامہ ''ارمغان'' جمعیت شاہ ولی اللہ پھلت ضلع مظفر نگر یوپی کا ترجمان ہے جو حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی (جن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے) کی زیر سرپرستی اور مولانا وصی سلیمان صاحب ندوی کی ادارت میں نکلتا ہے ماہنامہ ارمغان گزشتہ سترہ (۱۷) سالوں سے پابندی وقت کے ساتھ مسلسل شائع ہورہا ہے اور اس کی تعداد اشاعت میں برابر اضافہ ہوتا جارہا ہے، ماہنامہ ارمغان اپنے مضامین کی افادیت اور دعوتی فکر کی وجہ سے واقعی ساری انسانیت کے لئے ایک ارمغان (تحفہ) ہی ہے اس میں ہر ماہ ایک خوش قسمت نومسلم بھائی کی سرگزشت انٹرویو کی شکل میں شائع ہوتی ہے جو بڑی چشم کشا، دلچسپ اور دعوت کے کام پر ابھارنے والی ہوتی ہے انٹرویوز ملک و بیرون ملک بہت پسند کئے جاتے ہے ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہورہے ہیں، رسالہ میں حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی کے ارشادات، افادات، خطبات شامل اشاعت ہوتے ہیں خصوصاً رسالہ کا ''آخری صفحہ'' تو رسالہ کی جان ہوتا ہے، ماہنامہ ارمغان کا سالانہ زرتعاون ۱۰۰ ارروپئے ہے جو رسالہ کی اہمیت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا اس عظیم دعوتی مشن میں اپنا حصہ لگانا ہے اس لئے پر خلوص گزارش ہے کہ خود بھی اس کے ممبر بنئے اور دوسروں کو بھی بنائیے۔

فقط
بندہ محمد روشن شاہ قاسمی
مہتمم دارالعلوم سوزری

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی [illegible]		مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ الہند محمود حسن
تفسیر مظہری اردو	۱۰ جلد	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن	۴ حصے ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن		مولانا سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم	(عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی
ملکت البیان فی مناقب القرآن	(عربی انگریزی)	[illegible]
امثال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند
تفہیم المسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف	۳ جلد	مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا عبد الرحمن فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۴ جلد، ۸ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبد اللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا عبد الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل	مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	مولانا حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات — شرح مشکوٰۃ اردو		مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی — ترجمہ و شرح		مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث		مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۲۶۳۱۸۶۱) (۰۲۱)
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
قرآن پاک اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے لئے دلچسپ معلوماتی اور مستند اسلامی کتب

کتاب	اردو	انگریزی	مصنف
تحفہ زوجین			حضرت تھانویؒ
بہشتی زیور	اُردو	انگریزی	. . .
اصلاح خواتین			. . .
اسلامی شادی			. . .
پردہ اور حقوقِ زوجین			. . .
اسلام کا نظام عفت و عصمت	″	″	مفتی ظفیر الدین
حیلۂ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح			حضرت تھانویؒ
خواتین کے لئے شرعی احکام	″	″	اہلیہ ظریف تھانوی
سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات	″	″	سید سلیمان ندوی
چھ گناہ گار عورتیں	″	″	مفتی عبدالرؤف صاحب
خواتین کا حج	″	″	. . .
خواتین کا طریقہ نماز	″	″	. . .
ازواج مطہرات			ڈاکٹر حقانی میاں
ازواج الانبیاء			احمد خلیل جمعہ
ازواج صحابہ کرام			عبدالعزیز شناوی
پیارے نبی کی پیاری صاحبزادیاں			ڈاکٹر حقانی میاں
نیک بیبیاں			حضرت میاں اصغر حسین صاحبؒ
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین			احمد خلیل جمعہ
دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین			. . .
دورِ تابعین کی نامور خواتین			. . .
تحفہ خواتین	″	″	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری
مسلم خواتین کے لئے بیس سبق	″	″	. . . ″
زبان کی حفاظت			. . . ″
شرعی پردہ			. . .
میاں بیوی کے حقوق	″	″	مفتی عبدالغنی صاحب
مسلمان بیوی			مولانا ادریس صاحب
خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق			حکیم طارق محمود
خواتین اسلام کا مثالی کردار			نذیر محمد مکتبی
خواتین کی دلچسپ معلومات و نصائح			قاسم عاشور
امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں خواتین کی ذمہ داریاں			نذیر محمد مکتبی
قصص الانبیاء	مستند ترین	″	امام ابن کثیرؒ
اعمال قرآنی	عملیات و وظائف	″	مولانا اشرف علی تھانویؒ
آئینہ عملیات	.		صوفی عزیز الرحمٰن
اسلامی وظائف	قرآن و حدیث سے ماخوذ وظائف کا مجموعہ		

فہرست کتب مفت ... طلب فرمائیں!!

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلام سچا اور حقیقی دین ہے کہ دنیا کا کوئی انسان اس کی حقانیت کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ اس کی تعلیمات کو پیش کرنے والے حضرات خود اس کی تعلیمات سے آراستہ ہوں اور مخاطب میں شعور ہو اور وہ غیر جانبدارانہ طور پر ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنے کی کوشش کرے۔ تاریخ شاہد ہے کہ فاروقِ اعظمؓ جیسی شخصیت شمشیر بکف ہو کر غلط ارادے سے سرورِ کونین کی طرف چل دیتے ہیں لیکن جب بہن سے آیاتِ قرآنی سنتے ہیں اور اس پر ایک لمحہ کے لیے غور کرتے ہیں تو حلقہ بگوش اسلام ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ صحابہ وتابعین کی تاریخ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ دو آدمیوں کی مختصر سی گفتگو سے انصار کا پورا قبیلہ مشرف با اسلام ہوتا ہے اور بیعتِ اسلام کے لیے پروانہ وار مکہ کی طرف دوڑ پڑتا ہے۔ جعفر طیار کی مختصر تقریر سن کر نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے سیل رواں کی طرح آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ تھی جس طرح اسلام پُر تاثیر تھا اسی طرح قوت ایمانی سے اسے بیان کرنے والے موجود تھے۔ جب بھی کسی نے اوصاف حمیدہ سے متصف ہو کر تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دیا تو انکے ایک بیان کو سن کر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مشرف با اسلام ہوتے رہے۔ یہ صرف خیر القرون کے زمانے کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ اللہ نے ہر دور میں ایسے نفوس قدسیہ کو پیدا فرمایا ہے کہ جن کے مبارک ہاتھوں سینکڑوں لوگ کفر والحاد کی اندھیر نگریوں سے نکل کر اسلام کی ضیاء پاشیوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی نفوس قدسیہ میں جناب مولانا محمد کلیم صدیقی کا شمار ہوتا ہے کہ جن کے ہاتھوں سینکڑوں ایسے ہندو مشرف با اسلام ہوئے اور آج اسلامی تعلیمات کو جاننا اور ان پر عمل کرنا اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں بلکہ ایسے ہندو بھی ہیں جو کل تک بابری مسجد پر کھدال چلانے کو سعادت عظمیٰ سمجھتے تھے اب مسلمان ہو گئے۔

زیر نظر کتاب میں مولانا موصوف کے ہاتھوں اسلام لانے والے ان حضرات کی کہانی انہی کی زبانی بیان کی گئی ہے۔ ہندوستان کے سفر کے دوران مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کو یہ کتاب پیش کی گئی جو حضرت نے پسند فرمائی اور فرمایا کہ یہ پاکستان میں شائع ہو تو اچھا ہے۔ مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کی اجازت سے اللہ تعالیٰ نے دارالاشاعت کراچی کو اس سعادت کی توفیق دی اللہ تعالیٰ اسے ہر خاص وعام کے لیے چراغ ہدایت بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

نسیم ہدایت کے جھونکے

DIU-04516